براہ کرم ورق نہ موڑیں

8246

بے باک مجرم — ایچ اقبال (ہمایوں اقبال)

● یہ علاقہ چونکہ آبادی سے دور تھا۔ اس لئے وہاں قانون کے ہاتھ ہمیشہ ڈھیلے ہی رہے۔ چنانچہ شتیل نگر کا عیاش طبقہ اپنی راتوں کو رنگین بنانے کے لئے اسی طرف آنے لگا۔!

دن کی نسبت وہاں راتوں کو زیادہ ہنگامہ رہتا تھا۔!

پارک کو روشن رکھنے کے لئے وہاں ایک جنریٹر بھی لگا دیا تھا۔ لیکن عیاشی کے پیش نظر روشنی کا انتظام بھی سوچ سمجھ کر ہی کیا گیا تھا۔!

چنانچہ اس وقت بھی رات کے پونے گیارہ بج جانے کے باوجود ایڈورڈ پارک میں عیاش طبع جوڑوں کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی۔ چاند کی چودھویں تاریخ ہونے کے سبب مصنوعی لائٹ کو روشن کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی!

پس منظر میں پھیلی ہوئی برف پوش پہاڑیاں چاند کی ٹھنڈی کرنوں سے یوں چمک رہی تھیں جیسے وہ چاندی کے پہاڑ ہوں!

پارک کے مشرقی گوشے میں بیٹھا ہوا جوڑا بڑی رازداری سے گفتگو کر رہا تھا!

——— اسی ناول کی ایک جھلک

محترم ایچ اقبال (ہمایوں اقبال)

کے پرانے دل چسپ جاسوسی ناول، جو

رہبر کارنر ——— اور ——— رازبک ڈپو

کے تحت شائع ہو کر مقبول عام ہو چکے ہیں!

اگر آپ

یہ پرانے ناول برائے مطالعہ، لائبریری یا اپنی دوکان پر فروخت کرنے کے لئے منگانا چاہتے ہوں تو آج ہی شرائط و فہرست منگانے کے لئے لکھئے

- دہلی آنے والے حضرات دفتر میں تشریف لا کر اپنا آرڈر دیں۔
- ایجنٹ حضرات کو مناسب کمیشن دیا جاتا ہے۔
- پرانے ناولوں کا تھوک بیوپار کرنے والے فوری توجہ دیں۔

دھلی پستک بھنڈار

۲۳۲۷ ترکمان گیٹ چتلی قبر دہلی ۶

8246
LIAS.
Corporation Street.
Calcutta

براہ کرم ورق نہ موڑیں

اپنی بات ——— !!

آج پھر آپ سے دو باتیں کرنے کو جی چاہتا ہے۔ جی ہاں صرف دو باتیں!

پہلی بات یہ کہ "بے باک مجرم" میرا پہلا ناول ہے جو پاکٹ بک میں شائع ہو رہا ہے۔ اس سے قبل پاکٹ بکس میں میرا کوئی ناول شائع نہیں ہوا۔ بلکہ میرے دوسرے ناول عام لائبریری سائز میں ادارہ رہبر کار نرا اور راز بکڈپو سے شائع ہو رہے ہیں۔ ان دو اداروں کے علاوہ میں کسی دوسرے ادارے کے لئے کوئی ناول نہیں لکھتا۔ میرے نام اور تصویر سے اگر کوئی تیسرا ادارہ فائدہ اٹھا رہا ہے تو اسے اسی طرح رہنے دیجئے۔ کیونکہ اس کی ان حرکتوں کا ثواب مجھے ہی ملے گا۔ آپ کیوں خواہ مخواہ پریشان ہوں۔

دوسری بات یہ کہ زیر نظر کہانی "بے باک مجرم" پلاٹ کے اعتبار سے موتی کہانی نہیں ہے لیکن جس انداز میں یہ کرداروں کے گرد گھومتی ہے امید ہے آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔ میں نے اس میں آپ کی دل بستگی کے لئے قدم قدم پر بے شمار مواقع فراہم کئے ہیں۔!

مجھے یقین کامل ہے کہ یہ ناول بھی ہمیشہ کی طرح آپ کو پسند آئے گا۔ اور آپ میرے "زور قلم" کے لئے دعائیں مانگیں گے۔

آپ کا اپنا

ہمایوں اقبال

(ایچ اقبال)

بیبی مجرم

ایچ اقبال

براہ کرم ماہانہ چندہ ہر ماہ رواں کی ۱۵ - تاریخ تک ادا کردیں۔
کتاب صاف ستھری رکھیں بعد مطالعہ جلد واپس کردیں۔

جملہ حقوق بحق انیس دہلوی محفوظ ہیں

ناول ـــــــــ بے باک مجرم
مصنف ـــــــــ ایچ اقبال (ہمایوں اقبال)
نگراں ـــــــــ راز دہلوی
مطبوعہ ـــــــــ خواجہ برقی پریس دہلی
قیمت ۱ دو روپے
شائع کردہ
رازبک ڈپو چتلی قبر دہلی ۶

اس ناول میں شائع ہونے والے واقعات، کردار اور نام سب فرضی ہیں۔ کسی سے مطابقت محض اتفاقیہ ہے جس کے لئے مصنف اور ناشر پر کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

BEBAK MUJRIM By
H. IQBAL
PRICE:- Rs 2/-

۱

دوسرے کمرے سے پرائیویٹ فون کی گھنٹی کی آواز سنتے ہی عمران تیزی سے لپکا تھا۔

"ہیلو!..... ایکسٹو" اس نے ریسیور اٹھا کر ماؤتھ پیس میں کہا۔

"میں جولیا بول رہی ہوں۔ گڈ ایوننگ۔"

"ایوننگ!" عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔ "میں بہت دیر سے تمہاری کال کا انتظار کر رہا تھا۔ کیا رپورٹ ہے۔"

"صفدر نے ابھی اطلاع دی ہے کہ اس نے متوقع آدمی کی رہائش گاہ کا پتہ چلا لیا ہے۔"

"صرف رہائش گاہ کا۔"

"جی ہاں!..... ابھی تک وہ مطلوبہ آدمی کو ڈھونڈنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔"

"جولیا۔" یکلخت عمران سخت آواز میں غرایا۔ "کیا آج کل تم نے بھی پی شروع کر دی ہے۔"

"حم..... نن..... نہیں جناب! لیکن میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی۔" دوسری طرف سے جولیا گھبرائے ہوئے انداز میں بولی۔

"جب صفدر ابھی تک مطلوبہ آدمی کو تلاش نہیں کر سکا تو اس کی رہائش گاہ کا علم اسے کس طرح ہو گیا۔"

"میں اسی طرف آ رہی تھی جناب!"

"تفصیلات بیان کرو! ۔ جلدی"

"صفدر نے اس وقت مجھے نکسن اسٹریٹ سے فون کیا ہے جناب!... آپکی ہدایت کے مطابق آج صبح سے ہی وہ نکسن اسٹریٹ کے کیفے اور ہوٹلوں میں وقت گذار رہا ہے!... شام کے چار بجے وہ ریکس ہوٹل میں گیا تھا! یہاں بھی اس نے متوقع آدمی کی فوٹو نکال کر اسکا مطالعہ شروع کر دیا، پھر اس نے بیرے کو بلا کر چائے کا آرڈر دیا تھا۔ پہلی بار غالباً بیرے کی نگاہ اس تصویر پر نہیں پڑی تھی لیکن جب وہ چائے لیکر پلٹا تو تصویر دیکھ کر چونکا تھا پھر اس نے صفدر سے دریافت کیا تھا کہ وہ فوٹو والے سے واقف ہے۔!" جولیا ایک سانس میں تفصیل دہراتی چلی گئی!

"بیرے ہی نے صفدر کو بتایا ہے کہ وہ آدمی سیمالاج کے بارھویں فلیٹ میں رہتا ہے! شام کی چائے وہ مستقل ریکس ہوٹل ہی میں پینے کا عادی تھا لیکن بیرے نے اسے بتایا تھا کہ مطلوبہ فرد گذشتہ دو روز سے وہاں نہیں آیا۔"

"ہم!... کیا صفدر نے بیرے کے چونکنے کی وجہ بھی دریافت کی تھی... ظاہر ہے کہ وہ کسی گاہک کی فوٹو دیکھ کر یوں ہی تو چونکا ہوگا!"

"وجہ معقول ہی تھی جناب!... دو روز پیشتر آخری بار اس نے ریکس ہوٹل کے بل کی ادائیگی کرتے وقت ایک بڑا نوٹ پیش کیا تھا! کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے مالک کے پاس چینج نہیں تھی! اسی مسئلے پر ان دونوں کے درمیان بات بڑھ گئی لیکن پھر بیرے نے اسکی ضمانت لی تھی بعد میں وہ رقم اسے اپنی جیب سے ادا کرنی پڑی!"

"صفدر اس وقت کہاں ہے۔"

"وہ اسکے فلیٹ کی نگرانی کر رہا ہے جناب لیکن اس کا خیال ہے کہ فلیٹ کے

براہ کرم ورق نہ موڑیں

اندر کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔"

"کیا مطلب؟" عمران چونکا۔

"ممکن ہے یہ محض اس کا قیاس ہے لیکن اس نے یہی اندازہ لگایا ہے کہ اندر سے آنے والی بدبو کسی لاش ہی کی ہو سکتی ہے۔"

"جولیا!" عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ "اتنی اہم بات بتانے کیلئے تم نے اتنی لمبی چوڑی تمہید کی ضرورت کیوں محسوس کی!.... کیا اب تمہارا ذہن بھی دوسروں کی طرح ناکارہ ہوتا جا رہا ہے۔"

"مم! معافی چاہتی ہوں جناب!"

"صفدر سے رابطہ قائم کر کے اسے ہدایت کر دو کہ جب تک عمران وہاں پہنچے وہ ایک منٹ کے لئے بھی فلیٹ کی نگرانی سے غافل نہ ہو۔"

"بہتر ہے جناب!"

جولیا سے گفتگو کا سلسلہ منقطع کر کے وہ دوسرے کمرے میں آیا۔ کپڑے تبدیل کرنے میں اسے بمشکل پانچ منٹ لگے تھے پھر وہ نکسن اسٹریٹ کے لئے روانہ ہو گیا!

صفدر اسے سیالاج کے سامنے والی فٹ پاتھ پر ملا تھا۔

"سلام علیکم بڑے بھائی۔" عمران اس کے قریب پہنچ کر بڑی معصومیت سے بولا۔

"اوہ!" صفدر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ "مجھے جولیا نے بتایا تھا کہ ایکسٹو آپ کو روانہ کر رہا ہے۔"

"ٹھیک کہا تھا جولیا نے!.... لیکن معاملہ کیا ہے بھائی ڈیر صفدر؟"

"کیوں!" کیا ایکسٹو نے آپ کو حالات سے آگاہ نہیں کیا۔"

"نہیں! ۔ مجھے صرف تم سے ملنے کی ہدایت کی گئی تھی۔" عمران نے کہا، مقصد یہی تھا کہ وہ صفدر کی زبانی بھی حالات معلوم کرنا چاہتا تھا! ہو سکتا تھا کہ جولیا کوئی ایسی بات بتانا بھول گئی ہو جو عمران کے اعتبار سے اہم ثابت ہوتی۔!

صفدر نے عمران کو معنی خیز نگاہوں سے گھورا لیکن تفصیل تو بہرحال اسے دہرانی ہی پڑی تھی! ۔ عمران بڑی سنجیدگی سے گردن ہلا ہلا کر سنتا رہا!

"پاس پڑوس والوں کے بیان کے مطابق وہ یہاں گذشتہ پندرہ روز سے نظر آ رہا تھا لیکن اس عرصے میں وہ زیادہ تر فلیٹ سے باہر ہی رہتا تھا!..... شاید یہی وجہ ہے کہ اس کے پڑوسی اس کا نام تک بتانے سے قاصر ہیں۔"

"ہم ۔! کیا گذشتہ دو روز سے کسی نے بھی اسے نہیں دیکھا؟" عمران نے پرخیال انداز میں پوچھا ۔ خلاف توقع وہ اس وقت بیحد سنجیدہ نظر آ رہا تھا!

"جی ہاں! ۔ ویسے میرے خیال سے وہ یقیناً کسی حادثے کا شکار ہو چکا ہے۔"

"اس خیال کی کوئی وجہ بھی ضرور ہو گی۔"

"ہو سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہو لیکن وہ بدبو!..... نہ جانے کیوں مجھے ایسا ہی لگا تھا جیسے وہ کسی لاش سے پھوٹ رہی ہو۔"

"کیا تم نے اپنے خیال کی تصدیق نہیں کی؟"

"جی نہیں!" انچیٹو کی طرف سے مجھے صرف دور رہ کر حالات کا پتہ چلانے کی ہدایت ملی تھی اسی لئے میں نے بدبو کے بارے میں تفصیلات نہیں جاننا چاہیں۔"

"ہم ۔" عمران کسی سوچ میں پڑ گیا۔

"کیا سوچ رہے ہیں آپ ۔"

"یہی کہ اگر تمہارے اندازے کے مطابق فلیٹ سے فوٹو والے کی لاش ہی برآمد ہوئی تو اسکی تجہیز و تکفین کا بندوبست بھی کرنا ہو گا اور آج کل میری جیب

میں پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے! ۔۔۔ لیکن ٹھہرو!۔۔۔۔ دعا کرو کہ فلیٹ سے اس کی ہی برآمد ہو۔"

"جی! ۔ میں سمجھا نہیں۔"

"یز نس مائی ڈیر صفدر۔" عمران نے بائیں آنکھ دباتے ہوئے رازدارانہ انداز میں جواب دیا۔ "لاش برآمد ہونے کی صورت میں ہم ایکسٹو سے کفن دفن کیلئے ایک لمبی رقم کا مطالبہ کریں گے اور اس کے بعد ففٹی ففٹی! ۔ کیوں؟ کیسی تجویز ہے؟"

"پلیز عمران صاحب! ۔ کم از کم موت کے بارے میں تو سنجیدہ ہو جائیے۔"

"کیوں! ۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی!" عمران نے حیرت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ "میں نے تو ہزاروں ایسے واقعات سنے ہیں جب لاوارثوں کی لاش کو جوتے سمیت قبر میں ٹھونس دیا گیا!۔۔۔۔ نو من مٹی پڑ جانے کے بعد ایکسٹو کے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں چل سکتا! ۔ ویسے صفدر! کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ قبر پر نو من مٹی کیوں ڈالی جاتی ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ ایکسٹو نے آپ کو یہاں مطلوبہ شخص کے سلسلے میں بھیجا تھا۔"

"ارے ہاں! ۔ میں تو بھول ہی گیا تھا۔" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔ "پھر! ۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔"

"آپکی مرضی پر منحصر ہے۔" صفدر نے ٹھنڈی سانس بھری۔ عمران کی حماقتوں کو کنٹرول کرنا اس کے بس سے باہر ہو گیا تھا۔

"گڈ! ۔ آج کل تم خاصے فرمانبردار ہوتے جا رہے ہو چنانچہ اپنی فرمانبرداری کے ثبوت کے طور پر اب تم اسی جگہ جمے کھڑے رہو اور میں اپنی مرضی کے مطابق سیالاج میں داخل ہوتا ہوں۔"

پھر اس سے پیشتر کہ صفدر کچھ کہتا عمران تیزی سے سڑک عبور کر کے دوسری فٹ پاتھ پر آ گیا! دوسرے ہی لمحے وہ سیالاج کے زینوں پر تھا!۔ بارھویں نمبر کا فلیٹ تیسری منزل پر واقع تھا۔

عمران نے متوقع فلیٹ کے ہر رک کر حالات کا جائزہ لیا پھر جیب سے تار کا ایک ٹکڑا نکال کر کی ہول میں ڈال کر گھمانے لگا!..... انداز ایسا ہی تھا..... جیسے وہ کنجی استعمال کر رہا ہو! پھر اسے اپنے مقصد میں ناکامی نہیں ہوئی!۔ ایک منٹ بعد ہی وہ تالہ کھول کر فلیٹ کے اندر داخل ہو گیا لیکن دوسرے ہی لمحے بدبو کے جھونکے نے اس کا دماغ اُڑا ڈالا۔! جیب سے رومال نکال کر اس نے ناک پر رکھا پھر دیوار پر سوئچ بورڈ تلاش کر کے بتی روشن کر دی۔!

صفدر کا اندازہ غلط ثابت نہیں ہوا۔! بتی روشن ہوتے ہی اس کی نظر مطلوبہ فرد کی لاش پر پڑی جو رائٹنگ ٹیبل کے قریب فرش پر اوندھی پڑی تھی! چہرے کا رخ دروازے ہی کی طرف تھا! سر کے الجھے ہوئے بال خون میں لتھڑے نظر آ رہے تھے! جسم پر نظر آنے والے کپڑے بے داغ تھے!..... عمران کو اس بات کا اندازہ لگانے میں دیر نہیں ہوئی کہ مجرم یا مجرموں نے اسے سر پھاڑ کر ہلاک کیا ہو گا!

ایک لمحے تک وہ دروازے کے قریب کھڑا لاش کو گھورتا رہا پھر اس نے جیب سے دستانے نکال کر ہاتھوں پر چڑھائے اور آگے بڑھ کر لاش پر نظر آنے والے قیمتی سوٹ کی جیبوں کی تلاشی لینے لگا!..... ضروریات کی چیزوں کے علاوہ کوئی کارآمد چیز نہیں ملی لیکن مقتول کا وزنی پرس دیکھ کر عمران کو تعجب ہوا تھا!۔ اگر قتل کا مقصد محض دولت کا حصول ہوتا تو مجرموں نے وہ کرنسی نوٹ ضرور پار کر دیئے ہوتے جو ہزار سے کسی طرح کم نہیں تھے!۔ پرس سے

براہ کرم ورق نہ موڑیں

لانڈری اور کچھ دیگر دکانوں سے خرید و فروخت کی رسیدوں کے علاوہ ایک لڑکی کی فوٹو بھی برآمد ہوئی تھی جس کی پشت پر۔ ٹو مائیکل دتولو۔ تحریر تھا! تحریر کسی لڑکی ہی کی نظر آ رہی تھی!۔ آخر میں کسی مارتھا براؤن کے واضح دستخط بھی موجود تھے۔!

چند لمحات تک عمران اس تصویر کو بغور دیکھتا رہا!..... لڑکی کوئی غیر ملکی نظر آ رہی تھی! خدوخال بھرے بھرے اور خاصے جاندار تھے!۔ آنکھوں کی غیر معمولی چمک اس کی ذہانت کی غمازی کر رہی تھی..... ہونٹوں کے مخروطی ابھار کو دیکھ کر عمران اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ وہ جنسی معاملات میں بہت زیادہ آزاد خیال ہوگی۔!

کسی خیال کے تحت اس نے لڑکی کی تصویر کو پرس سے نکال کر جیب میں ڈالا پھر پرس واپس رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ پندرہ منٹ کے اندر اندر اس نے دو کمروں پر مشتمل فلیٹ کی ایک ایک چیز کھنگال ڈالی! دیوار پر نظر آنے والے گرد آلود فریم کو بھی نظر انداز نہیں کیا تھا!..... مگر اس کی یہ تگ و دو بیکار ہی ثابت ہوئی!۔ کوئی ایک شے بھی اس کیلئے کارآمد ثابت نہیں ہوئی!

فلیٹ کی تلاشی سے فراغت پا کر اس نے لائٹ آف کی پھر کچھ ایسے ہی اطمینان سے باہر نکلا تھا جیسے وہ فلیٹ میں رہنے والے اپنے کسی دیرینہ واقف کار سے ملاقات کر کے واپس آ رہا ہو! بہرحال لابی اور زینے بالکل ویران تھے اس لئے کوئی بھی اسے فلیٹ سے نکلتے ہوئے نہیں دیکھ سکا!

زینہ طے کرتا ہوا وہ انتہائی تیزی سے نیچے آیا پھر سڑک عبور کر کے

صفدر کے قریب پہنچ گیا جو اس کی ہدایت کے مطابق اس وقت بھی اپنی جگہ جما کھڑا تھا!

"آؤ! ۔ ہمارا کام اب ختم ہو گیا۔" اس نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا! ۔ لہجے میں بلا کی سنجیدگی موجود تھی۔

"کیا رہا۔" صفدر نے قدم بڑھاتے ہوئے سوال کیا۔ "کیا آپ فلیٹ کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔"

"ہاں! ۔ تمہارا قیاس غلط نہیں ہے! ۔ فلیٹ کے اندر مطلوبہ فرد کی لاش موجود تھی! ۔ میرا خیال ہے کہ اُسے دو روز قبل ہی قتل کیا گیا ہوگا۔"

"کوئی کلیو ملا۔"

"نہیں!" عمران بولا۔ "تم ملحقہ تھانے کو واردات کی اطلاع کرنے کے بعد آرام کر سکتے ہو! ۔ لیکن اسکا خیال رکھنا کہ تم ایک گمنام فرد کی حیثیت سے پولیس کو حادثے کی رپورٹ دو گے۔"

صفدر نے ایکبار کنکھیوں سے عمران کو دیکھا پھر خاموشی سے لمبے لمبے قدم بڑھاتا ہوا بائیں جانب کٹ گیا! عمران کے چہرے پر نظر آنے والی سنجیدگی کچھ اتنی گہری اور بھیانک تھی کہ صفدر کو مزید کوئی سوال کرنے کی ہمت نہ ہو سکی!

عمران بدستور آگے بڑھتا چلا گیا پھر کوئی بیس منٹ بعد اس نے ایک پبلک بوتھ سے سر سلطان کو گھر کے نمبروں پر رنگ کیا! ۔

رابطہ قائم ہونے میں دیر نہیں لگی! ۔ کال خود سر سلطان نے ریسیو کی تھی!

"میں عمران بول رہا ہوں جناب! ... میں اس وقت مائیکل کی رہائش گاہ سے ہو کر آ رہا ہوں۔"

"فائن! ۔ مجھے یقین تھا کہ تم اسے ضرور تلاش کر لو گے! ... کیا رہا۔!

کیا وہ اپنی زبان کھولنے پر آمادہ ہو گیا؟"

"اسے قتل کیا جا چکا ہے۔" عمران نے بدستور سنجیدگی سے کہا پھر تفصیلات دہرانے کے بعد بولا۔ "میں نے پورے فلیٹ کی ایک ایک چیز کی تلاشی لے ڈالی۔ مگر نتیجہ صفر ہی نکلا۔"

"اوہ! ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ یہ بہت برا ہوا۔" ریسیور پر سر سلطان کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ "مائیکل کی موت سینکڑوں بیگناہ افراد کی بربادی کا باعث ہو گی۔"

"مطمئن رہیے جناب!۔۔۔۔ میں اس وقت بھی آپ سے یہ ہرگز دریافت نہیں کروں گا کہ مائیکل کی تلاش آپ کو کس لئے تھی! اس کے مر جانے کے بعد غالباً میرا کام بھی ختم ہو گیا ہو گا۔" اس بار عمران کے لہجے سے بیزاری مترشح تھی۔ چہرہ کسی قسم کے جذبات کی ترجمانی سے یکسر عاری تھا۔

"تم شاید برا مان گئے ہو! ۔۔۔ لیکن میں تمہیں تاریکی میں رکھنے پر مجبور تھا! حالات ہی کچھ ایسے تھے کہ۔۔۔۔"

"میرے لئے دوسرا حکم کیا ہے؟" عمران نے بدستور بیزاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دریافت کیا۔ سر سلطان کے جملے کو اس نے درمیان ہی میں اچک لیا تھا۔

"عمران! ۔۔۔ میرے بیٹے! مجھے واقعی شرمندگی ہے کہ میں نے تم کو بھی حالات سے باخبر نہیں کیا! لیکن کچھ مجبوریاں آڑے آ گئی تھیں جن کے تحت میں بالکل مجبور تھا مگر اب حالات بدل چکے ہیں اس لئے مجھے سب کچھ بتانا پڑے گا! ۔۔۔ کیا تم صبح مجھ سے آفس میں مل سکو گے۔"

"اگر یہ آپ کا حکم ہے تو ظاہر ہے کہ میں انکار نہیں کر سکتا۔"

"ٹھیک ہے! ۔۔۔ تم ٹھیک دس بجے مجھ سے ملو! ۔۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ حالات

معلوم ہو جانے کے بعد تمہاری ناراضگی دور ہو جائے گی۔"

"بہتر ہے!۔ میں حاضر ہو جاؤں گا۔" عمران اسی بارسپاٹ لہجے میں بولا۔ اس کے ہونٹوں پر پھیلنے والی مسکراہٹ بڑی معنی خیز تھی۔

"کیا تم نے پولیس کو حادثے کی اطلاع کر دی ہے۔"

"جی ہاں!۔ لیکن کیا میں نے ایسا کرنے میں کوئی غلطی کی ہے۔"

"نہیں!۔ میں نے احتیاطاً پوچھ لیا تھا۔"

دوسری طرف سے رابطہ ختم کر کے عمران نے رسیور ہک پر لٹکایا پھر بوتھ سے باہر آ کر اس طرف بڑھنے لگا جہاں اس نے اپنی ٹو سیٹر چھوڑی تھی!

○

دوسری صبح ٹھیک دس بجے عمران سر سلطان کے آفس میں نظر آیا!

آفس میں قدم رکھتے ہی اس کی سنجیدگی یکلخت رخصت ہو گئی تھی۔!

وجہ وہ آدمی سی تھا جو اس وقت سر سلطان کے آفس میں بیٹھا کسی مسئلے پر بڑی سنجیدگی سے گفتگو کر رہا تھا!..... صورت شکل اور رکھ رکھاؤ کے اعتبار سے کوئی اونچی شخصیت ہی نظر آ رہا تھا!....

"سلام علیکم۔" عمران نے دروازے پر پہنچ کر پہلے سر سلطان پھر دوسرے شخص کو سلام کیا پھر خاموشی سے ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا! چہرے پر حماقت کے ڈونگرے برس رہے تھے! انگاہیں جھکائے وہ کچھ ایسے ہی انداز میں

بیٹھا تھا جیسے برہ کھوئے کے لئے آیا ہو۔!

"جیتے رہو" ۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا پھر تیسرے شخص سے مخاطب ہو کر بولے "ان سے ملئے! مسٹر علی عمران!..... غائبانہ تعارف تو میں پہلے ہی کرا چکا ہوں۔"

براہ کرم ورق نہ موڑیں

"خوشی ہوئی آپ سے مل کر" اجنبی نے عمران کو گھورتے ہوئے بے اخلاق انداز میں کہا۔

"جی! ۔ جی ہاں! ۔ ضرور ہوئی ہو گی" عمران نے محض ایک ثانیے کے لئے اجنبی کو دیکھا پھر دوبارہ نگاہیں جھکا لیں! ۔ اسکے لہجے سے چونکہ لاابالی پن جھلک رہا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ اجنبی نے برا سا منہ بنا کر اپنی توجہ ہٹا لی ہو گی۔!

اب وہ سر سلطان سے مخاطب تھا!۔

"مائیکل کی موت کی خبر سن لینے کے بعد میں ایک نئی الجھن میں پڑ گیا ہوں!.... رقم یا تصویروں میں سے کسی ایک چیز کا حصول اب اشد ضروری ہے ورنہ میری پوزیشن تباہ بھی ہو سکتی ہے! ۔ اسکے علاوہ داراب کا کوئی مناسب بندوبست بھی ضروری ہے"

داراب کے نام پر عمران نے چونک کر اجنبی کو دیکھا لیکن فوراً ہی لاپرواہی سے منہ چلانے لگا۔!

"میں سمجھ رہا ہوں مسٹر کوما" سر سلطان نے سنجیدگی سے جواب دیا "بہتر ہو گا کہ آپ ایک بار پھر شروع سے اپنی کہانی مسٹر علی عمران کو سنا دیں!.... مجھے قوی امید ہے کہ مسٹر عمران آپ کیلئے بے حد فائدہ مند ثابت ہو نگے"

"بہتر ہے" اجنبی جسے کوما کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا چند ثانیے کے لئے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہنا شروع کیا۔

"میں شیتل نگر کا ایک صنعتکار ہوں اور اتفاق سے مل اونرز ایسوسیشن کا پریسیڈنٹ بھی ہوں!.... اگر آپ کا تعلق محکمہ خفیہ سے ہے تو داراب کا نام آپ نے

بھی یقیناً سنا ہوگا! وہی داراب جو شتیل نگر کے بے تاج بادشاہ کے نام سے مشہور ہے! انتہائی کمینی اور گندی ذہنیت کا مالک! مختصر طور پر آپ یوں سمجھ لیجیے کہ وہ شتیل نگر کے لیے ایک عذاب بنکر رہ گیا ہے! جو اسکی مرضی میں آتا ہے کر گذرتا ہے! شتیل نگر کا قانون اس کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا!..... ریاست کا نواب مرزا افضل بیگ ایک سخت گیر طبیعت کا مالک ہونے کے باوجود داراب سے خائف رہتا ہے اور شاید اسی وجہ سے قانون کے محافظ بھی داراب کی غیر قانونی سرگرمیوں سے پہلو تہی برتنے میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں! کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ کھل کر داراب کے مقابلے پر آنے کی ہمت کر سکے!..... صرف ایک بار ایسا ہوا تھا!۔

تین سال پہلے کا ذکر ہے جب سی آئی ڈی کے ایک جیالے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے براہ راست نواب سے داراب کے خلاف تحریری شکایت کی تھی جس میں کچھ ایسے ٹھوس ثبوت موجود تھے جن کی آڑ لیکر بڑی آسانی سے داراب سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا تھا!۔ نواب نے اس رپورٹ کو بھی دبانا چاہا تھا لیکن ڈپٹی کے اصرار پر وہ فائل تفتیش کی غرض سے اسی کے حوالے کر دی گئی تھی!..... آپ جانتے ہیں مسٹر عمران کہ اس ڈپٹی کا انجام کیا ہوا؟۔

عمران نے کوئی جواب نہیں دیا!..... وہ بڑی سنجیدگی سے گوہا کی بتائی ہوئی تفصیلات ذہن نشین کر رہا تھا!

"تیسرے روز سی آئی ڈی کے اس ڈپٹی کی لاش ساحلی علاقے کے ایک ویران حصے پر پڑی ملی تھی!..... اس کے پورے جسم پر نیلی نیلی بدصیاں اُبھری ہوئی تھیں!..... میرا خیال ہے کہ اسے بڑی اذیت ناک موت کر مارا گیا ہوگا"

"اور اس فائل کا کیا ہوا۔ عمران نے پوچھا۔

"قائل ظاہر ہے کہ غائب کر دی گئی ہوگی۔" مسٹر کوماتے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ "اس واقعہ کے بعد سے آج تک کسی کو اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ داراب کے مقابلے کا بیڑا اٹھا سکتا!..... دراصل داراب کے سادہ پوش گرگے پوری ریاست کے چپے چپے میں پھیلے ہوئے ہیں!۔ ممکن ہے اس کے کچھ آدمی پولیس کے محکمے میں بھی ہوں!۔ بہرحال اسے شیتل نگر میں ہونے والی ایک ایک بات کی خبر ملتی رہتی ہے!۔ ریاست میں داخل ہونے والے ہر نووارد پر بڑی سخت نظر رکھی جاتی ہے!..... مشتبہ ثابت ہونے کی صورت میں داراب کے سادہ پوش افراد ہی اسے ٹھکانے لگا دیتے ہیں۔"

"کیا داراب محض غیر قانونی سرگرمیوں کے سہارے اپنا اور اپنے آدمیوں کا پیٹ بھرتا ہے؟" عمران نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"یہ بات بھی نہیں ہے!..... داراب مچھلیوں کے کاروبار میں خاصا اونچا مقام رکھتا ہے!۔ اس کے علاوہ بہت سارے قمار خانے بھی اس کی زیر نگرانی چل رہے ہیں!..... خاص طور پر ریمبو کلب۔ اس کی سرگرمیوں کا اڈہ ہے جہاں ہر غیر قانونی کام بڑے پیمانے پر کیا جاتا ہے۔"

"ہم۔ کیا مائیکل کی موت کا تعلق بھی داراب کے سلسلے کی کوئی اہم کڑی ہے؟"

"میں اسی طرف آ رہا تھا۔" کوماتے سنجیدگی سے کہا۔ "پہلے بدلتا ہوا بولا۔ آپ کا اندازہ ٹھیک ہے مسٹر عمران!۔ مائیکل کی موت کی نسبت پر بھی داراب یا اس کے کسی آدمی کا ہاتھ ہوگا!..... اب میں آپ کو وہ کہانی سناؤں گا جس کے لئے میں نے سر سلطان سے رابطہ قائم کیا تھا! کوئی چار ماہ پہلے کی بات ہے جب ریمبو کلب کا ایک نوجوان فرد داراب کے خلاف چند ایسی تصاویر حاصل کرنے میں کامیاب

ہو گیا تھا جو اگر منظر عام پر آجائیں تو داراب گردن تک قانون کی گرفت میں پھنس سکتا ہے!..... فوٹو گرافر نے مائیکل کے ذریعہ جو ہماری ایسوسیشن کا وکیل تھا ہم سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ مقصد ان تصاویر کو فروخت کرنے سے تھا!..... مائیکل نے اسے پانچ ہزار کی آفر دی لیکن وہ دس ہزار کے لئے اڑا ہوا تھا چنانچہ میں نے ایسوسیشن کی ایک ایمرجنسی میٹنگ کال کر کے یہ مسئلہ دوسروں کے سامنے پیش کر دیا! مل اونرس چونکہ داراب کے ہاتھوں اکثر و بیشتر لٹ چکے ہیں اس لئے دس ہزار کی رقم بھی منظور کر لی گئی۔ ابھی وہ رقم مائیکل کے حوالے کر دی تھی!..... مجھے یقین تھا کہ تصاویر حاصل کر لینے کے بعد ہم داراب کے خلاف بہت کچھ کر سکتے ہیں۔! بہر حال مائیکل نے جب فوٹو گرافر کے سامنے اس کی مطلوبہ رقم پیش کی تو اس نے مائیکل سے یہی کہا تھا کہ رین بو کلب سے حاصل کی ہوئی تصاویر وہ داراب کے خوف سے اپنے ایک دوست کے پاس بھیج چکا ہے جو دارالحکومت میں رہتا ہے چنانچہ مائیکل ہمیں مطلع کر کے دارالحکومت آ گیا، لیکن تین ماہ تک جب اس کی طرف سے ہمیں کوئی دوسرا پیغام نہیں ملا تو ہماری پریشانی حق بجانب تھی، پھر اسی دوران میں ہمیں اس بات کا پتہ بھی چل گیا کہ فوٹو گرافر کو بھی داراب کے آدمیوں نے قتل کر دیا اس کے بعد ہی میں یہاں آ کر مسٹر سلطان سے ملا تھا۔"

"اوہ۔" عمران نے سر سلطان کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "گویا مائیکل کی تلاش آپ کو اسی لئے تھی۔"

"ہاں! مسٹر کو مانے خاص طور پر اس بات کی گذارش بھی کی تھی مائیکل جب تک سامنے نہ آجائے! حالات کو راز میں رکھا جائیگا اور میں نے اس بات

کا وعدہ کر لیا تھا! دوسری صورت میں ظاہر تھا کہ میں تم کو تفصیل سے ضرور آگاہ کر دیتا۔"

"اب آپ کیا چاہتے ہیں مسٹر کوما۔" عمران مسٹر کوما کی طرف گھوم پڑا۔

"رقم کی واپسی یا تصویروں کا حصول۔" کوما نے بے چینی سے جواب دیا۔

"مائیکل سے چونکہ تمام باتیں میرے ذریعہ طے پائی تھیں اس لئے میری پوزیشن ہی خراب ہو سکتی ہے۔! آپ غالباً میرا مطلب سمجھ رہے ہیں۔"

"ہاں!" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔ "ایک تیسرا طریقہ بھی آپکی شخصیت کو بچانے کے لئے اختیار کیا جا سکتا ہے۔"

"وہ کیا۔"

"رقم یا تصاویر نہ ملنے کی صورت میں اگر داراب کو گرفتار کرنے قانون کے حوالہ کر دیا جائے تو آپ اپنی ایسوسیشن کے دوسرے ممبران کو مکمل حالات سے آگاہ کر کے مطمئن کر سکتے ہیں۔"

"ایسی صورت میں تو میں آپ کو مزید دس ہزار بھی دے سکتا ہوں۔" کوما نے جذباتی لہجے میں کہا مگر دوسرے ہی لمحے ہونٹ چباتے ہوئے بولا۔ "لیکن کیا آپ کو امید ہے کہ آپ شتیل نگر میں بھی وہ قانونی وسائل استعمال کر سکیں گے جو یہاں حاصل ہیں۔"

"مجھے اس بات کا علم ہے کہ شتیل نگر میں صرف نواب افضل بیگ کا قانون چلتا ہے! کسی دوسری ریاست یا شہر کو مداخلت کا اختیار نہیں ہے مگر یہ باتیں آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔"

"کیا آپ تنہا ہی داراب کے مقابلے پر روانہ ہوں گے۔"

"جی نہیں! میری جیب میں چیونگم کا پیکٹ بھی ہوگا۔" عمران کے چہرے سے سنجیدگی کے بادل یکلخت چھٹ گئے اور اب وہاں دوبارہ حماقت نظر آ رہی تھی۔

"چیونگم کا پیکٹ" کوما نے پلکیں جھپکاتے ہوئے عمران کو دیکھا پھر سر سلطان کو وضاحت طلب نگاہوں سے گھورنے لگا۔

سر سلطان کے لبوں پر بڑی گمبھیر مسکراہٹ ابھر آئی!

"میں آپ کو ایک بات شاید بتانا بھول گیا تھا، مسٹر کوما کہ مسٹر علی عمران آپ کے پرانے دوست رحمٰن صاحب کے صاحبزادے ہیں۔"

"نہیں" کوما نے حیرت سے کہا۔ پھر دوبارہ عمران کو گھورنے لگا جو اس وقت شرمانے کی کوشش کر رہا تھا ویسے اب یہ دیگر بات تھی کہ اس طرح اسکی شخصیت پہلے سے کچھ زیادہ ہی مضحکہ خیز بن کر رہ گئی تھی!

"تم!..... تم نے غالباً سائنس میں ڈاکٹریٹ بھی کیا تھا" کوما نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔ "دراصل رحمٰن سے میری ملاقات کو خاصی طویل مدت گذر چکی ہے لیکن مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان دنوں تم آکسفورڈ میں سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔"

"جی ہاں!۔ لیکن ڈاکٹریٹ کی ڈگری بعد میں میری بدنصیبی کا باعث بن گئی تھی" عمران نے منہ بسورتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب تو خود مجھے بھی نہیں معلوم لیکن میں نے ایکبار ڈیڈی سے کہا تھا کہ اٹلی تو اتنا ہے اگر گدھوں پر تجربہ کیا جائے تو وہ بھی انسانوں کی طرح کارآمد ہو سکتے ہیں!۔ بس اتنی سی بات پر ڈیڈی نے مجھے کان پکڑ کر گھر سے نکال دیا" آخری جملہ عمران نے بڑی سادگی سے کہا۔ "کیا یہ میری بدنصیبی نہیں ہے کہ....."

"عمران!۔ پلیز" سر سلطان نے کرسی پر پہلو بدلتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "تمہیں کم از کم میری بزرگی کا خیال رکھنا چاہیئے۔"

"جی!۔ بہت اچھا" اس بار اسکے لہجے میں سعادتمندی تھی۔

کوما بدستور عمران کو سپاٹ نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم دارا ب کیلئے یقیناً بہت مناسب نہ ہو گے۔" کوما نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں کسی حد تک سمجھ چکا ہوں کہ تمہارا ٹائپ کیا ہے!" رحمٰن کی شخصیت کے بالکل برعکس لیکن آج کے دور میں تمہارا اصول زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔"

"جی ہاں — بالکل۔" عمران نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ "کنفیوشس نے بھی کہا ہے کہ جب کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو ادھر ادھر کی ہانکنا شروع کر دو۔! میری صحت انہیں اصولوں پر قائم ہے۔"

"بہت گہرے معلوم ہوتے ہو۔" کوما نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ دارا ب کے دن اب پورے ہو چکے ہیں۔"

"کیا وہ آجکل پورے دنوں سے ہے لیکن یہ جملہ تو صرف عورتوں کیلئے ....ار....در....ہپ۔" عمران نے چونک کر سر سلطان کو دیکھا پھر جلدی سے ہونٹ بند کر لئے!

سر سلطان کے علاوہ کوما بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا! — عمران نے ایکبار پھر نظریں جھکا کر شرمانے کی اداکاری شروع کر دی پھر یکلخت وہ سنجیدگی سے بولا۔

"مم!....معافی چاہتا ہوں جناب!۔ میں جلدی میں شاید کچھ غلط بول گیا تھا۔" تخاطب سر سلطان ہی سے تھا۔

"دارا ب کے سلسلے میں تمہارا آئندہ پروگرام کیا ہوگا۔" سر سلطان نے سنجیدگی سے پوچھا اور عمران کو بھی سنجیدگی اختیار کرنی پڑی۔ اس لئے کہ وہ دارا ب کے سلسلے میں کچھ اور باتیں بھی معلوم کرنا چاہتا تھا۔

"آئندہ پروگرام میں ختیل نگر پہونچنے کے بعد ہی بتاؤں گا۔ لیکن اس

سلسلے میں ایک گذارش ہے! - میری روانگی کو قطعی طور پر راز رکھا جائے۔"
عمران نے کہا پھر کوما سے مخاطب ہو کر بولا "شکیل نگر میں میرے قیام کے دوران آپ بھی مجھ سے دور ہی رہیں گے۔"

"کیوں! - کیا تم میرے ساتھ قیام نہیں کرو گے؟"

"جی نہیں! ... میں بالکل الگ تھلگ رہ کر ہی حالات کا جائزہ لوں گا! ... فی الحال آپ مجھے ان تمام باتوں سے آگاہ کر دیں جو آپ کو داراب کے بارے میں معلوم ہیں۔"

جواب میں مسٹر کوما نے پہلو بدلا پھر عمران کو داراب کے بارے میں اپنی معلومات سے آگاہ کرنے لگا۔ عمران ایک ایک لفظ کو ذہن نشین کر رہا تھا!

"بظاہر داراب تم کو ایک معمولی سا آدمی نظر آئے گا لیکن وہ کسی لومڑی سے زیادہ عیار اور چالاک ہے! ... اپنے مخالفین کیلئے خوبصورت جال بنتے ہیں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتا! داراب کے ساتھ ساتھ ہمیں اس کے چینی ماتحت لی شیانگ سے بھی محتاط رہنا ہوگا! داراب اس پر اندھا اعتماد کرتا ہے! دیکھنے میں ... لی شیانگ انتہائی کمزور دبلا پتلا اور مریل سا نظر آتا ہے لیکن اس کے ظاہر اور باطن میں زمین آسمان کا فرق ہے! - داراب کے دشمنوں کو ٹھکانے لگانے کیلئے وہ بڑے بھیانک اور اذیتناک طریقے ایجاد کرتا رہتا ہے۔"

"میرا اندازہ اگر غلط نہیں ہے تو قریب و جوار کی دوسری ریاستیں بھی داراب کی شخصیت سے نفرت کرتی ہوں گی۔"

"ہاں! - لیکن نفرت کے علاوہ وہ اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔"

"کیوں! - کیا ان ریاستوں کے افراد نے داراب کی موت کے بارے میں کوئی پلان نہیں بنایا ہوگا؟"

"میں سمجھ رہا ہوں کہ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔" کوما نے کہا "تمہارا خیال

براہ کرم ورق نہ موڑیں

غلط نہیں ہے!..... اب تک کئی بار ایسا ہوا ہے کہ قرب و جوار کی ریاست والوں نے داداب کے خاتمے کے لئے اپنے خفیہ ایجنٹ مقرر کئے لیکن شتیل نگر میں داخل ہوتے ہی کسی نہ کسی طرح داداب کو ان کی سازش کا علم ہو گیا، پھر ظاہر ہے کہ انہیں بھی موت کی ابدی نیند سلا دیا گیا ہوگا۔"

"ہم۔" عمران کسی گہری سوچ میں غرق ہو گیا پھر وقفہ کے بعد بولا "آپ دارالحکومت سے شتیل نگر کے لئے کب روانہ ہوں گے۔"

"میں آج شام ہی واپس لوٹ جاؤں گا!۔ کیوں!... کوئی خاص بات؟"

"جی نہیں! میں نے یونہی پوچھ لیا تھا اور اب میں اجازت چاہوں گا۔!"

عمران جملے کے اختتام کے ساتھ کرسی چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ چہرے پر دوبارہ حماقتوں کے بادل نظر آنے لگے۔!

"تم کب تک شتیل نگر پہنچو گے۔" کوما نے دریافت کیا۔

"حالات پر منحصر ہے!۔ ویسے کیا میں امید رکھوں کہ آپ ڈیڈی سے ان باتوں کا تذکرہ نہیں کریں گے؟"

"اوہ!۔ رحمٰن سے بہت زیادہ خائف معلوم ہوتے ہو؟" کوما مسکرایا۔

"مطمئن رہو!۔ میں تمہارے ڈیڈی سے کچھ نہیں کہوں گا۔!"

"شش!۔ شکریہ مسٹر فل اسٹاپ! مجھے یہی امید تھی۔"

"فل اسٹاپ؟" کوما بُرا سا منہ بنا کر چونکا!۔ سر سلطان منہ دوسری طرف کر کے اپنی مسکراہٹ پر قابو پانے کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔

"مم!... معاف کیجئے گا سر کوما!... میں شاید آپکا نام غلط بول گیا تھا لیکن مجبوری ہے! دراصل گرامر سے مجھے کبھی بھی رغبت نہیں رہی اسلئے کوما اور فل اسٹاپ کا فرق بھی آج تک میری سمجھ میں نہیں آسکا!... اچھا! خدا حافظ۔" عمران نے پلکیں جھپکاتے ہوئے اپنی غلطی کا اعادہ کیا، پھر اس سے پیشتر کہ سر سلطان یا کوما اس سے کچھ کہتے

وہ تیزی سے لپکتا ہوا آفس سے باہر نکل گیا!

۲

داراب کا نام عمران کے لئے نیا نہیں تھا!

سر سلطان کے آفس سے باہر آکر اس نے اپنی ٹو سیٹر سنبھالی پھر سڑکوں پر بے معنی چکر لگانے لگا!..... اس طرح وہ یکسوئی کے ساتھ داراب کے بارے میں سوچنا چاہتا تھا!

شتیل نگر کی ریاست دارالحکومت کے مشرقی حصے کی سرحدوں سے ملی ہوئی واقع تھی!۔ نواب افضل بیگ سے پہلے وہاں اس کے باپ نواب راحت بیگ کا سکہ چلتا تھا! ریاست کے عوام خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے! ریاست کی آبادی ستر اسی ہزار افراد پر مشتمل تھی! کاروباری اعتبار سے بھی شتیل نگر کی ریاست کو خاصی اہمیت حاصل تھی!..... مجموعی طور پر اب ریاست کا مقابلہ کسی بھی خوبصورت شہر سے کیا جا سکتا تھا لیکن نواب راحت بیگ کے بعد جب سے افضل بیگ نے ریاست کی باگ ڈور کو سنبھالا تھا حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے!

داراب کی شخصیت بھی راحت بیگ کے مرنے کے بعد سامنے آئی تھی!

عمران کیلئے داراب کا نام اور اس کی غیر قانونی سرگرمیاں بہت سے دلچسپی کا باعث بنی ہوئی تھیں! ایک دو بار اس نے سوچا بھی تھا کہ شتیل نگر جا کر اس سے ٹکرا جائے لیکن پھر سیاسی نکتہ نگاہ سے اسے اپنا ارادہ ملتوی کر دینا پڑا

براہ کرم ورق نہ موڑیں

ایک آزاد اور خود مختار ریاست ہونے کی وجہ سے شیتل نگر کے قوانین بھی علیحدہ تھے! کسی دوسری ریاست یا ملک کو اس میں دخل اندازی کا حق حاصل نہیں تھا!.... عمران اور داراب کا ٹکراؤ ریاست اور دارالحکومت کے دیرینہ تعلقات پر اثر انداز بھی ہو سکتا ہے۔ اسی لئے عمران کو اپنی خواہشات کا گلا گھونٹنا پڑا تھا۔

لیکن اب حالات دوسرے تھے! — خود سر سلطان نے کوما کی فرمائش پر اسے داراب کی سرکوبی کے لئے آزادی فراہم کر دی تھی اور وہ بڑی سنجیدگی کے ساتھ اپنے آئندہ اقدامات کے بارے میں سوچ رہا تھا! مائیکل کی موت کے بارے میں اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ اسے داراب کے اشارے پر ہی ٹھکانے لگایا گیا ہوگا لیکن وہ تصویریں کیا ہوئیں جس کے لئے اسے قتل کیا گیا تھا؟ — کیا وہ مجرموں کے قبضے میں واپس چلی گئی ہوں گی؟ — کیا مائیکل نے جو داراب کی رگ رگ سے واقف تھا تصویروں کو حاصل کرنے کے بعد اسے اپنے ہی پاس رکھنے کی حماقت کی ہوگی؟ — کیا وہ اس بات سے بے خبر رہا ہوگا کہ داراب کے سادہ پوش والے اس کی نگرانی بھی کرتے رہے ہوں گے؟"

عمران کا ذہن اسی قسم کے سوالات کی ادھیڑ بن میں مصروف تھا!

سیالاج میں مائیکل کی لاش کی تلاشی کے علاوہ اس نے پورے فلیٹ کا ایک ایک گوشہ چھان مارا تھا لیکن کوئی ایسا ثبوت تلاش نہیں کر سکا تھا جس سے مائیکل کی موت پر روشنی پڑ سکتی! — اس وقت تک اسے مکمل حالات کا علم ہی نہیں تھا! سر سلطان نے اسے محض ایک حلیہ بتا کر اس کی تلاشی کا حکم دیا تھا اور اس کی پیروی میں عمران نے اپنی پوری ٹیم کو شہر کے کونے کونے میں پھیلا دیا تھا! — بہر حال اب حالات اس کے علم میں آ چکے تھے لیکن اس

کے باوجود وہ یہ بات بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا تھا کہ وہ تصویریں کم
از کم اس فلیٹ میں نہیں ہو سکتیں جہاں مائیکل کی لاش ملی تھی!

صرف دو صورتیں ممکن تھیں..... داراب کے لوگوں نے پہلے تصویروں کو
اپنے قبضے میں کیا ہو پھر مائیکل کو ٹھکانے لگا دیا ہو!... دوسری صورت میں یہ
بھی ممکن تھا کہ وہ تصویریں حاصل کرنے میں ناکام ہو گئے ہوں!۔ انہوں
نے مائیکل کو مجبور کیا ہو گا کہ وہ تصویروں کا پتہ بتا دے، پھر انکار کی صورت
میں اسے جھلا کر ختم کر دیا گیا ہو گا! لاش جس پوزیشن میں تھی۔ اس سے
یہی ظاہر ہوا تھا کہ مرنے والے کو اس قاتلانہ حملے کا علم نہیں تھا۔ دوسری
شکل میں جدوجہد کے نشانات ضرور تھے.... سر پر پائے جانے والے گہرے
زخم بھی اس بات کا ثبوت تھے کہ اس پر پشت کی جانب سے اچانک
حملہ کیا گیا ہو گا۔!

لیکن ان تصویروں کا کیا نیا جس کا سودا کرنے کے لئے وہ دارالحکومت
تک دوڑا چلا آیا تھا؟

عمران کا ذہن دو گھنٹے تک اسی ایک مسئلے پر قلابازیاں کھاتا رہا،
پھر اس نے تصویروں کے مسئلے کو جھلا کر ذہن سے نکال پھینکا! قبل از وقت
انرجی ویسٹ کرنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں تھا!۔ حالات کا صحیح اندازہ
تو وہ شیتل نگر پہونچ کر داراب سے ملنے کے بعد ہی لگا سکتا تھا! بہرحال
عمران اس بات کا مصمم ارادہ کر چکا تھا کہ وہ ہر قیمت پر داراب کے
عذاب سے ریاست کے عوام کو نجات دلا کر ہی دم لے گا!... اب
صرف کسی لائق آف ایکشن کا تعین کرنا باقی تھا!

ٹھیک بارہ بجے اس نے گھر پہونچ کر لنچ کھایا پھر حالات کو دو تین
مختلف زاویوں سے جانچنے کے بعد اس نے دوسرے کمرے میں جا کر خفیہ فو

سے جولیا کے نمبر ڈائل کئے تھے۔!

"جولیا افٹر واٹر اسپیکنگ۔" دوسری جانب سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"انکیس ٹو دس انڈ۔" عمران نے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ آفٹر نون سر۔"

"آفٹر نون۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں نے تمہیں اس وقت ایک انتہائی اہم سلسلے میں کال کیا ہے!..... شتیل نگر کی ریاست کے بارے میں تمہاری معلومات کس قسم کی ہیں؟"

"میں آپ کا مفہوم نہیں سمجھ سکی جناب۔"

"کیا تم پہلے بھی کبھی شتیل نگر جا چکی ہو؟" عمران سپاٹ آواز میں بولا۔

"جی ہاں!۔ ایک بار محض دو روز کے لئے گئی تھی۔ لیکن اس بات کو تقریباً ایک سال سے زیادہ گذر چکا ہے۔"

"ہم۔! کیا تم محض تفریح کی غرض سے وہاں گئی تھیں؟"

"جی نہیں جناب!" جولیا نے جلدی سے کہا۔ "میں وہاں ایک فرینڈ کی شادی اٹینڈ کرنے گئی تھی۔"

"آئی۔ سی۔" عمران کی نگاہیں چمک اٹھیں۔ "کیا تمہاری وہ دوست اب بھی وہاں مقیم ہے؟"

"جی ہاں۔"

"تم اگر وہاں شتیل نگر جاؤ تو کیا اپنی دوست کی رہائش گاہ پر قیام کر سکتی ہو؟"

"وہ بہت خوشی محسوس کرے گی جناب لیکن!۔ کیا میں کچھ پوچھ سکتی ہوں؟"

"کیا معلوم کرنا چاہتی ہو۔"

"اگر میرا خیال غلط نہیں ہے تو آپ غالباً داراب کی شخصیت میں دلچسپی لے

رہے ہیں۔"

"گڈ! ۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ تم دارا کے بارے میں بھی تھوڑا بہت جانتی ہو"

"میں ہی کیا جناب! ۔ وہ تو شیطان کی طرح دور دور مشہور ہے۔"

"ٹھیک ہے!" عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا ۔ "تم کل صبح ہی شیتل نگر کے لئے روانہ ہو جاؤ ۔ تمہارا قیام اپنی دوست کی رہائش گاہ پر ہوگا۔"

"لیکن جناب ۔ شیتل نگر کا قانون ۔"

"جولیا" یکلخت عمران سخت آواز میں غرایا "کیا تم میری معلومات کو چیلنج کرنا چاہتی ہو"

"سس! ۔ سوری جناب! ۔ ۔ ۔ میں معافی چاہتی ہوں" ریسیور پر جولیا کی بوکھلائی ہوئی آواز ابھری۔

"صفدر اور تنویر کو بھی ہدایت کر دو کہ وہ صبح پہلی ٹرین سے شیتل نگر کے لئے روانہ ہو جائیں" عمران کا لہجہ سپاٹ ہو گیا "ان دونوں کا قیام وہاں رائل ہوٹل میں بحیثیت سیاحوں کے ہوگا ۔ میک اپ کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

"بہتر ہے! میں ابھی ان دونوں کو ہدایت کئے دیتی ہوں"

"اس بار تم لوگوں کے ساتھ لائٹر ٹرانسمیٹر ہونا ضروری ہے ۔ ۔ ۔ دارا کے سلسلے میں ان دونوں کو مختصراً بتا دینا! باقی ہدایتیں انہیں شیتل نگر پہنچنے کے بعد دی جائیں گی۔"

"کیا آپ بھی وہاں موجود ہوں گے؟"

"شاید" عمران نے خشک آواز میں کہا "دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک کیمرہ میں عمران کو بھی استعمال کر رہا ہوں! لیکن وہ تم لوگوں سے الگ تھلگ قیام کریگا"

"عمران کی کیا حیثیت ہوگی؟" جولیا نے پوچھا "میرا مقصد ہے کیا میں اس

کے احکامات پر بھی عمل کرنا ہوگا۔"

"ہاں! اس بار وہ ہمارے لئے خاص طور پر بہت کارآمد ثابت ہوگا!۔ داراب جیسی چالاک ہستی کے لئے عمران کی حماقتیں یقیناً میری دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہیں! تمہارا کیا خیال ہے؟" آخری جملہ عمران نے بے تکلفی سے کہا تھا۔

"میں آپ کی رائے سے سو فیصدی متفق ہوں جناب! داراب سے مقابلے کے لئے عمران بہت موزوں رہے گا۔"

"اوہ!۔ گویا اب تم بھی اس کی صلاحیتوں کی قائل ہوتی جا رہی ہو۔"

"میں پہلے بھی قائل تھی جناب۔ مگر کبھی کبھی وہ بہت زیادہ اوور ہو جاتا ہے! ... اگر وہ حماقتوں کا لبادہ اتار پھینکے تو اس کا شمار دارالحکومت کے بہترین افسروں میں کیا جا سکتا ہے۔"

"غلط سوچ رہی ہو جولیا۔" عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔ "جس روز عمران سنجیدہ ہو گیا اس کی صلاحیتیں زنگ آلود ہو کر تباہ ہو جائیں گی۔"

"داراب کے سلسلے میں ہماری روانگی کیا آفشل طور پر ہوگی؟" جولیا نے گفتگو کا رخ بدلتے ہوئے پوچھا۔

"اس چکر میں مت پڑو!" عمران نے خشک لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔ "تم لوگوں کو صرف اپنے کام سے کام رکھنا چاہیئے۔"

جولیا نے اس بار کوئی جواب نہیں دیا!

"جولیا!۔ کیا تم نے میری ہدایت سن لی ہے؟"

"ج!۔ جی ہاں ....."

"پھر! تم نے جواب کیوں نہیں دیا؟" عمران بدستور کرخت آواز میں بولا۔ "کیا سمجھوں کہ اب تم لوگوں کو میرے احکامات سے اختلاف بھی ہونے لگا ہے؟"

"نہیں نہیں۔" جولیا نے گھبرائے ہوئے انداز میں تیزی سے کہا۔ "میں دراصل

کچھ اور سوچنے لگی تھی۔

"مجھ سے گفتگو کرتے وقت آئندہ ہوش میں رہنے کی کوشش کرنا۔!

کیا سمجھیں۔"

"سس... سمجھ گئی جناب۔"

"تنویر کو خاص طور پر ہدایت کر دینا کہ وہ شیتل نگر میں آنکھیں کھلی رکھ کر کام

کرے... دوسری صورت میں مجھے اس کی موت پر کوئی افسوس نہیں ہوگا۔"

"میں کہہ دونگی جناب۔! لیکن کیا تنویر کے بجائے چوہان یا صدیقی کا سلکشن

نہیں کیا جا سکتا!... میرا مطلب یہ ہے کہ تنویر موجودہ مہم کیلئے مناسب نہیں رہیگا۔"

"اسی غرض سے میں نے اس کا انتخاب کیا ہے!... جبتک اسے اپنی بیہودگیوں کی

سزا نہیں ملے گی وہ کبھی بردبار نہیں بن سکتا! ۔ ویسے تمہاری اطلاع کیلئے بتا دوں

کہ چوہان اور صدیقی بھی اس مہم میں شریک ہوں گے لیکن انکی روانگی بعد میں ہوگی۔"

"یہ طریقہ بہت مناسب رہے گا جناب!... دوسری شکل میں چار پانچ کے

موجودگی دارا ب کو چونکا بھی سکتی ہے۔"

"اور کچھ پوچھنا چاہتی ہو۔"

"صرف ایک بات جناب!... کیا شیتل نگر کا سفر اسی فرد کے قتل کے سلسلے

کی کوئی کڑی ہے۔ جس کی لاش صفدر نے دریافت کی تھی۔"

"مجھے تمہاری صلاحیتوں سے اسی سوال کی توقع تھی! ۔ تمہارا خیال ٹھیک ہے

لیکن اس بات کو صرف اپنی حد تک محدود رکھنا۔" عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

پھر رسیور ہک پر لٹکاتا ہوا دوسرے کمرے میں آگیا۔!

ایک بار پھر اس کا ذہن دارا ب کی شخصیت کے بارے میں الجھ گیا۔!

براہ کرم ورق نہ موڑیں

PAKISTAN LIBRARY

جولیا۔ تنویر اور صفدر کی روانگی کے دوسرے روز چوہان اور عدیقی کو بھی روانہ کر دیا گیا، پھر تیسرے روز خود عمران بھی شیتل نگر پہونچ گیا!

اپنے لئے اس نے امپیریل ہوٹل میں دو کمروں کا پورا [illegible] کرا لیا تھا! چنانچہ ہوٹل پہونچتے ہی سب سے پہلے اس نے اپنا سامان [illegible] کے حوالے کیا، پھر جوزف کو کمروں کی طرف روانہ کر کے خود سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جوزف کو وہ بطور پرسنل سکریٹری کے اپنے ہمراہ لایا تھا!... اس بات کی ضرورت محض اسلئے محسوس کی گئی تھی کہ عمران نے شیتل نگر میں پرنس آف ڈھمپ کی حیثیت سے قدم رکھا تھا! کمرے بھی اسی نام سے بک کرائے گئے تھے!

ہال سے گزرتے وقت بیشمار آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں لیکن عمران گردن اٹھائے سیدھا کاؤنٹر کی طرف چلا گیا!۔ موجودہ میک اپ اور لباس میں وہ واقعی کسی ریاست کا پرنس ہی نظر آ رہا تھا!..... چوڑی دار پاجامہ کے اوپر سفید پوت کی اچکن موجود تھی! سر پر شہزادوں جیسی پگڑی تھی جس پر سامنے کی جانب ایک بڑا سا موتی جھلملا رہا تھا! پگڑی کے بائیں جانب سرخاب کا پر لگا ہوا تھا! پاؤں میں سنہری کام کے سلیم شاہی جوتے نظر آ رہے تھے!

کاؤنٹر پر کھڑی ہوئی خوبصورت لڑکی نے اسے بڑی معنی خیز نگاہوں سے دیکھا!

"کیا تم لوگ یہ ہوٹل بغیر منیجر کے چلا رہی ہو؟" عمران نے لڑکی کے قریب پہونچ کر خشک لہجے میں پوچھا۔ پیشانی پر اچانک ابھر آنے والی لکیریں اس کی جھلاہٹ کی

نمائندگی کر رہی تھی۔

"منیجر اس وقت موجود نہیں ہے۔" لڑکی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"فرمائیے! — میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں۔"

"مجھے خدمت کی نہیں بلکہ استقبال کی ضرورت ہے لڑکی۔" عمران دبنگ آواز میں بولا۔ "کیا تمہارے منیجر کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ پرنس آف ڈھمپ تمہارے ہوٹل میں قدم رنجہ فرما کر اسے عزت افزائی کا موقع بخشنے والا ہے۔"

"منیجر کو ایک ضروری کام پیش آگیا تھا جناب۔"

"ہم —!" عمران نے دیدے نچاتے ہوئے لڑکی کو گھورا۔ "میرا خیال ہے کہ یہ ہوٹل پندرہ لاکھ سے زیادہ مالیت کا نہ ہوگا —!" "کیوں؟"

"جی! — میں آپ کا مقصد نہیں سمجھی۔"

"میں اسے بیس لاکھ میں بھی خرید سکتا ہوں! — کیا سمجھیں تم۔"

"آپ غالباً بہت زیادہ ناراض معلوم ہوتے ہیں! — دراصل منیجر —"

"نہیں" عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "اب کوئی بہانہ نہیں چل سکتا! — میں اس ہوٹل کو ہر قیمت پر خرید دوں گا! جانتی ہو کیوں؟"

لڑکی نے غیر اختیاری طور پر نفی میں گردن کو جنبش دے ڈالی!

"میں اسے خرید کر یہاں ڈھمپ اسٹیٹ کا کانجی ہاؤس قائم کروں گا!..... امپیریل ہوٹل کے بجائے اس کا نام امپیریل کانجی ہاؤس آف ڈھمپ اسٹیٹ رکھا جائے گا۔"

لڑکی کے چہرے پر یکلخت بیزاری کے تاثرات ابھر آئے! اس نے عمران کی بات کا کوئی سخت جواب دینا چاہا لیکن پھر سہم کر دو قدم پیچھے ہٹتی چلی گئی!

عمران نے بھی چونک کر اس طوطے کو دیکھا جو اڑتا ہوا آکر کاؤنٹر پر بیٹھا تھا! دوسرے ہی لمحے کسی خیال کے تحت اس کی نگاہ صدر دروازے کی جانب اٹھ گئیں جس کا

شیشے والا چوبی دروازہ اس وقت بند ہی نظر آ رہا تھا! پھر وہ طوطا کہاں سے آن ٹپکا؟ ... یہ بھی ممکن تھا کہ وہ پالتو رہا ہو! بہر حال عمران چند ثانیے تک اسے حقارت بھری نگاہوں سے گھورتا رہا پھر لڑکی سے مخاطب ہوا جو بدستور سہمی ہوئی نظروں سے پرندے کو گھورے جا رہی تھی!

"یہ کیا لغویت ہے" عمران دھاڑا "یہ ہوٹل ہے یا چڑیا گھر"

"مم! ... مجھے افسوس ہے جناب" لڑکی نے اپنی سانسوں پر کسی قدر قابو پاتے ہوئے جواب دیا "دراصل یہ منیجر کا پالتو پرندہ ہے"

"پالتو نہیں بلکہ فالتو کہو لڑکی! ... ہوٹل میں پرندہ! ... نان سنس" عمران ناگوار لہجے میں بڑبڑایا پھر وہ تیزی سے گھوما اور گردن اکڑاتے ہوئے اوپر جانے والے زینوں کی طرف بڑھتا چلا گیا!

ہال میں بیٹھے ہوئے افراد اسے کچھ عجیب و غریب انداز میں دیکھ رہے تھے!

اپنے کمرے میں پہنچ کر عمران نے ایک طویل جمائی لی پھر ایک آرام کرسی پر تھکے ہوئے انداز میں دراز ہو گیا! جوزف بدستور پوٹروں کو سامان رکھنے میں ہاتھ بٹا رہا تھا!

پندرہ منٹ کے اندر اندر ان چاروں کمروں کی ہیئت بدل کر رہ گئی جو عمران نے اپنے لئے بک کرائے تھے۔ دیواروں پر نظر آنے والے خوبصورت مناظر کے فریم اتار دیئے گئے تھے اور اب وہاں مختلف جانوروں کی کھوپڑیاں نظر آ رہی تھیں! تین کمرے عمران نے اپنی تحویل میں لے لئے! چوتھا جوزف کے سپرد کر دیا گیا لیکن وہاں بھی الٹے سیدھے جانوروں کی کھوپڑیاں موجود تھیں! ...

پوٹروں کے جانے کے بعد جوزف عمران سے مخاطب ہوا ...!

"باس! ... میرے لئے کسی دوسرے کمرے کا بندوبست کرا دو"

"کیوں؟"

"جنگلی جانوروں کی کھوپڑیاں مجھے آرام نہ لینے دیں گی۔" جوزف گنگنایا پھر انگلی سے سینے پر صلیب کا نشان بناتے ہوئے بولا۔ "میں نے سنا ہے کہ منحوس جانور کے اردگرد خوفناک بلائیں منڈلاتی رہتی ہیں۔"

"نہیں!۔ تجھے اسی کمرے میں رہنا پڑے گا۔!"

"رحم کرو باس۔"

"جوزف کے بچے۔" عمران نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ "سیدھی طرح مان جاؤ۔ ورنہ یہ بھی ممکن ہے کہ میں تیرے کمرے میں دو چار زندہ گدھے بھی بند کروا دوں۔"

"ہولی فادر..... رحم۔" جوزف منہ بھینچ کر کچھ بڑبڑانے لگا۔

پھر دروازے پر ہونے والی دستک نے دونوں کو چونکا دیا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا پھر کاؤنٹر گرل کے اندر داخل ہوتے ہوئے برا سا منہ بنا کر باہر نکل گیا۔

"میں تمہارے آرام میں مخل ہونے کی معافی چاہتی ہوں لیکن۔"

"لڑکی! تمیز سے بات کرو۔" عمران کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔ "تم اس وقت ایک آزاد ریاست کے شہزادے سے مخاطب ہو۔"

"ریاست ڈھمپ۔" لڑکی نے اسے کہنی توڑ نگاہوں سے گھورا۔ "کیا تم دنیا کے نقشے پر کسی ایسی ریاست کا وجود ثابت کر سکو گے۔"

"تمہاری معلومات ناقص ہیں!..... دنیا کے نقشے پر ریاستوں کے نام نہیں ہوا کرتے۔"

"نہ ہوتے ہوں گے لیکن اس کے باوجود میں نے آج تک کسی ڈھمپ اسٹیٹ کا نام نہیں سنا، اور پھر اب تو صدر حکومت کے احکامات سے تمام ریاستیں اور ان کے راجے، مہاراجے اور نوابوں کے پریوی پرس بھی ختم ہو چکے ہیں۔"

براہ کرم ورق نہ موڑیں

"کیا تم نے کبھی روسی آئلینڈ یا جزیرہ کھیرہ نما کا نام بھی سنا ہے! ۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ نام بھی تمہارے لئے نئے ہوں گے لیکن محض تمہاری ناقص معلومات کی بنا پر ان کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا! دوسری بات یہ کہ میں اس وقت فیلولہ کرنے کے موڈ میں ہوں اس لئے تخلیہ چاہتا ہوں۔"

"شتیل نگر میں کس مقصد سے آئے ہو؟" لڑکی نے بدستور اسے مشکوک نگاہوں سے گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"شٹ اپ" عمران جھلا گیا "میں بہودگی پسند نہیں کرتا! ۔ تمہاری جگہ اگر کسی مرد نے مجھ سے اس قسم کی باتیں کرنے کی کوشش کی ہوتی تو میں اسے سنگ سار کرا دیتا۔ افسوس کہ لڑکیوں پر ہاتھ اٹھانا میری اسٹیٹ کے قوانین کے خلاف ہے۔"

"چلو مانے لیتی ہوں کہ تم کسی ڈھمپ اسٹیٹ کے پرنس ہو۔ مگر اسکے باوجود میں تم کو یہی مشورہ دونگی کہ جتنی جلدی ممکن ہو شتیل نگر کی ریاست کے حدود سے باہر نکل جاؤ۔"

"کیا مطلب ۔؟" عمران کا چہرہ غصہ سے تمتما اٹھا۔

"ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں" لڑکی نے ٹھہرے ہوئے انداز میں جواب دیا "شتیل نگر میں صرف داراب کے نام کا سکہ چلتا ہے! وہ تمہارے وجود کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کرے گا۔"

"داراب" عمران نے چونک کر کچھ ایسے ہی انداز میں اس کو جنبش دی تھی جیسے کچھ یاد آ گیا ہو "میں یہ نام پہلے بھی کہیں سن چکا ہوں لیکن نہ جانے کیوں یہ نام سن کر مجھے جلاب ۔۔! لیکن ٹھہرو! ۔۔۔ میں ہر کس و ناکس سے بے تکلف ہونے کا عادی نہیں ہوں اس لئے۔"

"انجم کی نگاہوں میں آج تک کوئی دھول نہیں جھونک سکا مسٹر۔ یکلخت

لڑکی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ "ممکن ہے داراب کی نظریں دھوکہ کھا جائیں، لیکن کیا تم مجھ سے انکار کر سکو گے کہ اس وقت تم میک اپ میں ہو۔"

عمران نے ایک لمحے کیلئے انجم کو گہری نگاہوں سے دیکھا پھر بات بناتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک خیال ہے تمہارا۔ میں اس وقت میک اپ میں ہی ہوں!..... دراصل مجھے بچپن ہی سے سیاح کا شوق تھا لیکن ابا حضور اسکے سخت مخالف ہیں!۔ بڑی مشکلوں سے انہوں نے مجھے یہاں آنے کی اجازت دی تھی۔"

"میک اپ کا مشورہ بھی کیا تمہارے ابا حضور نے دیا تھا؟" انجم نے زہر خند سے پوچھا۔

"یہ میرا خاندانی راز ہے جسے میں کسی قیمت پر نہیں بتا سکتا۔" عمران نے جلدی سے کہا۔ "ویسے کیا تم مجھے داراب کے بارے میں خوفزدہ کرنے کی غرض سے آئی تھیں۔"

"ہاں!۔ داراب شیتل نگر میں کسی مشکوک فرد کا وجود برداشت کرنے کا قائل نہیں ہے۔"

"فکر مت کرو!..... میں براہ راست نواب افضل بیگ سے مل کر یہاں اپنی آمد کا مقصد بتا دوں گا!..... رہا داراب کا مسئلہ تو میں چھوٹے موٹے آدمیوں کو اہمیت دینے کا قائل نہیں ہوں۔"

"نواب اس سلسلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کریگا اس لئے کہ وہ بھی داراب سے خائف ہے۔"

"کیا مطلب؟" عمران نے اس بار چونکنے کی بڑی شاندار اداکاری کی۔ "کیا داراب افضل بیگ سے بھی اونچی پوزیشن کا مالک ہے۔"

"نہیں!۔ مگر اس کے باوجود داراب کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ یہاں

کا قانون سمجھا جاتا ہے۔"

"اوہ! ۔ کوئی لمبا فراڈ معلوم ہوتا ہے!..... کیوں؟"

"کیا تم کسی پڑوسی ریاست کے جاسوس ہو؟" انجم نے اس بار راز دارانہ لہجے میں پوچھا۔

"واہ ٹ؟" عمران نے دیدے نچاتے ہوئے کہا۔ "تم جاسوس کہہ کر میری توہین کر رہی ہو!" ڈھمپ اسٹیٹ کے کسی شہزادے کی شان میں گستاخی کرنے کی سزا جانتی ہو کیا ہے؟"

"میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے مسٹر۔" انجم نے تیزی سے کہا۔ "تم خواہ کوئی بھی ہو، میری صحت پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا! ۔ فی الحال میں صرف اتنا ہی کہوں گی کہ تم اگر واقعی کسی ریاست کے جاسوس اور داراب سے الجھنے کا ارادہ کر کے یہاں آئے ہو تو ہوشیار رہنا۔ اس کے آدمی ہر نئے آدمی کے سائے کا بھی تعاقب اس وقت تک کرتے ہیں جب تک اس کے بارے میں پورے طور سے مطمئن نہ ہو جائیں! مشتبہ ثابت ہو جانے کے بعد داراب انہیں بڑی اذیت ناک موت مارتا ہے۔"

"اور اس کے باوجود تم اتنی آزادی کے ساتھ اس کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہی ہو۔ کیا میں یہی سمجھ لوں کہ تم داراب ہی کی کوئی خوبصورت جاسوسہ ہو جو میری آمد کا مقصد دریافت کرنا چاہتی ہو۔"

"تم جو چاہو سوچو میں منع نہیں کروں گی لیکن میرے مشورے پر عمل نہ کرنے کی صورت میں تم کو خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ داراب شتیل نگر میں کیا تخلیئیں رکھتا ہے۔"

"تخلیہ لڑکی۔" عمران شاہانہ انداز میں ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "میں فضول باتوں میں پڑ کر اپنی انرجی برباد نہیں کرتا۔"

انجم نے آہستہ سے عمران کو بھرپور نظروں سے دیکھا پھر ہونٹ چباتی ہوئی کمرے

سے نکل گئی!

عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کو بولٹ کیا پھر کپڑے تبدیل کر کے بستر پر دراز ہو گیا! سفر کی تکان دور کرنے کیلئے وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا تھا لیکن انجم کی شخصیت سامنے آجانے کے بعد وہ سوچ میں پڑ گیا!

"اسے میک اپ کے فن میں اپنی ماہرانہ صلاحیتوں پر ناز تھا لیکن انجم اسے پہلی ہی نظر میں بھانپ گئی تھی! صرف یہی نہیں بلکہ اس نے عمران کے اس ارادے کو بھی پا لیا تھا جس کے تحت وہ داراب کو الجھنے کے لئے یہاں آیا تھا!

عمران سنجیدگی سے سوچتا رہا۔

ممکن تھا کہ انجم داراب ہی کی کوئی خفیہ ایجنٹ رہی ہو جو اسے محض ٹٹولنے کی خاطر اپنے ہتھکنڈوں کو استعمال کر رہی ہو! — دوسری صورت میں اس نے داراب کے بارے میں اپنے باغیانہ خیالات کا اظہار کیوں کیا تھا؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ وہ داراب کے ہاتھوں ظلم و ستم کا شکار ہو چکی ہو اور شکیل نگر میں آنے والوں کو داراب کی جانب سے پیش آنے والے خطرات کا احساس دلا کر انہیں اپنا ہم خیال بنانے کی سعی کرتی ہو! لیکن اس طرح وہ داراب کے کسی گرگے کے چنگل میں بھی پھنس سکتی تھی!

عمران کی اپنی معلومات بھی یہی تھیں کہ داراب کے سادہ پوش جاسوس شکیل نگر کے چپے چپے میں پھیلے ہوئے ہیں جو ایک ایک منٹ کی خبر داراب کو پہنچاتے رہتے ہیں! — کیا ابھی تک وہ انجم کے بارے میں لاعلم ہی رہے ہونگے؟ کیا انہیں اس بات کا پتہ نہیں چل سکا ہے کہ شکیل نگر کے سب سے اونچے ہوٹل کی ایک کاؤنٹر کلرک وہاں ٹھہرنے والے ہر نئے فرد کو داراب کے بارے میں معلومات فراہم کرتی رہتی ہے؟ — کیا داراب جان بوجھ کر اس خطرے سے چشم پوشی برت رہا ہوگا؟ کیوں؟ کیا محض اس لئے کہ انجم ایک شاندار جسم کی مالک تھی اور داراب اپنی جنس پرستی اور عیاشی کے لئے مشہور تھا! — لیکن کیا محض اپنی عیاشی کی

خاطر دارا اب جیسا شاطر آدمی ان خطرات کو مول لے سکتا ہے جو اس کیلئے جان لیوا بھی ثابت ہو سکتے ہیں؟

عمران کا ذہن قلابازیاں کھاتا رہا۔ انجم کی شخصیت ہر زاویئے سے اس کے لئے سوالیہ نشان ہی ثابت ہوئی!

"اونہہ! ہوگا!" عمران نے ذہنی جھنجھلاہٹ سے چھٹکارا پاتے ہوئے کروٹ بدلی "اسے بھی دیکھ لیا جائے گا! جلدی کیا ہے۔"

پانچ منٹ بعد ہی کمرے میں اس کے خراٹے سنائی دے رہے تھے!

ہندستانی لائبریری
گارڈن ریچ روڈ۔ مٹیابرج۔ کلکتہ

۳

حالات کے پیش نظر وہ جلد از جلد دارا سے ملاقات کرنے کا خواہشمند تھا دارالحکومت سے روانگی کے وقت اس کا پروگرام کچھ اور تھا لیکن انجم سے ٹکرا جانے کے بعد وہ لائن آف ایکشن میں ردوبدل کرنے پر مجبور ہو گیا۔!

جوزف اس وقت کاف شدہ صاف شفاف یونیفارم میں حقیقتاً کسی پرنس کا سکرٹری ہی نظر آ رہا تھا! عمران کے جسم پر وہی پوشاک تھی جو صبح موجود تھی!

رین بو کلب کے بڑے پھاٹک پر پہنچ کر ٹیکسی کو چھوڑ دیا گیا۔ پھر عمران نے ایک ہی نگاہ میں کلب کی بیرونی حالت کا جائزہ لے ڈالا۔ دو منزلہ عمارت باہر سے خاصی شاندار نظر آ رہی تھی!

"ہوشیار رہنا مائی ڈیر جوزف! ہم اب اندر چل رہے ہیں۔" عمران نے صدر دروازے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ "اگر تو نے کوئی حماقت کی تو سمجھ لے ایک۔

ہفتے کیلئے تیرا شراب کا کوٹہ بند کر دیا جائے گا!"

ایسا مت کرنا باس! ۔ تم چاہے مجھے گولی مار دو لیکن شراب ..." جوزف ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولا ۔ اس کے بغیر میری مشینری بالکل ٹھپ ہو جاتی ہے!"

عمران نے گردن ہلائی پھر سر پر بندھی ہوئی پگڑی کو ٹھیک کرتا ہوا کلب کے اندر داخل ہو گیا! کسی چوکیدار کی غیر موجودگی اسے تعجب خیز ہی لگی تھی ۔ لگنی بھی چاہیئے تھی اسلئے کہ داراب جیسی شخصیت کیلئے قدم قدم پر ہوشیار رہنا ضروری تھا!

اندرونی ہال میں پہنچکر عمران نے ان بیشمار نگاہوں کا کوئی نوٹس نہیں لیا جو اسکی طرف اٹھ گئی تھیں! وہ صرف اندرونی بناوٹ کا مطالعہ کر رہا تھا! انداز ایسا ہی تھا جیسے کوئی انجینئر کسی نو تعمیر شدہ عمارت کو فنی اعتبار سے چیک کر رہا ہو۔ وسیع اور عریض ہال بیضوی شکل میں بنا ہوا تھا جس کے بائیں جانب بار کاؤنٹر تھا اور اسکے ساتھ ساتھ گولائی میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مختلف دروازے موجود تھے جن کا تعلق غالباً کلب کے دوسرے شعبوں سے رہا ہوگا! ہال کے اوپر چوطرفہ بالکونی تھی جس کا راستہ داہنی جانب سے تھا لیکن زینوں کے برابر ہی ایک بورڈ بھی آویزاں تھا "اوپر جانے کی اجازت نہیں ہے"

عمران نے اس تختی کو غور سے دیکھا پھر پلکیں جھپکانے لگا!

ہال کی بیشتر میزیں اس وقت بھری نظر آ رہی تھیں! مختلف مشروبات کی ملی جلی خوشبو نے ماحول کو مدہوش کن بنا دیا تھا! عمران نے میزوں پر بیٹھے ہوئے مرد اور عورتوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا! ۔ کوئی ایک فرد بھی ایسا نظر نہیں آیا جسے وہ شریف کہہ سکتا ۔ پھر اس نے کچھ ایسے ہی انداز میں ہونٹ سکوڑ کر برا سا منہ بنایا جیسے ماحول پر اپنی نفرت کا اظہار کر رہا ہو ویسے یہ دیگر بات تھی کہ وہ کنکھیوں سے اس چینی کو دیکھ رہا تھا جو بار کاؤنٹر کے پشت والے دروازے سے برآمد ہو کر اسی کی طرف گھورے جا رہا تھا! ۔

قد و قامت کے اعتبار سے اسے دراز قد ہی کہا جا سکتا تھا!.... حلیہ وہی تھا جو عمران مسٹر کوما کی زبانی سن چکا تھا! دُبلا پتلا اور مریل ہونے کے باوجود اس کی آنکھوں کی چمک اس کے باطن اور ظاہر کو اُجاگر کر رہی تھی!

عمران چند لمحات تک کسی تماش بین کی طرح گردن گھما گھما کر ماحول کا جائزہ لیتا رہا پھر اچانک کسی خیال کے تحت وہ بار کاؤنٹر کی جانب بڑھنے لگا! چہرے پر رعب و دبدبہ نظر آ رہا تھا!

جوزف ہاتھ باندھے اس کے پیچھے پیچھے تھا!۔

"اے مسٹر" اس نے کاؤنٹر کے قریب پہونچ کر بارٹنڈر کو مخاطب کیا۔ لہجے میں رعونت تھی "کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ مسٹر داراب کہاں مل سکتے ہیں؟"

بارٹنڈر کے بجائے وہ چینی جو عمران کے اندازے کے مطابق لی شیانگ تھا قدم بڑھاتا ہوا قریب آ گیا!۔

"آپ مسٹر داراب سے ملنا چاہتے ہیں؟" اس نے اونگھتے ہوئے انداز میں پوچھا اور عمران جھلا کر پلٹ پڑا۔

"تم کون ہو؟"

"خادم کو لی شیانگ کہتے ہیں" چینی نے اس بار عمران کی نگاہوں سے جھانکتے ہوئے کہا "آپ مجھے مسٹر داراب کا پرائیویٹ سکریٹری سمجھ سکتے ہیں"

"ہُم" عمران رعب دار لہجے میں بولا "تم غالباً اونچا سنتے ہو! کیوں؟"

"آپ نے کیسے اندازہ لگایا؟"

"کیا تم نے نہیں سنا کہ میں داراب سے ملنے کا خواہشمند ہوں؟"

"آپ کی تعریف؟"

"پرنس آف ڈھمپ!۔ لیکن میں تمہیں ملاقات کا مقصد نہیں بتاؤں گا!" عمران نے بدستور ناگوار لہجے میں کہا پھر جوزف کو اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"مسٹر لی شیانگ کو میرا کارڈ دے دو۔"

جوزف نے بڑی سعادتمندی کے ساتھ جیب سے عمران کا وہ وزیٹنگ کارڈ نکال کر چینی کی طرف بڑھا دیا جس پر پرنس آف ڈھمپ کے ساتھ مختلف القاب بھی تحریر تھے۔

لی شیانگ چند ثانیے تک کارڈ کو پڑھتا رہا پھر عمران سے مخاطب ہو کر بولا۔

"میں وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ مسٹر داراب آپ سے اس وقت مل سکیں گے۔! بہرحال میں آپ کا کارڈ ان تک پہنچائے دیتا ہوں! کیا آپ جواب کیلئے کچھ دیر انتظار کر سکیں گے؟"

"ٹھیک ہے!" لیکن میں پانچ منٹ سے زیادہ وقت برباد نہیں کرونگا۔" عمران نے روکھے لہجے میں کہا پھر جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر سونگھنے لگا!

لی شیانگ اسے گینہ توز نگاہوں سے گھورتا ہوا اوپر جانیوالے زینوں کی طرف چلدیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک خالی میز پر قبضہ جما لیا۔! جوزف اسکی پشت پر ہاتھ باندھے اٹینشن پوزیشن میں مسلط ہو گیا۔! ہال میں بیٹھے ہوئے افراد ان دونوں ہی کو معنی خیز نگاہوں سے گھور رہے تھے!۔

عمران لاپرواہی سے بیٹھا ٹانگیں ہلاتا رہا لیکن پھر یکلخت اسکی آنکھیں چمک اٹھیں توجہ کا مرکز وہ غیر ملکی لڑکی ہی ثابت ہوئی تھی جو ابھی ابھی صدر دروازے سے اندر داخل ہوئی تھی! خدوخال بھرے بھرے اور خاصے جاندار تھے! آنکھوں میں نظر آنیوالی غیر معمولی چمک اسکی ذہانت کی غمازی کر رہی تھی۔ ہونٹوں کے مخروطی ابھار کو دیکھ کر عمران اتنی نتیجے پر پہنچا تھا کہ جنسی معاملات میں وہ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بیباک ہوگی! گلابی رنگ کے شوخ اسکرٹ نے اسکی گدرائی ہوئی ساقوں کو بڑا جاذب نظر بنا دیا تھا۔!

عمران اسے گھورتا رہا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ ذہن کے کسی گوشے کو کرید رہا ہو پھر اسے یاد آ گیا اس نے اس لڑکی کو پہلی بار کہاں دیکھا تھا!۔ اسکی صورت

سو فیصدی اس تصویر سے مطابقت رکھتی تھی جو عمران کی لاش دریافت کرنے کے بعد اسکی جیب سے ملی تھی!..... کسی ارادے کے تحت عمران اپنے نچلے ہونٹ کو چبانے لگا!۔

لڑکی نے اندر داخل ہو کر وہاں بیٹھے ہوئے افراد کا جائزہ لیا پھر سنہری بالوں کو پشت کی جانب جھٹکتی ہوئی بار کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔! عمران کی نگاہیں بدستور اس کا تعاقب کر رہی تھیں۔!

کاؤنٹر پر پہونچکر اس نے بارٹنڈر سے کچھ کہا پھر چند دروازوں میں سے ایک کی طرف چلی گئی!

عمران بدستور ہونٹ چباتا رہا۔۔۔ رین بو کلب میں مارتھا براؤن کی موجودگی نے مائیکل کی موت کے مسئلے کو کسی حد تک صاف کر دیا تھا!..... ظاہر تھا کہ تصویروں کے معاملے میں وہ اپنے دوسروں کے علاوہ اسے بھی مائیکل کی تلاش پر مقرر کیا ہوگا!۔ مارتھا کسی طرح مائیکل سے ملی ہوگی اور پھر مائیکل اسکے حسین جال میں پھنس کر شکار ہو گیا ہوگا۔ عمران کا ذہن حالات کے تانے بانے میں الجھتا چلا گیا۔ دوبارہ وہ اسی وقت چونکا تھا جب لی شیانگ نے اسکے قریب آکر اسے مخاطب کیا۔

"مجھے افسوس ہے پرنس!۔۔ باس آپ سے ایک گھنٹے سے پہلے نہیں مل سکتے۔۔۔!"

"کیا مطلب؟" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "کیا تم نے میرا کارڈ اپنے باس کو نہیں دیا تھا؟"

"باس نے آپ سے معذرت چاہی ہے جناب!۔۔ دراصل وہ اس وقت ایک کام میں مصروف ہیں۔"

"ہم!۔ گویا مجھے تمہارے باس سے ملاقات کرنے کیلئے اس بھٹیار خانے میں ایک گھنٹے اور رکنا ہوگا۔" عمران کا لہجہ تلخ تھا۔

"آپکی مرضی پر منحصر ہے!۔ ویسے کیا ڈھمپ اسٹیٹ میں کلبوں کو بھٹیار خانے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔"

"شٹ اپ! ۔۔۔ میں چھوٹے آدمیوں کو منہ لگانے کا عادی نہیں ہوں۔" عمران غصے سے لال پیلا ہو کر بولا۔ "کیا اس سے پیشتر تمہیں کسی پرنس سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا؟"

جواب میں لی شیانگ کی نگاہوں میں بڑی خطرناک چمک پیدا ہوئی۔ جبڑوں میں پیدا ہونے والا کھنچاؤ اس بات کی علامت تھی کہ اسے عمران کا لہجہ گراں گزرا ہے! اس نے عمران کو کچھ ایسی ہی نگاہوں سے گھورا جیسے اس کی اصلیت بھانپنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"دارا سے کہہ دینا کہ میں پھر کسی وقت اس سے ملونگا۔" عمران بدستور روکھے لہجے میں بولا۔ "ویسے اگر تمہارا باس کسی وقت مجھ سے ملنا چاہے تو اسے امپیریل ہوٹل کا حوالہ دیدینا۔"

"بہتر ہے۔" لی شیانگ نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"ایک بات اور!۔ آئندہ مجھ سے مخاطب ہوتے وقت تمہیں میری حیثیت کا خیال رکھنا ہوگا۔"

اس بار لی شیانگ محض ہونٹ چبا کر رہ گیا! عمران نے ہال پر دوبارہ ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالی پھر تیزی سے چلتا ہوا کلب سے باہر آگیا!

ٹیکسی کے لئے اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا۔!

"باس!۔ وہ چینی مجھے اچھا آدمی نہیں لگا تھا۔" جوزف نے پلٹ کر عمران سے کہا جو پچھلی سیٹ پر نیم دراز تھا۔

"کیا مطلب! میں نے تیرا خیال کب دریافت کیا تھا۔"

"اسکے باوجود میں تمہیں یہی مشورہ دونگا۔ باس کہ تم اس دو غلے حرامی سے ہوشیار ہی رہنا!۔۔۔ میں نے اسکی آنکھوں میں منحوس بدروحوں کو رقص کرتے دیکھا تھا۔"

"جوزف!" عمران نے ڈپٹ کر کہا۔ "کیا تو بھول گیا میں کون ہوں۔"

"تم پرنس آف ڈھمپ ہو باس! لیکن وہ چینی ....."

"شٹ اپ"۔ اس بار عمران کا لہجہ خوفناک تھا۔ "اب اگر تو نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو میں تجھے شوٹ کر دوں گا! کیا سمجھا۔"

براہ کرم ورق نہ موڑیں

"سمجھ گیا باس" جوزف نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے جواب دیا پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا!

ٹیکسی خاصی تیز رفتار سے امپیریل ہوٹل کی طرف دوڑ رہی تھی۔!

NATIONAL CENTRE FOR RURAL DEVELOPMENT

"میں ایک بات ابھی تک نہیں سمجھ سکا!۔۔ آخر چیف ہر بار عمران ہی کو ہمارے سروں پر کیوں مسلط کر دیتا ہے"

"خاموش رہو۔! ہم کو پبلک پلیس پر اس قسم کی گفتگو سے احتراز برتنا چاہیئے"

۔صفدر نے دبی زبان میں تنویر سے کہا پھر قریب جوار کا جائزہ لینے لگا۔!

وہ دونوں اس وقت رائل ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں بیٹھے ڈنر لے رہے تھے!

شیتل نگر میں آئے انہیں آج تیسرا دن تھا لیکن ابھی تک انہیں ایکسٹو یا عمران کی طرف سے کوئی احکام نہیں ملے تھے!۔۔۔ صفدر نے ایکبار جولیا سے رابطہ قائم کر کے اس کی وجہ بھی پوچھی تھی۔ لیکن جولیا نے اسے بڑی سختی سے منع کیا تھا! کہ وہ دوبارہ اسے کال نہ کرے اس لئے کہ ایکسٹو نے اسے یہی احکامات دیئے تھے کہ جبتک کوئی دوسرا حکم نہ ملے وہ ایک دوسرے سے قطعی دور دور رہیں!

"میں اس ملازمت سے تنگ آگیا ہوں" تنویر نے بیزاری کا اظہار کیا "واہ۔! یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ ہر وقت انسان گدھے کی طرح جتا رہے! اس سے زیادہ تنخواہ تو کسی بنک کی ملازمت میں بھی مل سکتی ہے۔"

"لیکن شاید تم کسی بنک میں اس ٹھاٹ سے زندگی نہ گذار سکو گے جو موجودہ ملازمت

ہے۔" صفدر بولا "کیا اکثر ایسا نہیں ہوتا کہ ہم مہینوں مفت میں گھر بیٹھے تنخواہ وصول کرتے رہے ہیں۔"

"ٹھیک ہے! لیکن اب میں اس چڑی کے غلام کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا۔" تنویر نے عمران کی جانب اشارہ کیا۔ "انتہائی غیر مہذب اور بیہودہ قسم کا آدمی ہے۔"

"اپنا اپنا خیال ہے مائی ڈیر۔" صفدر بولا "میرے نزدیک وہی چڑی کا غلام انتہائی ذہین اور ہوشیار شخصیت کا مالک ہے۔"

"ہوگا۔! لیکن تم دیکھ لینا کہ میں کسی روز اسے سر بازار گولی مار دوں گا خواہ مجھے پھانسی کے پھندے پر ہی کیوں نہ چڑھنا پڑے۔" تنویر نے حقارت بھرے انداز میں کہا پھر عینک سے ہاتھ پونچھنے لگا۔

صفدر نے اس بار کوئی جواب نہیں دیا۔

ڈنر ختم کرنے کے بعد انہوں نے کافی کا آرڈر پلیس کیا پھر شیتل نگر کی تفریح کے موضوع پر گفتگو کرنے لگے۔ ان دنوں انہوں نے ریاست کا نصف سے زیادہ حصہ دیکھ ڈالا تھا۔ صفدر کو خاص طور پر وہ برفیلی پہاڑیاں بیحد پسند آئی تھیں جو شیتل نگر کی مغربی سرحدوں پر واقع تھیں۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کل پھر برفیلی پہاڑیوں کی طرف چلنا چاہیئے! بڑا پُر فضا مقام ہے۔" صفدر نے تجویز پیش کی "میں وہاں کے قدرتی مناظر کو کیمرے کے ذریعے محفوظ کر لینے کا خواہشمند ہوں۔"

"ضروری نہیں ہے کہ ہم کل بھی آزاد رہیں۔! ہو سکتا ہے کہ اوپر سے صادر ہونے والا کوئی حکم ہماری آزادی کو سلب کر لے۔" تنویر نے تلخ لہجے میں کہا پھر کافی کا پیکر اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

صفدر نے دوبارہ خاموشی اختیار کر لی! وہ بخوبی جانتا تھا کہ تنویر عمران کے سیلکشن کی وجہ سے متنفر ہے! عمران اور تنویر کے درمیان اکثر بڑی شدید جھڑپیں ہو چکی تھیں اور

اسکی وجہ محض اتنی تھی کہ تنویر آن ڈیوٹی ہو کر بھی عشق کرنے کا قائل تھا اور عمران ہمیشہ ایسے مواقع پر کباب میں ہڈی بنکر اس کے آڑے آجاتا تھا۔ پھر شاید عمران کی رپورٹ ہی پر انچیٹو کا عذاب اس پر نازل ہوتا تھا۔!

تنویر نے یکے بعد دیگرے کافی کے دو لمبے لمبے گھونٹ حلق کے نیچے اتارے پھر پلٹ کر اس لڑکی کو گھورنے لگا جو دائیں جانب والی تیسری میز پر اپنے کسی دوست کے ساتھ موجود تھی۔!

صفدر ایک طویل سانس لیکر رہ گیا پھر دس منٹ بعد جو کچھ ہوا وہ اس کیلئے حیرت انگیز ہی ثابت ہوا۔! لڑکی اپنے ساتھی کے اٹھ جانے کے بعد سیدھی تنویر کی طرف آئی تھی۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ برسوں سے تنویر سے واقف رہی ہو۔!

صفدر کو اپنی جگہ سنبھل جانا پڑا۔!

"میرا خیال ہے کہ آپ کو میرے ساتھی کے چلے جانے پر خوشی ہوئی ہوگی۔" لڑکی نے تنویر سے مخاطب ہو کر بے تکلفی سے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر بڑی جاندار مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

"جی۔" تنویر گڑبڑا گیا۔ "میں سمجھا نہیں....."

"بیجا تکلفات میں مت پڑیئے مسٹر! میں بڑے وثوق کیساتھ کہہ سکتی ہوں کہ آپ ڈنر کے دوران بھی کھانے سے زیادہ مجھ میں دلچسپی لے رہے تھے۔! کیوں! کیا یہ غلط ہے۔" لڑکی نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر ایک خالی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔!

"آپ کو غلط فہمی بھی ہو سکتی ہے۔" تنویر نے اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پاتے ہوئے جواب دیا۔ "ویسے خوبصورت چیزوں کو دیکھنا میرے نزدیک کوئی جرم بھی نہیں ہے۔"

"قطعاً نہیں۔" لڑکی نے بیباکی کا مظاہرہ کیا۔ "آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی طریقہ تو اختیار کرنا ہی پڑتا ہے!۔ ظاہر ہے کہ آپ اشارہ کر کے تو مجھے دعوت دینے کی جرات نہیں کر سکتے تھے۔"

جواب میں تنویر مسکرا دیا پھر لڑکی کے انکار کے باوجود اس نے بیرے کو بلا کر کافی کا آرڈر دے ڈالا ۔!

صفدر بڑے محتاط انداز میں لڑکی کا جائزہ لے رہا تھا! صورت شکل کے اعتبار سے وہ ویسی ہی کہی جا سکتی تھی۔ ناک نقشہ مناسب تھا! رنگت کچھ زیادہ خوبصورت نہ ہونے کے باوجود جاذب نظر تھی! گفتگو کرنے کا انداز عامیانہ تھا! اسکے جسم پر ہلکے پیازی رنگ کا شلوار سوٹ جسمانی رنگت کے اعتبار سے جچ رہا تھا! صفدر نے اس کی عمر کا اندازہ چوبیس اور پچیس کے درمیان لگایا تھا!

بظاہر وہ اسے مشتبہ بھی نہیں سمجھ سکا لیکن اسکے باوجود تنویر سے اس کا اتنی جلدی بے تکلف ہو جانا اسے بری طرح کھٹکا تھا خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ وہ داراب جیسے شاطر آدمی سے ٹکرانے کیلئے شیتل نگر آئے تھے! جولیا نے روانگی سے پہلے اسے داراب کے بارے میں بتایا بھی تھا کہ وہ شیتل نگر کی حدود میں کسی نو وارد کے وجود کو اس وقت تک مطمئن نہیں ہوتا جبتک کہ اسکے بارے میں مکمل چھان بین نہ کرے!

ایسی ہی شکل میں وہ لڑکی داراب کی خفیہ ایجنٹ بھی سمجھی جا سکتی تھی!

"میرا اندازہ اگر غلط نہیں ہے تو شاید آپ لوگ یہاں نئے نئے آئے ہیں"

"جی ہاں! لیکن آپ کو یہ بات کس طرح معلوم ہوئی"

"میں نے ہوٹل کے رجسٹر میں آپ لوگوں کے بارے میں کئے ہوئے اندراج کو دیکھا تھا" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا "دراصل میں بھی یہاں آج ہی آئی ہوں..... اتفاق سے میرا کمرہ بھی آپ لوگوں کے کمروں سے ملا ہوا ہے..... روم نمبر تقریباً ایٹ"

"آپنے ابھی تک اپنا نام نہیں بتایا" تنویر نے اس کیلئے کافی بناتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے برجیس کہتے ہیں!..... آپکی طرح مجھے بھی سیاحی سے جنون کی حد تک لگاؤ ہے شیتل نگر کی رنگینیاں ہی مجھے یہاں تک کھینچ لائی ہیں!۔ اب میں یہ بھی بتا دوں کہ آپ لوگوں سے بے تکلفی پیدا کرنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ہم تینوں ہی یہاں ایک ہی ارادے سے

آئے ہیں! میں نے سوچا کہ ایک سے تین ہو جانے پر سیر سپاٹے کا لطف دوبالا ہو جائے گا۔"

"کیا آپ یہاں تنہا آئی ہیں؟" اس بار صفدر نے بھی گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں! ۔۔۔ اوہ! میں سمجھ گئی کہ آپکے سوال کا مقصد کیا تھا! ۔۔۔ وہ آدمی جو ابھی میرے ساتھ تھا دراصل میرے والد کے دوستوں میں سے ہے! ۔ شیتل نگر میں وہ فورسٹ آفیسر کے عہدے پر فائز ہے! ڈیڈی نے غالباً اسے میری یہاں آمد کی خبر دے دی اسی لئے وہ ملاقات کرنے آیا تھا۔"

"کیا میں آپکے ڈیڈی کے بارے میں بھی کچھ دریافت کر سکتا ہوں؟"

"بڑے شوق سے۔" لڑکی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "میرے ڈیڈی دیسی ترقیاتی منصوبے کے چیئرمین ہیں! ۔ کوئی دو ماہ پیشتر وہ شکاگو یونیورسٹی سے اس ضمن میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے واپس لوٹے ہیں اور آج کل انکا تقرر ارجن پور کے علاقے میں ہے ۔۔۔"

"شیتل نگر میں آپکا قیام کب تک رہے گا؟" تنویر بول پڑا۔

"جب تک آپ حضرات چاہیں! ۔ ویسے میں آٹھ دس روز تو ضرور ہی قیام کرونگی۔"

صفدر کار کی دوران بھی برجیس کو دیکھتا رہا۔ ابھی تک اسکے بارے میں وہ کوئی آخری فیصلہ نہیں کر سکا تھا! بہرحال اس نے لڑکی سے محتاط رہنے کا فیصلہ کر لیا پھر وہ دوبارہ گفتگو میں حصہ لینا چاہتا تھا! لیکن ٹھیک اسی وقت ایک مدھم سی کلک کی آواز سنائی دی اور صفدر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تنویر اور برجیس کو معذرت طلب کرنیکے بعد وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا پھر دروازہ اندر سے بولٹ کر کے اس نے جیب سے لائٹر ٹرانسمیٹر نکال لیا جس کا سگنل اسے ڈانگ۔ ہال ہی میں موصول ہو چکا تھا۔

"یس پلیز! ۔۔۔ اٹ از صفدر اٹنڈنگ۔"

"ایکسٹو دس انڈ۔" لائٹر نما ٹرانسمیٹر سے بھرائی ہوئی آواز ابھری۔

کیا تم اور تنویر یہاں کے مشہور مقام دیکھ چکے ہو۔"

"جی ہاں جناب!"

"گڈ۔!.... تنویر کا کیا حال ہے۔"

"ٹھیک ہی ہے۔" صفدر نے پر خیال لہجے میں جواب دیا۔

"کیا بات ہے صفدر!۔ تم غالباً کچھ چھپانے کی کوشش کر رہے ہو۔" اس بار ایکسٹو انتہائی خشک لہجے میں بولا۔ "کیا میں یہی سمجھ لوں کہ تنویر سے کوئی حماقت سرزد ہو گئی ہے۔"

"ہو سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہی ہو لیکن بہر حال مجھے تنویر کی وہ حرکت گراں گذری ہے۔" صفدر نے جواباً پھر جیس کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ لڑکی مشتبہ ہے۔"

"وثوق کے ساتھ فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتا جناب۔"

"ہم!.... تنویر کو معلوم ہے کہ تم لوگوں کو یہاں کیوں روانہ کیا گیا تھا؟"

"یس چیف!۔ جولیا نے میری طرح اسے بھی حالات سے آگاہ کر دیا تھا۔"

"ٹھیک!۔ اب تم تنویر کو اسکے حال پر چھوڑ دو۔" ایکسٹو کا لہجہ اس بار کچھ اتنا ہی سرد تھا کہ صفدر سر سے پاؤں تک لرز اٹھا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے ایک بار اور متنبہ کر دوں گا!۔"

"نہیں۔ تنویر بچہ نہیں ہے جسے انگلی پکڑ کر چلایا جائے!۔۔۔ اسے اب ہر حالت میں اپنی حماقتوں کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔"

صفدر تھوک نگل کر رہ گیا!

"لرین لو کلب دیکھ چکے ہو۔"

"جی ہاں۔" صفدر جلدی سے بولا۔ "مگر ہم نے عمارت کے اندر جانے کی غلطی نہیں کی تھی۔"

"کیوں ۔؟"

"اگر جولیا کی فراہم کردہ اطلاعات غلط نہیں ہیں تو رین بو کاب ہی داؤد کا ہیڈ کوارٹر ہے!۔ ایسی صورت میں آپ یا عمران صاحب کی طرف سے کوئی واضح احکامات ملے بغیر میں نے وہاں داخل ہونا مناسب نہیں سمجھا تھا ۔"

"بہرحال اب تم رین بو کاب جا سکتے ہو لیکن تمہارا ایک ایک قدم بہت احتیاط سے اٹھنا چاہیئے ۔ ! تم وہاں تنہا جاؤ گے ۔"

"بہتر ہے جناب !"

"کاب میں بتیس مارتھا براؤن نامی ایک لڑکی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہوں گی مگر تم یہ سب کچھ اس سے دور رہ کر ہی کرو گے ۔"

"میں سمجھ رہا ہوں ۔"

"ایک بات اور ۔! تنویر کی حماقت ممکن ہے کہ تمہاری پوزیشن کو بھی خراب کر دے اس لئے جس وقت بھی تم اس قسم کا کوئی خطرہ محسوس کرو امپیریل ہوٹل شفٹ ہو جانا ! ۔ عمران وہاں پرنس آف ڈھمپ کی حیثیت سے مقیم ہے ۔ اور رائیڈ آل ۔"

سفدر نے لائٹر جیب میں ڈالا پھر کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا ۔ !

ہندستانی لائبریری
کارڈن ریچ روڈ۔ میٹابرج۔ کلکتہ

۴

دوسری صبح عمران نو بجے سے پہلے سو کر نہیں اٹھا تھا ! ناشتہ اس نے جوزف کے ذریعہ اپنے کمرے میں ہی طلب کیا تھا پھر اس نے فون پر آپریٹر سے ڈائریکٹ لائن مانگ کر نواب افضل بیگ کو رنگ کیا ۔ مقصد یہی تھا کہ وہ اس سے ملاقات کا کوئی وقت لے سکتا ۔

لیکن دوسری طرف سے ملنے والا جواب مایوس کن ثابت ہوا۔ کال ریسیو کرنیوالے نے بتایا تھا کہ نواب ایک ہفتے تک کسی سے بھی نہیں مل سکے گا! مجبوری کی وجہ علالت بتائی گئی!۔

عمران نے ریسیور رکھ کر ایک طویل جمائی لی پھر اٹھ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ کپڑے تبدیل کر کے نیچے آیا۔ مقصد صرف شیتل نگر میں گھوم پھر کر حالات کا جائزہ لینے سے تھا! جوزف اس کے ساتھ ہی تھا!

ہال سے گذرتے وقت اس کی نظر انجم سے ٹکرا گئی پھر کسی خیال کے تحت وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا ہال میں چونکہ زیادہ رش نہیں تھا اسلئے انجم کاؤنٹر پر تنہا ہی نظر آ رہی تھی!

"میں اسوقت شیتل نگر کی سیر کا ارادہ رکھتا ہوں" اس نے قریب پہونچ کر انجم سے کہا "کیا تم مجھے یہاں کے تفریحی مقامات کے بارے میں کچھ بتا سکو گی"۔

"میں کوئی گائڈ نہیں ہوں" انجم نے اسے کینہ توز نگاہوں سے گھورتے ہوئے خشک لہجے میں جواب دیا "میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں لی شیانگ تمہارے لئے بہت کارآمد ثابت ہوگا"۔

"لی شیانگ" عمران نے بڑی معصومیت سے دیدے نچاتے ہوئے پوچھا "کیا یہ یہاں کسی کے پیشہ ور گائڈ کا نام ہے"۔

"نہیں!۔ یہ اسی چینی کا نام ہے جس سے تم ریٹن لوکاسب میں ملے تھے!۔ کیوں؟ کیا تم میری معلومات کو چیلنج کر سکو گے"۔

عمران الّوؤں کی طرح دیدے نچانے لگا! انجم کی معلومات اس کیلئے تعجب خیز ہی تھیں!

"تم وہاں دارا سے ملنے گئے تھے!۔ کیوں؟"

"ہاں! لیکن تم کون ہوتی ہو میرے معاملات میں دلچسپی لینے والی" عمران لڑاکا عورتوں جیسے انداز میں بولا۔

"اس کا اندازہ تمہیں اسی وقت ہوگا جب تم گردن گردن تک حالات کی دلدل میں پھنس چکو گے۔"

"کیا مطلب۔؟"

"میں ایک بار پھر یہی مشورہ دوں گی کہ داراب سے دور ہی رہو..... اسی میں تمہاری بہتری ہے۔"

"میں تمہارے مشورے پر عمل کر سکتا ہوں لیکن ایک شرط پر۔"

"وہ کیا۔"

"تم مجھے داراب سے اپنی نفرت کی وجہ بتا دو۔"

"نہیں چلے گی پرنس۔" انجم معنی خیز انداز میں مسکرائی۔ "میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں جو تمہارے جھانسے میں آجاؤں! ویسے اب میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ تم یہاں سو فیصدی داراب ہی کے چکر میں آئے ہو۔"

"چلو یہی سمجھ لو۔" عمران غصہ میں ہاتھ نچاتا ہوا بولا۔ "کیا داراب مجھے کچا چبا جائے گا۔"

"وہ اگر چاہے تو تمہیں بیچ بازار میں بھی للکار کر ختم کر سکتا ہے۔"

"غلط رائے قائم کر رہی ہو میرے بارے میں۔" یکلخت عمران سرد لہجے میں بولا۔ "اب میں اتنا گیا گذرا بھی نہیں ہوں کہ غنڈوں اور بدمعاشوں کے ہاتھوں اپنی بے عزتی برداشت کر لوں گا!"

"وقت آنے دو! میں بھی دیکھ لوں گی کہ تم کتنے پانی میں ہو۔"

"تاؤ مت دلاؤ، ورنہ یہ بھی ممکن ہے کہ میں اپنی اسٹیٹ کی پوری فوج یہاں طلب کر کے شیل نگر کی پوری ریاست کو کھنڈرات میں تبدیل کرا دوں۔! کیا تم ریاست کی تباہی دیکھنا پسند کرو گی۔"

"کیا تم اس وقت بھی داراب سے ملنے جا رہے ہو۔"

"میرا خیال ہے کہ اسکی اطلاع بھی تمہارے گروہ کے افراد تم تک پہونچا دیں گے۔"
عمران کا لہجہ معنی خیز تھا۔ پھر اس سے پیشتر کہ انجم کوئی جواب دیتی وہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل کی عمارت سے باہر آ گیا۔!

شام کو چار بجے تک وہ اور جوزف ٹیکسی پر بیٹھے ریاست کے تفریحی مقامات کی سیر کرتے رہے! عمران کو اس بات پر تعجب تھا کہ ابھی تک اس کا تعاقب نہیں شروع کیا گیا! یہ بھی ممکن تھا کہ دارا کے سادہ پوش دور دور رہ کر نگرانی کے فرائض انجام دے رہے ہوں گے۔ بہرحال ابتک اسے کسی باقاعدہ نگرانی کا شبہ نہیں ہوا تھا۔!

اچانک کسی فوری خیال کے تحت عمران نے اپنی ٹیکسی ایک قدرے سنسان علاقے کے فون بوتھ کے سامنے رکوائی پھر نیچے اتر کر بوتھ میں داخل ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ ریسیور ہک سے اٹھا کر رین بو کلب کے نمبر ڈائل کر رہا تھا!

رابطہ قائم ہوتے میں بمشکل دس سکنڈ لگے ہوں گے! دوسری جانب سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"مجھے مارتھا براؤن سے گفتگو کرنی ہے۔" عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"آپ کا نام۔"

"وقت مت ضائع کرو۔" عمران دبنگ آواز میں بولا۔ "میں اسٹیٹ ہاؤس سے بول رہا ہوں تمہارے لئے صرف اتنا ہی جان لینا کافی ہے۔"

"ایک منٹ ہولڈ آن کیجئے۔"

عمران نے الٹا ہاتھ جیب میں ڈال کر چیونگم کا ایک پیس نکال کر منہ میں ڈال لیا!

"یس پلیز!۔ مارتھا براؤن اسپیکنگ۔"

"گڈ ایوننگ مائی سویٹ ہنی۔" عمران نے اس بار کسی بگڑے دل عاشق جیسے انداز میں کہا۔ "کیا تم مجھے تھوڑا وقت دے سکتی ہو۔"

"کون ہو تم۔" ریسیور پر مارتھا کی غراہٹ کسی جنگلی بلی ہی سے مشابہ لگی تھی!

"فی الحال تم مجھے اپنا عاشق ہی تصور کرو۔ اشتیل نگر میں میری آمد کا مقصد پہلے کچھ اور ہی تھا لیکن تمہیں دیکھ لینے کے بعد میرا ارادہ تبدیل ہو گیا۔"

"بکو مت!۔ فون کرنے کا مقصد کیا تھا؟" مارتھا کرخت لہجے میں بولی "تم نے غالباً اسٹیٹ ہاؤس کا حوالہ بھی دیا تھا۔"

"اس کے بغیر بھی کیا تمہیں فون پر بلایا جا سکتا ہے۔"

"فون کا مقصد کیا ہے۔"

مقصد صرف یہی ہے کہ تم میری محبت کا جواب محبت سے دو، ورنہ دوسری شکل میں مجھے تمہاری موت پر یقیناً افسوس ہی ہو گا۔"

"کیا مطلب؟"

"تفصیل سے پھر کسی وقت بتاؤں گا فی الحال صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ مائیکل میرے بہترین دوستوں میں سے تھا!..... اسکی کچلی ہوئی لاش کا تصور اس وقت بھی میرے ذہن میں جاگ رہا ہے۔"

"مائیکل۔ !میں یہ نام پہلی بار سن رہی ہوں۔" اس بار دوسری جانب سے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب ملا لیکن عمران کو اس بات کا اندازہ لگانے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی کہ مارتھا دروغ گوئی سے کام لے رہی ہے۔

"نہیں چلے گی خوبصورت ناگن! میری جیب میں اس وقت بھی تمہاری وہ تصویر موجود ہے جو مائیکل کی لاش سے ملی تھی!۔ کیا وہ محکومت اور سیالاج کا ریفرنس تمہیں مائیکل کی یاد دلانے کے لئے کافی نہ ہو گا۔"

"میں اب بھی نہیں سمجھ سکی کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔"

"ہم!۔ گویا اب مجھے ان تصاویر کا ریفرنس بھی دینا ہو گا جو اگر پولیس کی دسترس میں آ جائیں تو دارا اب کتوں جیسی موت مرنے پر مجبور ہو جاتا۔"

اس بار دوسری طرف سے فوراً ہی کوئی جواب نہیں ملا۔

"کیوں مائی ڈیر! - چپ کیوں ہو گئیں۔"

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

"صرف محبت! - کیا تم تیار ہو۔"

"کہاں مل سکو گے۔"

"اگر تم چاہو تو میں تمہاری خاطر جہنم میں بھی آ سکتا ہوں۔" عمران نے ریسیور کو آنکھ مارتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم آج رات نو اور دس کے درمیان رین بو کلب آ سکتے ہو۔"

"ضرور! - جس روز بھی میرا دل زندگی سے بھر گیا رین بو کلب ہی کی راہ اختیار کروں گا۔" عمران سپاٹ آواز میں بولا پھر اس کا لہجہ سرد ہوتا چلا گیا۔

"مارتھا ڈارلنگ! - کیا تم مجھے اتنا ہی احمق سمجھتی ہو کہ میں بھی مائیکل کی طرح تمہاری لچھے دار باتوں میں آ جاؤں گا! ... اس خیال کو ذہن سے نکال پھینکو! ... میں شکیل نگر میں دارا اب کی موت ہی بن کر آیا ہوں۔"

دارا اب کے بارے میں تمہاری معلومات بہت ناقص معلوم ہوتی ہیں۔"

"اس کے باوجود تم دیکھو گی کہ میں دارا اب کو خارش زدہ کتوں کی طرح سڑک پر گھسیٹ کر قتل کر دوں گا۔"

"اوہ! - کیا یہی اطلاع دینے کیلئے تم نے مجھے رنگ کیا تھا۔"

"غور سے سنو مارتھا! - تم آج رات ٹھیک گیارہ بجے مجھے ایڈورڈ پارک کے مشرقی حصے میں ملو گی! اگر کوئی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو اس کا انجام خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔"

"اگر میں تم سے ملنے سے انکار کر دوں تو۔"

"میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ تمہاری جوان موت پر مجھے افسوس ہو گا لیکن اب تم اتنی زیادہ حسین بھی نہیں ہو کہ میں تم کو مائیکل کی دوستی پر ترجیح دے بیٹھوں۔"

"ٹھیک ہے۔" میں گیارہ بجے ایڈورڈ پارک پہونچ ... جاؤں گی۔"

براہ کرم ورق نہ موڑیں

"گڈ!۔ مجھے تم سے یہی دانشمندانہ جواب کی توقع تھی۔"

"کیا تم مجھے اپنا نام نہیں بتاؤ گے؟"

"ناکسار کو علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ آکسن کہتے ہیں۔ دراصل دریافت کرنا مجھے یقین ہے کہ وہ میرے نام سے ضرور واقف ہوگا!۔ اچھا۔ ٹاٹا!"

عمران نے ریسیور ہک پر لٹکایا پھر منہ چلاتا ہوا بوتھ سے باہر آگیا! آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا جولیا سے لائسٹر انسپکٹر پر گفتگو کر رہا تھا!۔

LIBRARY 1939 CALCUTTA

اسی رات عمران کو امپیریل میں ایک نئے اور انوکھے تجربے سے دوچار ہونا پڑا۔ ڈنر لینے کیلئے وہ اور جوزف اس وقت بڑے ہال میں موجود تھے جب اچانک پانچ عدد افراد صدر دروازے سے دندناتے ہوئے اندر داخل ہوئے!

سب سے آگے والا فرد صورت شکل کے اعتبار سے انکا لیڈر ہی لگ رہا تھا! درمیانہ قد اور مضبوط و قوی جسم کا مالک ہونیکے ساتھ عمران کو اسکی آنکھوں میں بجلیاں سی کوندتی نظر آئی تھیں! اسکے کسرتی جسم پر بوکسروں جیسی ہلکی پھلکی شرٹ اور سلکن پتلون موجود تھی! رنگت کھلتی ہوئی گندمی تھی۔۔۔ اسکے باقی ساتھیوں کے چہروں سے بھی یہی ظاہر ہوا کہ وہ اسوقت امپیریل کے ڈائننگ ہال میں کسی اچھے ارادے سے نہیں آئے ہیں!۔

عمران نے کسی ارادے کے تحت کاؤنٹر پر موجود انجم کو دیکھا جو انتہائی حقارت بھری نگاہوں سے صدر دروازے کی جانب ٹکٹکی باندھے گھورے جا رہی تھی! عمران نے اس کی نگاہوں کا مرکز اگلے آدمی ہی کو متصور کیا!۔

ہال میں بیٹھے ہوئے بیشتر افراد کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں! عمران دیدے پھاڑ پھاڑ کر اس غیر متوقع تبدیلیوں کو دیکھتا رہا!

پانچوں نووارد تقریباً تین چار منٹ تک دروازے پر ڈٹے ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کا جائزہ لیتے رہے پھر اچانک اگلا شخص آگے بڑھا لیکن اس سے پیشتر اس نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو اشارے سے وہیں رکنے کی ہدایت بھی دی تھی! میزوں کے درمیان لہراتا ہوا وہ مغربی گوشے کی اس میز پر پہونچکر رکا جہاں ایک غیر ملکی جوڑا بیٹھا آپس میں چہ میگوئیاں کر رہا تھا!

نووارد کو سر پہ مسلط دیکھ کر لڑکی ایک لمحے کیلئے چونکی تھی مگر اسکا ساتھی جو غالباً اسے پہلے ہی دیکھ چکا تھا بدستور لاپرواہ نظر آ رہا تھا!

"جان ہڈلے تمہارا ہی نام ہے؟" مضبوط قوی جسم والے نے براہ راست غیر ملکی کو مخاطب کیا آواز میں جنگلی درندوں جیسی غراہٹ تھی۔

"ہاں! ... کیوں؟" غیر ملکی نے آنیوالے کو تجسس بھری نگاہوں سے دیکھا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ اس کے سوال کا مفہوم سمجھنے سے قاصر رہا ہو۔

"تمہارا تعلق پامیلا اسٹیٹ سے ہے!۔ کیوں۔"

"ہاں۔ آں! ... مگر ..."

"شیتل نگر میں تم موٹر لانچ کے ذریعے داخل ہوئے تھے کیا یہ بھی درست ہے؟"

"ہاں!۔ میں اس سے بھی انکار نہیں کرونگا۔" غیر ملکی نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہارا تعلق بحری کسٹم سے ہے؟"

شیتل نگر میں آنے کا مقصد کیا ہے؟" نووارد نے سرد لہجے میں پوچھا۔!

اب تک ایک ثانیے کیلئے بھی اسکی نظریں غیر ملکی پر سے نہیں ہٹی تھیں۔! عمران کے علاوہ دوسرے افراد بھی اسی جانب دیکھ رہے تھے!

"مم!... میں یہاں شکار کی غرض سے آیا ہوں لیکن ..."

"داراب کا صرف نام ہی سنا ہے یا پہلے کبھی اسے دیکھنے کا اتفاق بھی ہوا ہے۔"

"کیا مطلب" غیر ملکی کے تیور یکلخت بدل گئے۔

"مطلب یہی ہے مسٹر جان ہڈ لے کہ داراب اس وقت تمہارے سامنے موجود ہے۔"

نووارد نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ اپنے مخاطب کو مقابلے کے لئے چیلنج دے رہا ہو۔

داراب کے نام پر عمران نے اپنی کرسی پر پہلو بدلا پھر سنبھل کر بیٹھ گیا!

"میرا کسی داراب سے کوئی تعلق نہیں ہے!.... تم غالباً کسی بھاری غلط فہمی میں مبتلا ہو" غیر ملکی نے جلدی سے کہا لیکن اس بار عمران نے اسکے چہرے پر تفکرات کی ایک ہلکی سی جھلک ابھر کر غائب ہوتے دیکھی۔

"کیا یہ غلط ہے کہ تم شتیل نگر میں داراب ہی کا شکار کھیلنے کی غرض سے آئے ہو؟"

"واہ! غیر ملکی نے چونکنے کی بڑی شاندار اداکاری کی۔ میں انسانوں کا نہیں بلکہ جنگلی جانوروں کو شکار کرنے کا عادی ہوں۔"

"ہم" نووارد جس نے خود کو داراب بتایا تھا زہر خند سے بولا "کیا بتا سکتے ہو کہ شکاریوں کے پاس ملٹری ساخت کے خفیہ ٹرانسمیٹر کی موجودگی کیا معنی رکھتی ہے۔"

عمران نے غیر ملکی کے چہرے کی رنگت کو یکلخت زرد ہوتے دیکھا پھر جو کچھ ہوا وہ اسکے لئے حیرت انگیز ہی تھا!۔ داراب کا الٹا ہاتھ یکلخت بجلی کی سی کے ساتھ فضا میں لہرا گیا! ہال میں "چٹاک" کی آواز گونجی اور پھر جان ہڈ لے کرسی سمیت فرش پر الٹ گیا۔! اسکی ساتھی لڑکی اچھل کر پیچھے ہٹتی چلی گئی!۔

اچانک عمران نے غیر ملکی کو تیزی سے اٹھتے دیکھا لیکن اس بار اسکے ہاتھ میں امریکن کولٹ آٹومیٹک بھی موجود تھا۔ غالباً گرتے وقت ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر اس آتشی کھلونے کو نکالا ہوگا!

"اگر تم حقیقتاً داراب ہی ہو تو اب دنیا کی کوئی طاقت تمہیں میرے ہاتھوں سے نہیں

بچا سکتی۔ غیر ملکی نے الٹے ہاتھ کی آستین سے ہونٹوں سے بہتے ہوئے خون کو صاف کیا اسکے ساتھ ہی اس نے دارا کے چہرے پر خوفناک مسکراہٹ ابھرتے دیکھی تھی۔ غیر ملکی کے ہاتھ میں دبے ہوئے آٹومیٹک کی موجودگی بھی اسے مرعوب نہیں کر سکی تھی!۔

"میں تمہارا جسم چھلنی کر ڈالوں گا!" غیر ملکی سفاکانہ لہجے میں بولا پھر اس کے ساتھ ہی اس نے فائر بھی جھونک مارا۔

صرف ایک پل کیلئے عمران نے دارا کو جھکتے دیکھا پھر وہ کسی خوفناک درندے کی طرح اچھلا اور غیر ملکی کو کرسی اور میزوں کے درمیان رگیدنے لگا! پاؤں کی ایک زوردار ٹھوکر نے ریوالور اسکے ہاتھ سے دور اچھال دیا تھا!

"پلٹ پر وف" عمران نے سوچا۔ دوسری شکل میں دارا کا جسم چھلنی ہو جانا ضروری تھا!۔

جھگڑا ہوتے ہوئے حصے کی میزیں آدمیوں سے خالی ہو گئیں! دارا کے دوسرے ساتھی چونکہ ابھی تک صدر دروازے پر موجود تھے اس لئے کسی نے باہر جانے کی ہمت نہیں کی! عمران کو اس بات پر تعجب بھی ہوا تھا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی دارا کی مدد کیلئے آگے نہیں بڑھا تھا!۔

دارا بیہا بالکل تنہا غیر ملکی سے لڑ رہا تھا لیکن یہ جنگ فساد زیادہ دیر تک جاری نہیں رہ سکا۔ دارا نے ایک بار غیر ملکی کو جھکائی دی پھر جھک کر اسے دونوں ہاتھ پکڑ کر سر سے اوپر بلند کیا اور فرش پر اچھال دیا! غیر ملکی کی کربناک چیخ گونجی۔ لیکن دوسرے ہی لمحے دارا نے اس پر دوبارہ چھلانگ لگا دی، پھر وہ غیر ملکی کو بالوں سے جکڑ کر اس طرح اس کا سر زمین سے ٹکرا رہا تھا جیسے ناریل توڑنے کی کوشش کر رہا ہو! تین چار منٹ کے اندر اندر اس نے غیر ملکی کی کھوپڑی کو متعدد حصوں میں منقسم کیا پھر اس طرح ہاتھ جھاڑتا ہوا اٹھا جیسے کوئی بات ہی نہ رہی ہو!

غیر ملکی کی ساتھی لڑکی بدستور دور کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی پھر عمران نے دارا

کو اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتے دیکھا! وہ چاروں ہی مشینی انداز میں آگے بڑھے اور اس کے بعد لڑکی کو گھسیٹتے ہوئے باہر چلے گئے!

یہ سب کچھ اتنی جلدی ہوا تھا کہ عمران بھی ہکا بکا رہ گیا!۔ ہال میں موت کا سکوت طاری تھا! ہر شخص اپنی اپنی جگہ سہمے ہوئے انداز میں نظریں جھکائے بیٹھا تھا لیکن عمران نے اس وقت بھی انجم کو حقارت بھری نگاہوں سے گھورتے دیکھا تھا۔! گھونسے کا انداز اور بگڑے ہوئے تیور سے یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اگر اسکے بس میں ہوتا تو وہ شاید دارا ب کے ٹکڑے اڑا دینے سے بھی دریغ نہ کرتی!۔

دارا ب چند ثانیے تک انجم کو سپاٹ انداز میں دیکھتا رہا پھر وہ غالباً واپسی کے ارادے سے ہی آگے بڑھا تھا لیکن ٹھیک اسی وقت عمران اپنی میز سے اٹھ کر اس کے آگے پہونچ گیا۔! دارا ب نے اسے معنی خیز نگاہوں سے دیکھا پھر یکلخت اس کے چہرے کے تاثرات نرمی اختیار کر گئے۔

"اوہ!۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو اس وقت میں پرنس آف ڈھمپ سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں" لہجہ نرم اور دوستانہ تھا "تم غالباً مجھے ملاقات کیلئے رین بو کلب بھی آئے تھے!۔ کیوں پرنس"

"ہاں! لیکن وہ کیا نام تھا اس کا پنگ پانگ!۔۔ نہیں اور کچھ تھا۔۔ ایسے وہی جو کسی مچھر کی اولاد لگ رہا تھا۔"

"تم شاید لی شیانگ کی بات کر رہے ہو" دارا ب نے اس بار عمران کو معنی خیز نگاہوں سے گھورا۔

"ہاں! ہاں!۔ وہی" عمران نے چہکتے ہوئے کہا "انتہائی غیر مہذب اور بد طینت آدمی ہے!۔ اگر وہ میری اسٹیٹ میں ہوتا تو شاید میں اسے کولہو کے بیل کی جگہ استعمال کرنے کے احکامات صادر کر دیتا"

"اگر لی شیانگ نے کوئی زیادتی کی ہے تو میں اسکے لئے معافی کا خواستگار ہوں"

"میں بڑی خوشی سے اسے معاف کر سکتا ہوں۔" عمران نے دریا دلی کا مظاہرہ کیا پھر بڑی بے تکلفی سے دارا بیگ شانوں کو تھپتھپاتے ہوئے بولا۔ "تم واقعی گریٹ ہو مسٹر دارا بیگ! مجھے توقع نہیں تھی کہ تم بلٹ پروف بھی پہنے ہو گے۔"

پھر وہ دونوں گفتگو کرتے ہوئے اس میز پر آ گئے جہاں عمران بیٹھا ہوا تھا! جوزف ان کے قریب آتے ہی اٹھ گیا دارا بیگ نے اسے بڑی دلچسپ نظروں سے دیکھا۔

"ان کی تعریف۔"

"اوہ! یہ میرا سکریٹری ہے! جوزف۔"

"شتیل نگر میں تم غالباً سیاحی کی غرض سے آئے ہو۔"

"بالکل نہیں۔" عمران سنجیدہ ہو گیا۔ "میں نے ہوٹل کے رجسٹر میں غلط اندراج کرایا ہے!... دراصل میں اڈونچر کا رسیا ہوں!"

"شتیل نگر کے واقعات مجھے یہاں تک کھینچ لائے ہیں۔"

"ہم! گویا اب تم بھی یہاں کے واقعات میں دلچسپی لو گے۔"

"صرف اسی حد تک کہ ان واقعات کی تفصیل جمع کر سکوں!... میں شاید تمہیں یہ بتانا بھول گیا کہ اڈونچر پر کتابیں لکھنا میری ہوبی ہے۔"

"مجھ سے ملاقات کرنے کا مقصد کیا تھا؟" دارا بیگ نے پوچھا لیکن اب اس کے لب و لہجہ میں پہلے جیسی نرمی نہیں تھی۔

"یونہی! میں دراصل یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا تم واقعی اتنے خطرناک ہو جتنا مشہور کر دیا گیا ہے۔"

"پھر! کیا اندازہ لگایا تم نے۔"

"غیر ملکی کی موت کے بعد میں تمہیں صرف چالاک کہہ سکتا ہوں۔" عمران بڑی لاپرواہی سے الفاظ چباتے ہوئے بولا۔ "ہاں! اگر تم بلٹ پروف کے بغیر اسکے آٹومیٹک سے نکلی ہوئی گولیوں کا مقابلہ کر سکتے تو میں تمہیں بہادر کے لقب سے بھی ضرور نوازتا۔"

"کس دنیا کی باتیں کر رہے ہو پرنس" داراب مسکرا دیا۔

"کیوں! کیا میں نے کوئی غلط بات کہی ہے" عمران نے حیرت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے پوچھا۔

"بغیر بلٹ پروف کے گولیوں کا مقابلہ تو میرے خیال میں کوئی شیطان ہی کر سکتا ہے"

"وہاٹ نان" یکلخت عمران ناگوار لہجے میں بولا "داراب! تم پرنس آف ڈھمپ کی توہین کر رہے ہو"

"کیا مطلب!... میں سمجھا نہیں"

"تم نے مجھے شیطان کہہ کر صرف میری ہی نہیں بلکہ پوری ڈھمپ ریاست کی توہین کی ہے!... تمہیں اپنے الفاظ واپس لینے ہوں گے"

"ہم..." داراب نے عمران کی نگاہوں میں جھانکتے ہوئے کہا "کیا تم بغیر بلٹ پروف کے گولیوں کا مقابلہ کر سکتے ہو"

"ڈھمپ اسٹیٹ کا بچہ بچہ اس فن میں مہارت رکھتا ہے" عمران بدستور ناگوار لہجے میں بولا "بلٹ پروف تو ہماری اسٹیٹ میں دودھ دینے والی گائے اور بھینسوں کے جسم پر باندھا جاتا ہے تاکہ وہ بھیڑیوں اور جراثیم کے حملوں سے محفوظ رہ سکیں"

"اگر تم یہ بات ثابت کر سکے تو میں تم سے معافی طلب کر لوں گا"

"ابھی آزما کر دیکھ لو"

"نہیں!... اس وقت میں جلدی میں ہوں!" داراب نے اپنی دستی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک گیارہ بجے مجھے ایک خاص جگہ پہنچنا ہے!... ہماری دوسری ملاقات جلد ہی ہو گی"

پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا وہ اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران دل ہی دل میں مسکرائے بغیر نہ رہ سکا! اسے بخوبی علم تھا کہ داراب ٹھیک گیارہ بجے کس جگہ جانے کا ارادہ رکھتا تھا!

اچانک اس کی نظر کاؤنٹر کی جانب اٹھ گئی!..... انجم اسے اس وقت بھی کینہ توز نظروں سے

گھور رہی تھی!

غیر اختیاری طور پر عمران کی بائیں آنکھ ذرا سی جھپک گئی لیکن پھر دوسرے ہی لمحے وہ ہڑبڑا کر اٹھا اور اوپر جانے والے کمروں کی طرف قدم بڑھانے لگا!

جوزف کسی سعادتمند بچے ہی کی طرح ہاتھ باندھے اسکے پیچھے چل رہا تھا۔

ہندستانی لائبریری
گارڈن ریچ روڈ۔ میٹابرج۔ کلکتہ

۵

ایڈورڈ پارک اپنی رنگینیوں اور لاقانونیت کے اعتبار سے لندن کے ہائڈ پارک سے بھی دو قدم آگے ہی تھا۔

شتیل نگر کی آبادی سے دور یہ مغربی سرحدی حدود کی برفیلی پہاڑیوں کے دامن میں اس طرح واقع تھا جیسے انگشتری میں نگینہ!۔ کسی زمانے میں وہاں بھی آبادی تھی لیکن زلزلے شدید جھٹکوں نے پوری آبادی کو زمین کی بے پناہ وسعتوں میں دفن کر دیا اس کے بعد اس علاقے کو غیر آباد ہی رہنے دیا گیا پھر کچھ عرصہ بعد وہاں کی مٹی نے سبزہ زار کی چادر اوڑھ لی!

برفیلی پہاڑیوں کا علاقہ چونکہ بیرونی سیاحوں کیلئے اپنے اندر بے پناہ دلکشی رکھتا تھا اسلئے شتیل نگر کے سربراہوں نے سبزہ زار کی حدبندی کر کے پارک کی شکل دے ڈالی پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ پارک بڑے بڑے درختوں اور خوبصورت بجز سے ڈھک گیا۔

یہ علاقہ چونکہ آبادی سے دور تھا اسلئے وہاں قانون کے ہاتھ ہمیشہ ڈھیلے ہی رہے چنانچہ شتیل نگر کا عیاش طبقہ اپنی راتوں کو رنگین بنانے کیلئے اسی طرف آنے لگا! دن کی نسبت وہاں راتوں کو زیادہ ہنگامہ رہتا تھا!۔ پارک کو روشن رکھنے کیلئے وہاں ایک جنریٹر بھی لگا دیا

براہ کرم ورق نہ موڑیں

تھا لیکن عیاشی کے پیش نظر روشنی کا انتظام بھی سوچ سمجھ کر ہی کیا گیا تھا!۔

چنانچہ اس وقت بھی رات کے پونے گیارہ بج جانے کے باوجود ایڈورڈ پارک عیاش طبع جوڑوں کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی! چاند کی چودھویں تاریخ ہونے کے سبب مصنوعی لائٹ کو روشن کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی! پس منظر میں پھیلی ہوئی برف پوش پہاڑیاں چاند کی ٹھنڈی کرنوں سے یوں چمک رہی تھیں جیسے وہ چاندی کے پہاڑ رہے ہوں۔!

پارک کے مشرقی گوشے میں بیٹھا ہوا جوڑا بڑی رازداری سے گفتگو کر رہا تھا۔!

"کیا تم اس لڑکی سے واقف ہو جس کی نگرانی کیلئے ہمیں یہاں معمور کیا گیا ہے؟"

مرد نے سرگوشی کی۔

"ہاں!۔ میں پہلے بھی اسے دو ایک بار نزدیک سے دیکھ چکی ہوں۔"

"کون ہے۔"

"دارا ب کی منظور نظر۔ مارتھا براؤن۔"

"اوہ۔!" مرد جو چوہان کے سوا کوئی اور نہیں تھا سنجیدگی سے بولا "نگرانی کے احکامات کس کی جانب سے ملے تھے؟"

"ایکسٹو کی طرف سے!۔ کیوں؟"

"اسکے مطلب یہ ہوئے کہ عمران کو اس کھیل میں شریک نہیں کیا گیا؟"

"ہش۔۔۔" جولیا نے جو چوہان کی طرح اسوقت میک اپ میں تھی اشارے سے اسے چپ رہنے کی ہدایت کی پھر کھسک کر اس کے اور قریب ہو گئی!

چوہان نے بھی اس غیر ملکی لڑکی کو دیکھ لیا جو روش پر ٹہلتی ہوئی اسی جانب آ رہی تھی!

"یہی ہے مارتھا براؤن!۔ ہوشیار رہنا۔" جولیا نے چوہان کے کان میں سرگوشی کی۔

غیر ملکی لڑکی جو حقیقتاً مارتھا براؤن ہی تھی، ٹہلتی ہوئی انکے قریب سے گذر گئی پھر چوہان نے اسے لتی کی گھنی جھاڑیوں میں بنے ہوئے گیٹ سے گھوم کر پشت کی روش پر مڑتے دیکھا۔

"مجھے یقین ہے دارا اب کے دوسرے ساتھی بھی خفیہ طور پر اسکی نگرانی کر رہے ہونگے"
— جولیا نے دبی آواز میں کہا۔

"کیا ہمارے دوسرے ساتھی بھی یہاں موجود ہیں"

"پتہ نہیں — ایکسٹو نے مجھے صرف یہی ہدایت دی تھی کہ میں تمہارے ساتھ یہاں آجاؤں"

"ہم" چوہان نے مختصراً کہا پھر اپنی ریڈیم ڈائل کی گھڑی دیکھی جو گیارہ کے عمل کا اعلان کر رہی تھی۔

مارتھا براؤن پشت کی روش پر چہل قدمی کر رہی تھی — چوہان اور جولیا سے اس کا فاصلہ کم از کم دس گز رہا ہوگا جب چوہان نے اسکی چیخ کی آواز سنی تھی پھر فوراً ہی ایک فائر بھی ہوا — گولی مغربی کونے کے کسی حصے سے داغی گئی تھی!

فائر کی آواز کے ساتھ ہی چوہان نے دائیں جانب کے درخت سے کسی کو روش پر کودتے دیکھا پھر قرب و جوار کے درختوں سے جیسے آدمیوں کی بارش شروع ہو گئی ہو — چوہان ان کی صحیح تعداد تو نہیں معلوم کر سکا تھا لیکن اس کا اندازہ یہی تھا کہ وہ دس بارہ سے کم نہیں رہے ہونگے!

درمیانہ قد اور کسرتی جسم کا ایک سایہ ان کے قریب سے لپکتا ہوا اس حصے کی طرف دوڑتا چلا گیا جدھر مارتھا براؤن موجود تھی!

"دارا اب یہی ہے جو ابھی مارتھا کی طرف گیا ہے!" — جولیا نے چوہان کے کان میں کہا پھر قرب و جوار کی دوسری بنچوں پر بیٹھے ہوئے جوڑوں کی طرح وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا بات ہے ڈیر" دور سے دارا اب کی ٹھوس آواز ابھری "تم چلائی کیوں تھیں"

"کسی نے مجھے پتھر مارا تھا! — اف میرے خدا — اگر نشانہ ذرا سا اوپر ہوتا تو میری آنکھیں ضرور پھوٹ جاتیں" مارتھا نے سہمی ہوئی آواز میں جواب دیا پھر بولی "لیکن فائرنگ کی آواز کیسی تھی! کیا ہمارے ہی کسی آدمی نے"

"نہیں۔" داراب نے خشک آواز میں کہا، پھر دوسرا جملہ غالباً اس نے آدمیوں کو مخاطب کر کے کہا تھا۔ "پارک کی ناکہ بندی کا دھیان رکھو! کوئی ایک فرد بھی میری اجازت کے بغیر باہر نہ جانے پائے۔"

چوہان نے پیڑ سے کودنے والوں کو تیزی سے مختلف سمتوں میں دوڑتے دیکھا تھا۔

"اب کیا ہوگا۔"

"خاموشی سے دیکھتے رہو۔" جولیا نے مدھم آواز میں کہا۔ "ویسے مجھے یقین ہے کہ فائرنگ کسی خاص مقصد ہی کے تحت کی گئی ہے۔"

"کیا وہ ہمارا ہی کوئی آدمی ہو سکتا ہے۔"

"شاید۔"

"ٹھیک اسی وقت داراب اونچی آواز میں گرجا تھا!

"مسٹر عمران!... میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ دو منٹ کے اندر اندر اپنی کمین گاہ سے نکل کر میرے سامنے آجاؤ۔! دوسری شکل میں اگر میرے آدمیوں کی تمہاری تلاش کرنی پڑی تو میں تم کو بڑی اذیت ناک موت مار دوں گا۔"

"کیا میرے سامنے آجانے کے بعد تم مجھے معاف کر دو گے مسٹر داراب۔" مغربی حصے سے عمران کی آواز سنائی دی۔

جولیا اور چوہان اس بدلی ہوئی سچویشن پر دم بخود رہ گئے! داراب کے نام سے عمران کا نام سنکر انہیں حیرت ہوئی تھی، پھر عمران کی آواز سنکر تو ان پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے!... داراب کے آدمی اسے بڑی آسانی سے مغربی حصے میں تلاش کر کے ختم کر سکتے تھے اس لئے کہ پارک سے نکاسی کے صرف دو ہی راستے تھے اور ان پر داراب کے آدمیوں کا پہرہ لگ چکا تھا!

"سامنے آجانے کی صورت میں تمہارے ساتھ کچھ رعایت ضرور کی جا سکتی ہے۔" یہ داراب کی آواز تھی جو مدھم پر سینہ تانے مکمل اب مغربی حصے کی طرف گھوم رہا تھا۔

"رعایت کا تناسب بھی بتا دو مسٹر داراب!..... میں گھاٹے کا بزنس کرنے کا عادی نہیں ہوں۔"

"کیا تم سیدھی طرح میرے حکم کی تعمیل نہیں کرو گے۔" داراب کسی جنگلی شیر کی طرح دھاڑا تھا۔

"چلاؤ مت مائی ڈیر۔" عمران کی آواز ابھری۔ "میں نے کنفیوشس کے اقوال زریں میں پڑھا تھا کہ زور سے چلانے والے بہت جلد گٹھیا کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ..... میں تمہیں گٹھیا کا علاج بھی بتا سکتا ہوں!..... مونگ کے پاپڑ اور گاؤ زندے کی چٹنی اس مرض کے لئے بڑا مفید علاج ہے۔"

"مغربی حصے کو گھیر کر اس حرامزادے کو تلاش کرو۔" داراب نے اپنے آدمیوں کو ہدایت دی۔

چوہان نے اس بار مخالف سمت سے مزید دس بارہ آدمیوں کو نکل کر مغربی سمت کی سمت بھاگتے دیکھا تھا!

"کیا عمران صاحب کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔" چوہان بولا۔ "میں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ داراب کی اتنی فوج کی نگاہوں سے بچ سکے گا۔"

"میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔" جولیا بولی، لیکن اسکے لہجے سے الجھن، اور پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ایکسٹو اس مہم میں شریک نہیں ہے۔"

قبل اسکے کہ جولیا کوئی جواب دیتی عمران کا جاندار قہقہہ سنائی دیا۔

"کیوں سفت میں اپنے آدمیوں کو ضائع کرنے کے خواہشمند ہو داراب..... تم اگر شکیل نگر کی پوری فوج بھی بلا لو تو بھی مجھے نہیں پا سکو گے۔ اس لئے کہ اس وقت میں نے اپنے سر پر سلیمانی ٹوپی جما رکھی ہے۔"

"عمران!۔ میں تمہیں آخری وارننگ دے رہا ہوں اسکے بعد تمہارا انجام برا

عبرتناک ہوگا۔" داراب نے سفاکانہ لہجے میں للکارتے ہوئے کہا تھا۔" مجھے معلوم ہے کہ تم کن صلاحیتوں کے مالک ہو لیکن داراب سے الجھ کر تم نے اپنی موت ہی کو دعوت دی ہے۔"

"اگر مرد ہو تو خود آگے کیوں نہیں آتے۔" عمران نے اس بار سنجیدگی سے جواب دیا۔ "بزدلوں کی طرح ایک عورت کی آڑ لے کر دور کیوں کھڑے ہو!.... چلو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں تاریکی میں رکھ کر گولی نہیں ماروں گا۔"

"اس شیطان کو گھیر کر ختم کر ڈالو۔" داراب ہذیانی انداز میں چلایا۔ "میں اسکی لاش کو اپنی پالتو مچھلیوں کی خوراک بناؤں گا۔"

"تم بیجڑوں سے بھی بدتر ہو داراب!۔ اگر مرد ہوتے تو میرے مقابلے پر تنہا آگے آتے۔"

اس بار عمران کی بات پر چوہان کو داراب کا ہیولا حرکت کرتا نظر آیا.... وہ تیزی سے جیسے غالباً ریوالور نکالتا ہوا مغربی حصے کی طرف لپکا تھا!

"عمران کی موت پر مجھے بہت صدمہ ہوگا۔" جولیانے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "اوہ!... وہ حقیقتاً پاگل ہی ہو گیا ہے۔"

"کیا ہم اس کی کوئی مدد کریں۔"

"نن.... نہیں! کوئی جوابی کارروائی ہمیں بھی موت سے ہمکنار کر دیگی۔"

"میں بھی عمران سے اتنی بڑی حماقت کی توقع نہیں رکھتا تھا۔" چوہان نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

دونوں کی نگاہیں پارک کے مغربی حصے پر جمی ہوئی تھیں جہاں داراب کے آدمی ایک ایک درخت کو کھنگالتے پھر رہے تھے۔

دس منٹ تک ایڈورڈ پارک پر موت کا سکوت طاری رہا پھر جولیانے چاند کی روشنی میں کسی سیاہ گولے نما شے کو لہراتے دیکھا اسکے بعد اچانک ہونے والا دھماکہ کان

پھاڑ ہی ثابت ہوا۔ پھر ایک دھماکے پر اکتفا نہیں ہوئی۔ یکے بعد دیگرے خوفناک دھماکے گونجنے لگے اس کے ساتھ ہی مشرقی حصہ دھوئیں کے بادل سے ڈھک گیا۔

"بچ... بچ!... بچاؤ" اچانک مارتھا کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسکے فوراً ہی بعد گولیوں کی بوچھار شروع ہو گئی۔

جولیا اور چوہان مالتی کی جھاڑیوں کے نیچے دبک گئے!

"یہ کیا ہوا۔"

"میرا خیال ہے کہ عمران کی اسکیم کامیاب ہو گئی" جولیا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ "اس نے داراب کو مارتھا سے دور ہٹانے کے لئے غالباً اسی لئے اکسایا ہو گا۔ کہ دھوئیں کے دستی بم استعمال کر سکے"

"لیکن!۔ وہ اتنے سارے آدمیوں کو ڈاج دینے میں کس طرح کامیاب ہو گیا"

"خاموشی سے دیکھتے رہو۔"

گولیوں کی بوچھاڑ کے ساتھ ساتھ دستی بموں کے دھماکے بھی جاری تھے!

"جنوبی حصے کی طرف سے آگے بڑھ کر اسے گھیرنے کی کوشش کرو" داراب کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ "مغربی کونے کی طرف سے بھی غافل مت ہونا۔! دوڑو!... جلدی کرو!... اسے بچ کر نہیں جانا چاہیئے"

اچانک جنوبی اور مشرقی کونوں کی طرف سے بھی پُرشور دھماکے گونجنے لگے۔!

"گڈ" جولیا نے مسرت بھرے انداز میں کہا۔ "اب میں دعویٰ کیساتھ کہہ سکتی ہوں کہ صفدر تنویر اور صدیقی بھی اس مہم میں شریک ہیں!۔ ممکن ہے ایکسٹو بھی ہو۔"

"لل... لیکن عمران کا کیا بنا ہو گا" چوہان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

لیکن پھر چوہان کو اپنی بات کا جواب بھی مل گیا۔ مغربی کونے میں متعدد ٹارچ کی روشنیاں اِدھر اُدھر رینگ رہی تھیں پھر داراب کے کسی ساتھی کی آواز سنائی دی۔

"یس... باس!... ہمارے ساتھ دھوکہ ہو گیا!... میں نے درخت پر بندھے ہوئے

براہ کرم ورق نہ موڑیں

اس اسپیکر کو تلاش کر لیا ہے جس پر دشمن کی آواز سنائی دے رہی تھی!"

"مائیک کے تاروں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھو!۔ جلدی کرو!" داراب پاگلوں کی طرح چلایا۔ "ٹارچیں روشن رکھو!۔ اگر وہ حرامزدہ بچ کر نکل گیا تو میں سب کو گولی مار دوں گا!۔ چلو جلدی کرو۔"

"پھر چوہان نے لاتعداد ٹارچوں کی روشنی میں داراب کو اپنے ساتھیوں سمیت جنوبی حصے کی طرف دوڑتے دیکھا تھا۔

"عمران کی کھوپڑی اس وقت بھی اپنا کام کر گئی۔" چوہان نے جولیا سے کہا۔ "اسکی آواز مائیک سے سنائی دے رہی ہوگی! خود وہ کسی محفوظ مقام پر چھپا بیٹھا ہوگا۔ حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک ہے۔"

اور عمران کی تعریف کو چوہان کی زبانی سنکر جولیا کا چہرہ نہ جانے کیوں خوشی سے تمتما اٹھا تھا!

۲۱/۱۰۱۲

○

سر سے پاؤں تک سیاہ اور چست لباس میں ملبوس ایک انسانی ہیولا بڑی تیزی سے برفانی پہاڑیوں کی درمیانی پگڈنڈی پر دوڑ رہا تھا جو بل کھاتی ہوئی بہت دور اندر تک چلی گئی تھی!..... انسانی سائے نے اپنے شانوں پر کسی عورت کو سنبھال رکھا تھا!

پہاڑی راستہ نہ صرف تنگ بلکہ اونچا نیچا اور ناہموار بھی تھا لیکن سیاہ پوش کی رفتار میں کوئی کمی نہیں آسکی وہ پندرہ بیس منٹ تک تنگ راستے کے درمیان دوڑتا رہا پھر کسی خیال کے تحت اس نے سیدھے راستے کو چھوڑ کر پہاڑ کے اس حصے پر چڑھنا

"تم مجھے صرف داراب کی مستقل رہائش گاہ کے پتے سے آگاہ کر دو باقی کام میں خود کر لوں گا۔"

"اسکی مستقل رہائش گاہ کے اڈریس سے کوئی بھی واقف نہیں ہے!..... یقین کرو!۔ میں غلط بیانی نہیں کر رہی ہوں!..... ویسے میں اندازاً یہ کہہ سکتی ہوں کہ وہ زیادہ تر دین بو کلب میں ہی قیام کرتا ہے۔"

اور اس کے باوجود تم محض اندازہ ثابت کر رہی ہو!..... کیا تم لوگ اسے کلب سے آتے جاتے نہیں دیکھ سکتے۔"

"مم!..... میں!..... مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں معلوم۔" مارتھا نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔ انداز ظاہر کر رہا تھا کہ وہ کوئی اہم بات چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔"

"کیا تم کلب کے اوپری حصوں کو بھی دیکھ چکی ہو۔"

"نہیں!..... داراب اور لی شیانگ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص بغیر اجازت اوپر قدم بھی نہیں رکھ سکتا۔"

"ہوں۔" عمران پر خیال انداز میں ہونٹ چبانے لگا پھر یکلخت اسکے ذہن میں کوئی اہم بات آگئی۔ "کیا کلب کی عمارت شروع ہی سے داراب کے قبضے میں ہے۔"

"نہیں!..... اس سے پہلے وہاں میوزیم قائم تھا۔" مارتھا بولی۔ "داراب نے اسے بڑے نواب کے مرنے کے فوراً ہی بعد موجودہ نواب سے خرید لیا تھا جب سے کلب کی عمارت اسی کے تحویل میں ہے۔"

"لی شیانگ داراب کے گروہ میں کب سے شامل ہوا ہے۔"

"مجھے اس کا علم نہیں ہے۔"

"کیا یہ درست ہے کہ مشتبہ افراد کو زبان کھلوانے کی غرض سے اسی کے سپرد کیا

جاتا ہے۔"

"ہاں!..." مارتھا نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں نفرت کے تاثرات جھلکتے دیکھے تھے۔

"اگر میرا قیاس غلط نہیں ہے تو شاید تم لی شیانگ کے ہاتھوں کوئی گہری چوٹ کھا چکی ہو۔"

"ہاں! ۔ اور میں اس سے کسی روز اس بات کا انتقام بھی ضرور لوں گی۔! مجھے صرف کسی موقع کی تلاش ہے۔"

"تم چاہو تو میں اس سلسلے میں کارآمد ثابت ہو سکتا ہوں۔"

"نہیں! ۔ میں کسی کی امداد کی بھوکی نہیں ہوں۔"

"واپسی پر داراب کو کیا کہانی سناؤ گی؟" عمران نے گفتگو کا رُخ بدلتے ہوئے پوچھا۔

"میں داراب کے سامنے جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کر سکوں گی۔" مارتھا کا لہجہ فیصلہ کن تھا۔

"میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم اسے بتا دو کہ میں شیتل نگر میں اس کی موت کا فرشتہ بن کر ہی آیا ہوں۔"

مارتھا براؤن نے اس بار کوئی جواب نہیں دیا۔

"آؤ۔! اب میں تمہیں کسی ایسے مقام تک پہنچا دوں جہاں سے تم واپسی کا راستہ پا سکو۔"

مارتھا کو شاید اپنی قوت سماعت پر شبہ ہوا تھا لیکن اسے حکم کی تعمیل تو بہرحال کرنی پڑی تھی۔ اب یہ دوسری بات تھی کہ فرش پر پاؤں جما کر کھڑے ہوتے ہی اس کی کھوپڑی پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ عمران کا جھنجھلایا ہاتھ اس کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑا! مارتھا کے منہ سے کراہ نکلی، پھر وہ لہراتی ہوئی دوبارہ فرش پر ڈھیر ہو گئی!

عمران نے جھک کر اسے اُٹھایا پھر شانوں پر لاد کر غار کے دہانے کی طرف چل پڑا۔

ہندستان لائبریری
گارڈن ریچ روڈ۔ بنارس۔ کلکتہ

۶

دروازے پر ہونے والی دھڑ۔۔۔ دھڑ۔ ہر لحظہ شدت پکڑتی جا رہی تھی!

عمران ہڑبڑا کر اٹھا پھر اس نے دیوار گیر کلاک پر نظر ڈالی!۔۔۔ صبح کے ساڑھے سات کا عمل تھا!۔۔۔ اس وقت کون ہو سکتا ہے؟ اس نے سوچا پھر تکیے کے نیچے سے اپنا ریوالور نکالا گاؤن کی جیب میں ڈالتا ہوا اٹھا اور دروازے کے قریب آ گیا۔۔۔!

تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد دروازے کو اب بھی پیٹا جا رہا تھا۔۔۔ عمران نے دروازے سے کان لگا کر باہر کی آہٹ لی پھر پلکیں جھپکانے لگا۔۔۔! دروازہ پیٹنے والی کوئی عورت ہی ہو سکتی تھی!۔۔۔ دستک کی آواز کے ساتھ ساتھ اس نے نقرئی چوڑیوں کی کھنکھناہٹ بھی سنی تھی۔۔۔!

دوسری بار دروازے پر جیسے ہی دستک ہوئی عمران چیخ پڑا۔۔۔!

"کون بدتمیز ہے۔۔۔ کیا دروازہ توڑنے کا ارادہ ہے؟"

"دروازہ کھولو پلیز بہت جلدی ہے" باہر سے انجم کی آواز سنائی دی۔

عمران نے پیشانی پر ہاتھ مار کر ایک ٹھنڈی سانس لی پھر آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔۔۔! انجم جھپاکے کے ساتھ اندر داخل ہوئی پھر اس نے اتنی ہی تیزی کے ساتھ اسے دوبارہ بند بھی کر دیا!

"مس انجم!" عمران پر وقار آواز میں بولا "کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ اس حرکت کا کیا مطلب ہے"

"مطلب بعد میں پوچھ لینا شہزادے۔ فی الحال جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے

بھاگنے کی تیاری کرو۔"

"ہائیں!" عمران نے حیرت سے دیدے نچاتے ہوئے پوچھا۔ "کیا تم مجھے اپنے ساتھ بھاگنے پر اکسانے آئی ہو!..... لیکن میں نے تو سنا ہے کہ یہ حق صرف اولادِ آدم کی نرینہ نسل ہی کو حاصل ہے کہ وہ لڑکیوں کو ورغلا کر ان کا بیڑہ غرق کرتا رہے۔"

"کیا تم حقیقتاً مرنا ہی چاہتے ہو۔۔۔!" انجم نے اسے پھاڑ کھانے والی نظروں سے گھورا۔

"نہیں!..... شادی سے پہلے مرنے کا ارادہ نہیں ہے! اسکے علاوہ میرے آئندہ پروگرام میں اٹھارہ عدد بچوں کی پرورش۔"

"دارا اب تم کو بھی نہیں بخشے گا!..... جتنی جلدی ہو سکے کسی محفوظ مقام پر چلے جاؤ۔"

"کیا مطلب؟" عمران بدستور لاپرواہی سے بولا۔ "کیا دارا اب یہاں کی خاندانی منصوبہ بندی کا چیئرمین ہے جو اسے میرے اٹھارہ بچوں پر اعتراض ہوگا!"

"یہ دارالحکومت نہیں ہے مسٹر علی عمران!" اس بار انجم نے مدھم آواز میں کہا۔ "دارا اب کو چھیڑ کر تم نے اچھا نہیں کیا!..... جانتے ہو تمہاری گذشتہ رات والی حرکت کا انجام کیا ہوا ہے!..... دارا اب کے شکاری کتے شیتل نگر کی پوری آبادی کو کھنگال رہے ہیں!۔ اب تک لاتعداد ایسے آدمیوں کو گولی ماری جا چکی ہے جو یہاں نئے نئے وارد ہوئے تھے۔"

"عمران۔!" عمران نے حیرت سے انجم کو گھورتے ہوئے پوچھا۔ "یہ کس چڑیا کا نام ہے؟"

"چڑیا نہیں بلکہ یہ نام اس سیاہ پوش چمگادڑ کا ہے جو گذشتہ رات تمہارے کمرے سے اڑ کر ایڈورڈ پارک تک گیا تھا پھر اسکی واپسی بھی تاریکی ہی میں ہوئی تھی!"

"نہیں! اب کوئی دلیل مت پیش کرنا!..... میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں کھڑکی کے راستے عمارت میں واپس داخل ہوتے دیکھ لیا تھا۔!"

عمران کسی گہری سوچ میں پڑ گیا! انجم کی شخصیت اس کیلئے ایک مسئلہ بنتی جا رہی تھی! ممکن ہے اس نے محض اسے ٹٹولنے کیلئے اندھیرے میں تیر چھوڑا ہو۔ لیکن کچن کے راستے واپسی کا حوالہ!..... انجم نے یہ بات غلط نہیں کہی تھی!

"میرے بارے میں زیادہ مت سوچو مسٹر پرنس۔" انجم نے عمران کے چہرے کو بھانپتے ہوئے جلدی سے کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ تم نے شیتل نگر میں تنہا داخل ہونے کی حماقت نہیں کی ہو گی چنانچہ پہلے اپنے آدمیوں کی خبر لو! ہو سکتا ہے کہ وہ اب تک شکاری کتوں کے ہاتھ لگ چکے ہوں!"

عمران نے کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ انجم کی زبان دوبارہ چل پڑی۔

"مجھ پر تمہارا شبہ بے بنیاد ہی ہے! میں اگر چاہتی تو گذشتہ رات ہی تم کو دارا کے جنگل میں پھنسوا دیتی! ویسے اب بھی یہ ناممکن نہیں ہے! تلاشی کے بعد سیاہ رنگ کا وہ چست لباس اس وقت بھی تمہارے کمروں سے برآمد کیا جا سکتا ہے۔"

"ہُم۔" عمران کو اس پر اعتماد کر لینا پڑا۔ ظاہر ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہی تھی کر بھی سکتی تھی لیکن اب بھی ایک نکتہ عمران کو پریشان کر رہا تھا۔

"کہیں ایسا تو نہیں ہے اسے اعتماد میں لیکر اس کے ساتھیوں کے نام اور پتے معلوم کرنے کیلئے ایک خوبصورت جال بچھایا گیا ہو۔"

عمران معنی خیز نگاہوں سے انجم کو دیکھتا رہا پھر کسی خیال کے تحت بولا

"کیا تم ایک کام کر سکو گی۔"

"کیا۔؟"

"تم صرف اس سیاہ لباس کو اپنے ساتھ لے جا کر کسی محفوظ جگہ چھپا دو! موقع ملتے ہی وہ دوبارہ حاصل کر لوں گا۔"

"اور تم کیا کرو گے!"

"میری فکر مت کرو! دارا ابھی اتنی جلدی مجھ پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش نہیں

کرے گا۔"

"لاؤ وہ لباس! لیکن جلدی! ہو سکتا ہے کہ اس کے کچھ آدمی یہاں بھی پہنچ چکے ہوں۔"

عمران نے دوسرے کمرے سے ایک پیکٹ لا کر انجم کے حوالے کر دیا جسے لیتے ہی وہ تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔ عمران نے دروازے کو اندر سے بولٹ کیا پھر اس نے سب سے پہلے جولیا کو لاسٹر ٹرانسمیٹر پر کال کیا۔ رابطہ قائم ہونے میں زیادہ دیر نہیں ہوئی۔

"جولیا!۔۔۔ کیا تمہیں باہر کے حالات کا کچھ علم ہے؟" عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں پوچھا۔

"یس سر!۔۔۔ دارالاب کے تمام اجنبیوں کا ناطقہ بند کئے ہوئے ہیں۔۔۔ جو ذرا بھی مشکوک ثابت ہوتا ہے اسے گولی مار دی جاتی ہے۔"

"میں نے اسی لئے تم کو کال کیا تھا۔" عمران جلدی سے بولا۔ "صفدر سے رابطہ قائم کرو کہ وہ فوری طور پر امپیریل ہوٹل پہنچ کر عمران سے ملے!۔ ضروری سامان بھی ساتھ لیتا جائے۔"

"بہتر ہے جناب۔"

"چوہان اور صدیقی کو ہدایت کر دو اسی وقت کاٹن ایکسچینج بلڈنگ پہنچ کر مسٹر کوما سے ملاقات کریں!۔ مسٹر کوما کا آفس عمارت کی آٹھویں منزل پر ہے!۔ اسے وہ عمران یا سر سلطان کا حوالہ دے سکتے ہیں!۔ میں نے کوما کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ انہیں کسی دوسری محفوظ جگہ پر منتقل کر دے۔"

"تنویر کے بارے میں کیا حکم ہے جناب۔"

"اسے برجیس کے ساتھ رنگ رلیاں منانے دو۔" عمران سرد لہجے میں بولا۔ "مجھے اس سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہ گئی ہے۔"

"گزشتہ رات عمران نے بڑا شاندار کارنامہ سرانجام دیا تھا جناب۔"

جولیا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ "داراب کی پوری فوج اپنا سر پیٹتی رہ گئی تھی۔"

"عمران میں زیادہ دلچسپی لینے کی کوشش مت کرو جولیا ورنہ شاید تمہیں بھی سر پکڑ کر رونا پڑے۔"

"میرے لئے کیا حکم ہے جناب۔" جولیا جلدی سے بات بدلتے ہوئے بولی۔

"کیا میں اپنی سہیلی کے یہاں قیام پذیر رہوں۔"

"ہاں۔" عمران بولا۔ "اگر حالات خراب ثابت ہوں تو مجھے فوراً مطلع کر دینا۔ اوور اینڈ آل۔"

جولیا سے رابطہ منقطع کر کے عمران نے ریسیور اٹھا کر ڈائریکٹ لائن مانگی پھر کوما کے آفس کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اس بار سلسلہ قائم ہونے میں دو منٹ لگ گئے۔

"کوما اسپیکنگ۔"

"میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں مسٹر کوما۔" عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ "اپنی ریاست کیلئے میں تمہارے ذریعہ کچھ سامان خریدنا چاہتا ہوں۔"

"یہ میری خوش قسمتی ہوگی جناب!... مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ حضور آج کل شیتل نگر میں جلوہ افروز ہیں۔" کوما جسے پرنس آف ڈھمپ کی اصلیت معلوم تھی بڑی انکساری سے بولا۔ "فرمائیے۔ کب حاضر ہو جاؤں خدمت میں۔"

"نہیں!۔ ابھی میرے پاس ملاقات کیلئے کوئی وقت نہیں ہے۔"

"پھر کاروبار کے سلسلے میں گفتگو کیسے ہوگی جناب۔"

"کیا مطلب!۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ پرنس آف ڈھمپ اسٹیٹ کے لاکھوں ملازموں کی موجودگی میں خود اس قسم کے کام کرتا پھرے گا۔"

"ہم!... میں معافی چاہتا ہوں یور ہائنس۔"

"ٹھیک ہے!... میں نے اپنے نمائندوں کو سامان طلب کیا ہے! مشیر قانون بھی دو دن کے ساتھ ساتھ آئیگا لیکن وہ سب تمہارے مہمان رہیں گے۔"

"یہ میری خوش قسمتی ہی ہوگی جناب۔"

"یقیناً ہونی چاہیئے۔"

"میرے لائق کوئی خدمت یور ہائنس۔"

"فی الحال میں بہت زیادہ مصروف ہوں!۔ اگر وقت ملا تو تم کو بھی ملاقات کا شرف ضرور بخشوں گا۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا پھر ریسیور رکھ کر تیزی سے ڈریسنگ روم میں چلا گیا!۔

پانچ منٹ کے اندر اندر وہ شاہی لباس میں نظر آ رہا تھا۔ پھر اس نے گھنٹی بجا کر جوزف کو طلب کیا!

"ہائیں!" عمران اسکے کپڑوں کو دیکھتا ہوا غرایا۔ "کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایک دم ڈسمس کر دوں۔"

"تم واقعی پاگل ہو باس۔" جوزف کے دانت نکل پڑے! سفید ڈھیلے پاجامہ پر سفید سلکن شیروانی اور اس پر سفید ہی صافے نے عمران کی شخصیت کو حقیقتاً بڑا پروقار بنا دیا تھا۔ پاؤں میں سفید رنگ کے نیا گرہ موجود تھے!

"چاپلوسی نہیں چلے گی مسٹر سکریٹری! دو منٹ کے اندر یونیفارم پہن کر میرے سامنے حاضر ہو!۔۔۔ ہم اس وقت تفریح کے لئے جانا چاہتے ہیں۔"

"آپ بھول رہے ہیں پرنس۔" جوزف بولا۔ "ابھی تک آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا۔"

"ناشتہ ہم ہال میں کرینگے لیکن اب تمہارے لئے صرف ایک منٹ باقی رہ گیا ہے۔"

"ہولی فادر۔" جوزف سینے پر صلیب کا نشان بناتا ہوا تیزی سے ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔

عمران اب بڑی سنجیدگی سے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے آئندہ پروگرام کے بارے میں سوچ رہا تھا مگر سوچ کا یہ سلسلہ زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ سکا!

"گڈ! — یہ اطلاع میرے لئے اہم ہے۔" عمران بولا، پھر یکلخت گھوم کر بیرونی دروازے کی طرف دیکھنے لگا جس پر زور زور سے دستک ہو رہی تھی۔

"جولیا!" عمران نے دبی آواز میں جابری سے کہا۔ "ایڈگر سے کہو کہ وہ کسی طرح اس عمارت کا ایک نقشہ حاصل کرنے کی کوشش کرے جس میں رین بو کاب قائم ہے! — یہ بیحد ضروری ہے۔"

"میں کوشش کروں گی جناب!"

"چوہان اور صدیقی سے رابطہ قائم کر کے ہدایت کر دو کہ وہ میرے حکم کے بغیر ایک سیکنڈ کے لئے بھی باہر نہیں جائیں گے۔"

"بہتر ہے جناب! مگر یہ آوازیں۔"

"اوور اینڈ آل۔" عمران نے ٹرانسمیٹر کو بند کر کے لائٹر جیب میں ڈالا پھر دروازے کے قریب آ گیا۔

"کیا بیہودگی ہے! — کون ہے؟"

"میں لی شیانگ ہوں پرنس! دروازہ کھولو۔"

عمران نے ایک ثانیے کے لئے پر خیال انداز میں کمرے کا جائزہ لیا پھر ہاتھ بڑھا کر بولٹ گرا دیا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ اچھل کر دو چار قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

لی شیانگ کے ساتھ ہی وہ آٹھ آدمی بھی دندناتے ہوئے کمرے میں گھس آئے جن کی اطلاع انجم نے دی تھی! عمران اس وقت آٹھ مدد بوالوں کی زد میں تھا! لی شیانگ تنہا ہی تھا — !

عمران تھوڑی دیر تک پلکیں جھپکا جھپکا کر انہیں حیرت بھری نگاہوں سے گھورتا رہا، پھر یکلخت اس کے چہرے پر کرختگی اور جھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے — !

براہ کرم ورق نہ موڑیں

"کیا میں اس بیہودہ حرکت کا مطلب پوچھ سکتا ہوں؟" اس نے دبنگ آواز میں کہا تخاطب لی شیانگ ہی سے تھا۔

"اس کا مطلب وارا ب ہی بتائیگا پرنس! فی الحال تم میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" لی شیانگ نے کینہ توز نظروں سے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔ پھر تیزی سے بولا "تمہارا وہ دہقانی ٹائپ کا سکریٹری کہاں ہے۔"

"میں نے اسے ایک کام کیلئے بھیجا ہے لیکن ان ریوالوروں کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس کا حکم بھی تمہیں وارا ب ہی نے دیا ہے۔"

"جلدی کرو پرنس! میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

"اچھا!" عمران غصے سے ہونٹ چباتا ہوا بولا "لیکن یہ سوچ لو کہ پرنس آف ڈھمپے یہ برتاؤ تم لوگوں کو بہت مہنگا پڑے گا! اگر میرے باپ کو ان حالات کا علم ہو گیا تو شیتل نگر کا وجود بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے۔"

"فکر مت کرو پرنس! اگر الیونیا کے محلول سے چہرہ دھو لینے کے بعد بھی تم اسی حالت میں رہے تو میں تم سے ہاتھ جوڑ کر معافی بھی مانگ سکتا ہوں۔ کیوں؟ کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟"

"اوہ! تم لوگ غالباً کسی غلط فہمی کا شکار ہو! چلو! میں تیار ہوں لیکن کیا یہ ریوالور جیب میں نہیں رکھے جا سکتے۔"

جواب میں لی شیانگ نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا! آٹھوں ریوالور ان کے جیب میں چلے گئے پھر وہ سب عمران کو لے کر باہر آ گئے!

زینوں سے اترتے وقت عمران کی نظر صفدر پر پڑی جو ہال میں بیٹھا اس کی طرف دیکھ رہا تھا! عمران کی بائیں آنکھ جھپک گئی پھر اس نے انجم کی طرف دیکھا جو کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی لی شیانگ کو قہر آلود نگاہوں سے گھور رہی تھی!

ہال میں بیٹھے ہوئے دوسرے افراد بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

لیکن عمران کی شخصیت میں کوئی فرق نہیں آیا! وہ بڑے پُر وقار انداز میں قدم جماتا ہوا زینوں پر اتر رہا تھا۔ چار آدمی اسکے آگے تھے۔ لی شیانگ اور باقی چار افراد اس کی پشت پر تھے! لیکن ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے وہ سب کے سب عمران کے باڈی گارڈز ہے ہوں۔!

زینہ طے کرنے کے بعد وہ بڑے ہال میں آ گئے!

عمران نے ایک لمحہ کیلئے رک کر ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کا جائزہ لیا، پھر وہ لی شیانگ کی طرف پلٹ پڑا۔

"کیا ہم سب پیدل ہی چلیں گے" بولنے کا انداز روکھا ہی تھا۔

"باہر چلو پرنس! تمہارے لئے میں نے خاص طور سے بلٹ پروف گاڑی کا بندوبست کیا ہے۔"

"گڈ! لیکن کیا ایک ہی کار میں....."

"تم وقت ضائع کر رہے ہو" لی شیانگ سرد لہجے میں بولا پھر اس کا ہاتھ جیب میں رینگ گیا۔ غالباً وہ اس بات کی دھمکی دینا چاہتا تھا کہ اگر عمران کی طرف سے کوئی حیل حجت ہوئی تو اسے دوبارہ ریوالوروں کی زد میں لیا جا سکتا ہے۔

"نہیں! یہ ناممکن ہے" عمران نے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا "میری گاڑی میں تمہارے علاوہ کوئی دوسرا نہیں بیٹھ سکتا! میں چھوٹے آدمیوں کے ساتھ بیٹھ کر اپنی توہین نہیں کراؤں گا۔"

"ہم!۔ کیا ہمیں زبردستی ہی کرنی ہوگی"

"مر گئے زبردستی کرنے والے" عمران غصہ میں گرجا، پھر صفدر کی طرف دیکھ کر اس نے "شروع ہو جاؤ" کا اشارہ بھی کر دیا لیکن انداز ایسا ہی تھا کہ لی شیانگ کے فرشتے بھی گردن کی اس حرکت کا مفہوم نہیں سمجھ سکتے تھے۔

"کیا تم سیدھی طرح نہیں چلو گے؟" لی شیانگ کرخت آواز میں بولا۔

"سیدھی طرح بھی ہمارے فرشتے مجھے نہیں لے جا سکیں گے! پرنس آف ڈھمپ اب اتنا گیا گزرا بھی نہیں ہے کہ آٹھ نو آدمیوں سے مرعوب ہو کر ہتھیار ڈال دے گا!"

"چلو" لی شیانگ گرجا پھر اس نے عمران کو دھکا بھی دیا تھا۔ عمران شاید اسی بات کا منتظر تھا وہ تیزی سے لڑکھڑا کر نیچے جھکا اور ٹھیک اسی وقت یکے بعد دیگرے پانچ عدد فائر ہوئے تھے! لی شیانگ کے پانچ ساتھی زمین پر گر کر تڑپنے لگے پھر جتنی دیر میں لی شیانگ یا اسکے آدمی صورتحال سمجھ سکتے مزید تین فائر ہوئے۔ لی شیانگ کے باقی تین ساتھی بھی ڈھیر ہو گئے! صفدر نے غالباً اس بار دوسرے ریوالور کو استعمال کیا تھا لیکن اسکے بعد اسے چوتھا فائر کرنے کی مہلت نہیں مل سکی تھی! عمران نے ایک تیسرے آدمی کو اپنی میز سے اٹھ کر صفدر کی طرف جھپٹتے دیکھا! اس سے پیشتر کہ عمران اسے خطرے سے آگاہ کر پاتا تو وارد صفدر پر چلانگ لگا چکا تھا! دونوں آپس میں گتھ کر فرش پر لڑھکتے چلے گئے!

"ہینڈز اپ" اچانک لی شیانگ نے جیب سے ریوالور نکال کر عمران کو خطرناک لہجے میں للکارا۔ "مجھے یقین تھا کہ تمہارا ساتھی یہاں ضرور ہوگا۔"

"ارے بابا!" عمران ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولا۔ "تم نے بھی تو اپنے ایک نمائندے کو یہاں تعینات کر رکھا تھا۔"

"باہر چلو!... اگر وقت ضائع کرنے کی کوشش کی تو جسم چھلنی کر دوں گا۔" لی شیانگ خونخوار لہجے میں گرجا۔ آواز میں جنگلی درندوں ہی کی سی غراہٹ موجود تھی۔ لہجہ کی سنجیدگی بتا رہی تھی کہ اس نے جو کچھ کہا ہے اسے کر گزرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا!

"ارے!... ارے!... امی اور بڑے بھائی... ہائیں!... ہائیں!... خبردار! اگر واقعی چل گیا کہیں ریوالور تو میں تم پر ہتک عزت کا دعویٰ کر دوں گا!" عمران

بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا لیکن اسکے ساتھ ہی وہ سہمے ہوئے انداز میں پیچھے کھسکتا جا رہا تھا لیکن اسکی نگاہیں لی شیانگ کی انگلی پر جمی ہوئی تھیں۔!

اچانک ایک فائر ہوا اور عمران چلاتا ہوا اچھلا۔ گولی کاؤنٹر کے نچلے حصے سے ٹکرا کر پلٹ گئی! عمران کا بال بھی بیکا نہیں ہوا۔ پھر دوسرا فائر ہوا لیکن اس بار بھی عمران نے سنگ آرٹ کا مظاہرہ کیا۔ اسکے بعد جیسے لی شیانگ دیوانہ ہی ہو گیا! اس نے یکے بعد دیگرے باقی گولیاں بھی جھونک ماریں مگر عمران کسی کھلنڈرے بندر ہی جیسے انداز میں اچھل اچھل کر خود کو بچاتا رہا!

لی شیانگ کی اندھا دھند فائرنگ ہال میں بیٹھے ہوئے دو بے گناہوں کو بھی چاٹ گئی پھر اس نے عمران پر چھلانگ لگا دی لیکن اس بار بھی اسے مایوسی ہوئی۔ عمران بڑی خوبصورتی سے اسے جھکائی دیکر صاف نکل گیا پھر دوسرے ہی لمحے اس نے پلٹ کر لات چلا دی! ٹھوکر شدید تھی! لی شیانگ دھاڑتا ہوا ایک کرسی سے ٹکرایا پھر جھونک میں کرسی سمیت فرش پر الٹ گیا۔ ابھی اسی وقت صفدر نے حریف کو ٹھکانے لگا کر لی شیانگ کی طرف لپکا!۔

اب عمران کی باری تھی اس نے جھپٹ کر لی شیانگ کو ٹانگ سے پکڑ لیا پھر اسے کرسی اور میزوں کے درمیان گھسیٹنے لگا! صفدر کو اس نے دور ہی رہنے کی ہدایت کر دی تھی!

ہال میں جمع شدہ افراد کے ساتھ انجم بھی پھٹی پھٹی نظروں سے عمران کو دیکھ رہی تھی!

لی شیانگ کے منہ سے گالیوں کا طوفان جاری تھا! ایکبار اس نے زمین پر گھسیٹتے وقت ایک میز کا پایہ پکڑ کر سنبھلنے کی کوشش بھی کی لیکن نتیجہ خطرناک ہی ثابت ہوا۔ میز اسی پر الٹی پھر ظاہر ہے کہ گالیاں شدت اختیار کرتی چلی گئیں!۔

عمران کسی سرکس کے مسخروں کی طرح اسے پورے ہال میں چکراتا رہا پھر یکلخت اس نے لی شیانگ کی ٹانگیں چھوڑ کر اس پر چھلانگ لگائی اور سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا

دوسرے ہی لمحے وہ اسکے بالوں کو جکڑ کر اس کا سر فرش سے ٹکرانے لگا!

"واہ ابے چمچے!۔ تم نے علی عمران کو سمجھنے میں غلطی ہی کی تھی" اس بار عمران سفاکانہ لہجے میں بولا۔ اسکے ہاتھ مشینی انداز میں چل رہے تھے!"

لاشیانگ کے منہ سے اب گالیوں کے ساتھ ساتھ دردناک چیخیں بھی خارج ہو رہی تھیں!

"صفدر!۔ تم باہر نکلو۔ جوزف عمارت کی پشت پہ موجود ہے" عمران نے پلٹ کر صفدر سے کہا پھر اس کا الٹا ہاتھ پوری قوت سے لاشیانگ کی کنپٹی پر پڑا۔ نتیجے میں لاشیانگ کے منہ سے ایک کربناک کراہ نکلی پھر اسکی گردن دائیں جانب ڈھلک گئی۔!

عمران اچھل کر کھڑا ہوا۔ محض ایک لمحے کیلئے اس نے تشکرانہ نگاہوں سے انجم کی طرف دیکھا پھر بھاگتا ہوا بیرونی دروازے سے باہر نکل گیا۔!

ہال میں موجود افراد اس وقت بھی حیرت زدہ نگاہوں سے ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہے تھے!۔

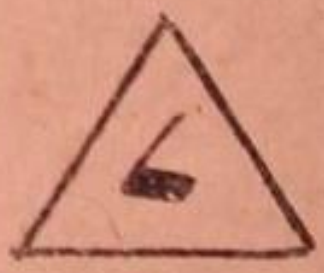

تنویر کے پپوٹوں کو دو تین بار ہلکے ہلکے جنبش ہوئی پھر اس نے آنکھ کھول کر چھت کو دیکھا اور ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ اذہن پر اسوقت بھی غالباً اسی نشیلی دوا کا اثر باقی تھا جو رائل ہوٹل سے اغواء کرتے وقت اسے زبردستی سونگھائی گئی تھی۔!

تنویر کو رفتہ رفتہ گذرے ہوئے واقعات کی تفصیل یاد آنے لگیں۔!

جولیا کی طرف سے پیغام ملنے کے بعد صفدر وہاں سے اپنا مختصر سامان لیکر روانہ ہوگیا تھا پھر اسکے کوئی آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی تھی۔! تنویر نے برجیس کی آواز پر کمرے کا دروازہ کھولا تھا اور اس کے بعد وہ چار مددگار یوالوں کی زد میں تھا بعد میں اسے کسی بند کار کے اندر لایا گیا تھا!

تنویر کا ذہن بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا اس وقت وہ بڑے ہال کی چوبی فرش پر بیٹھا بند دروازے کو گھور رہا تھا! یکلخت اسکی ناک میں کسی تیز بدبو کا بھبکا آیا اس نے چونک کر پشت کی جانب دیکھا پھر حیرت سے اچھل کر کھڑا ہوگیا! وہ منظر ہی کچھ ایسا ہی تھا کہ تنویر کو اپنی قوت بصیرت پر شبہ ہونا لازم تھا!

وسیع و عریض ہال میں جابجا قد آدم آہنی پنجرے رکھے ہوئے تھے جن میں جانوروں کے بجائے دیسی بدیسی مرد اور عورتیں مقید تھیں! انکے جسم پر نظر آنیوالے اعضا عورتیں عریاں لباس رکھے کر تنویر کو حیرت ہی ہوئی۔ اگر وہ پنجرے میں قیدی کی حیثیت سے رکھے گئے تھے تو پھر اس لباس کا کیا مقصد تھا۔!

تنویر حیرت زدہ انداز میں کھڑا پلکیں جھپکاتا رہا پھر وہ کسی خوفناک قسم کی خرخراہٹ کی آواز سنی جسے سنکر وہ دوبارہ اچھل پڑا۔ اس نے گھوم کر دیکھا پھر خوف کے زیر اثر اس کا کلیجہ اچھل کر حلق میں آگیا! دروازے پر قد آدم لحیم شحیم بن مانس کھڑا اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھ کر اچھل اچھل کر اپنی بالوں سے چھپی ہوئی چھاتی کو نوکیلے پنجوں سے پیٹ رہا تھا۔!

بن مانس کے قریب ہی ایک کتا بھی موجود تھا جس کے گلے میں سنہری زنجیر پڑی ہوئی تھی اور اس زنجیر کا دوسرا سرا ایک درمیانہ قد اور کسرتی جسم کے مالک کے ہاتھوں میں تھا۔!

تنویر کے ذہن میں اس آدمی پر نظر پڑتے ہی داراب کا نام ابھر آیا۔ صفدر نے داراب کے حلیے کے بارے میں اسے جو تفصیل بتائی تھی وہ سو فیصدی اس سے مطابقت

رکھتا تھا!

"کیوں دوست! — یہ جگہ پسند آئی" نووارد نے زہر خند سے پوچھا۔ پھر پلٹ کر بن مانس سے کہا "زدلا —!" کیا یہ نیا شکار تجھے پسند ہے —"

بن مانس جسے زدلا کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا۔ اثبات میں اپنے وزنی سر کو ہلا ہلا کر اچھلنے لگا — اس کی خونخوار نگاہیں بدستور تنویر پر جمی ہوئی تھیں!

تنویر کسی خطرے کے احساس سے لرز اٹھا!

"تم نے یہ نہیں پوچھا کہ میں کون ہوں اور تمہیں یہاں کس مقصد سے لایا گیا ہے"

"مم! .... مجھے خود بھی اس بات پر حیرت ہے" تنویر نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے جواب دیا۔

"جانتے ہو تم اس وقت کس سے مخاطب ہو"

"نن! .... نہیں —!"

"یکومت! —" یکلخت نووارد گرجدار آواز میں بولا "کیا یہ غلط ہے کہ تم لوگ شیل نگر میں دارا ب کی گرفتاری کا منصوبہ بنا کر داخل ہوئے تھے —"

"مم! .... میں! .... دراصل وہ بات یہ ہے کہ ...."

"دارا ب کے سامنے جھوٹ بولنے کا نتیجہ جانتے ہو —" نووارد جو دارا ب کے کوئی اور نہیں تھا سرد لہجے میں بولا "میں تم کو اتنی اذیت ناک سزائیں دوں گا کہ تمہاری روح بھی پناہ کے لئے تڑپ اٹھے گی —"

تنویر خاموشی سے ہونٹ چبانے لگا!

"بولو! — کیا یہ غلط ہے کہ تم علی عمران کے ساتھیوں میں سے ایک ہو —"

"میں کسی علی عمران سے واقف نہیں ہوں" تنویر نے اس بار خود پر قابو پاتے ہوئے جواب دیا "تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے —"

"غلط فہمی" دارا ب نے ایک فلک شگاف قہقہہ لگایا پھر تنویر نے اسے آگے بڑھ

کر اس پنجرے کی طرف بڑھتے دیکھا جس کے اندر ایک خوبصورت طوطا بند تھا!

داراب نے ہاتھ اندر ڈال کر طوطے کو باہر نکال لیا! تنویر نے طوطے کی نظروں کو بڑی تیزی سے دائیں بائیں حرکت کرتے دیکھا تھا!

تنویر کے قریب پہونچ کر داراب نے کتے کی زنجیر کو پتلون کی چرمی بیلٹ سے اٹکایا پھر جیب سے ایک چھوٹی سی چابی نکالی جو ساخت کے اعتبار سے کسی دیوار گیر کلاک ہی کی نظر آ رہی تھی!۔

"تمہیں ابھی پتہ چل جائے گا مائی ڈیر کہ داراب کے سراغرسانی کے ذرائع لامحدود ہیں۔" اس نے تنویر کو گھورتے ہوئے کہا۔ پھر طوطے کے بائیں بازو کو اٹھا کر چابی اس کے جسم میں داخل کر کے گھمانے لگا۔!

تنویر کسی پتھر کے بت کی طرح ساکت و جامد کھڑا اس کی حرکتوں کو گھور رہا تھا! پھر جیسے ہی داراب نے چابی کو طوطے کے جسم سے علیحدہ کیا کمرے میں ایک مدھم آواز ابھری جسے سنکر تنویر پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے!..... بات تھی بھی حیرت انگیز! کمرے میں ابھرنے والی آواز اس کی اپنی ہی تھی۔!

"میرا خیال ہے کہ عمران کے ساتھ رہ کر تم کسی لمبے چکر میں پھنس جاؤ گے۔" یہ تنویر کی آواز تھی۔

"میری فکر مت کرو!... لیکن حالات کے پیش نظر اب تمہیں بہت زیادہ محتاط رہنا ہوگا۔" صفدر کی آواز ابھری۔ "گزشتہ رات کو ایڈورڈ پارک میں کھیلے جانے والے حالات داراب کو خونخوار بنانے کے لیے بہت کافی ہیں۔ اس لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ تم اجنبی افراد سے دور ہی رہنا۔!

"اگر تمہارا اشارہ برجیس کی طرف ہے تو میں اس مشورے پر عمل نہیں کر سکتا۔"

"تمہاری مرضی۔! بہرحال اوپر سے ہمیں بہت محتاط رہنے کے احکامات ملے ہیں۔" کیا یہ احکامات بھی اسی مسخرے عمران کی طرف سے جاری ہوئے ہیں؟" تنویر کو اپنی

آواز سنائی دی جو طنز سے بھرپور تھی۔

عمران کے بارے میں تم نے غلط اندازہ قائم کیا ہے!.... گذشتہ رات کے حادثے ہی کو لے لو۔ کیا عمران کی جگہ اگر تم ہوتے تو داراب کی آنکھوں میں اتنی آسانی سے دھول جھونک سکتے تھے۔"

"ختم کرو!۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا! ویسے جہاں تک برجیس کا تعلق ہے میں اسے مشکوک نہیں سمجھ سکتا۔"

اسکے بعد داراب نے ہاتھ بڑھا کر طوطے کے جسم پر ہلکا سا دباؤ ڈالا جسکے بعد آوازیں آنا بند ہو گئیں!۔ تنویر تھوک نگل کر رہ گیا! طوطے کے اندر غالباً کسی خاص میکنزم کے ذریعہ ٹیپ کرنے والی مشین فٹ تھی۔ جس نے کسی طرح صفدر اور تنویر کے درمیان ہونے والی وہ گفتگو ٹیپ بھی کر لی تھی جو آج ہی جولیا کے احکامات ملنے کے بعد ان کے درمیان رہائشی کمرے میں ہوئی تھی! لیکن وہ طوطا اس وقت کہاں سے چھپ کر ان کی گفتگو ٹیپ کر رہا تھا یہ بات تنویر کے فرشتوں کی سمجھ میں بھی نہیں آسکی۔

"کیوں!۔ کیا اب بھی تم یہی کہو گے کہ مجھے تمہارے بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے" داراب سرد لہجے میں بولا پھر اس نے طوطے کو دوبارہ پنجرے کی طرف اچھال دیا۔!

تنویر کی زبان اس وقت بھی بند تھی!

"سیدھی طرح اگر میرے سوالات کے جواب دیتے رہو تو تمہیں محض آہنی پنجرے کی قید ہی بھگتنی پڑیگی! دوسری شکل میں ظاہر ہے کہ میں تمہارے ساتھ کوئی رعایت نہیں کروں گا۔"

"تم مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہو؟" تنویر نے کچھ فیصلہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"عمران کے علاوہ اور کتنے آدمی اس کے ساتھ یہاں آئے تھے۔"

"ہم کل تین تھے" تنویر نے جلدی سے کہا۔ "تیسرا ساتھی وہی ہے جس کی آواز

ابھی تم ٹیپ پر سن چکے ہو۔"

"عمران کہاں ٹھہرا ہے؟"

"امپیریل میں۔" تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ "تم اسے وہاں پرنس آف ڈھمپ کی حیثیت سے تلاش کر سکتے ہو۔"

"پرنس آف ڈھمپ۔" دارا اب چونکا پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "میں تمہارے بیان کی تصدیق کرا لوں گا لیکن تم نے صرف تین آدمیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جبکہ پرنس کے ساتھ اس کا سیکرٹری بھی موجود ہے۔"

"وہ اس کا ذاتی ملازم ہے!۔ ٹیم سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"مجھ سے ٹکرانے کا مشورہ عمران کو کس نے دیا تھا۔" دارا نے تنویر پر نظر جمائے ہوئے خشک لہجے میں پوچھا۔

"اس کا علم شاید میرے فرشتوں کو بھی نہیں ہوگا!"

"گذشتہ رات عمران نے مارتھا کو کس مقصد سے اغوا کیا تھا؟"

"مجھے نہیں معلوم۔" تنویر نے جلدی سے کہا۔ "مجھے اور میرے ساتھی کو ایڈورڈ پاک کے مشرقی اور جنوبی کونوں پر تعینات رہنے کا حکم ملا تھا۔ مخصوص اشارہ ملتے ہی ہم نے ان حصوں پر دھوئیں کے بم برسانے شروع کر دیئے تھے!۔ اس ہنگامے کا کوئی مقصد ہمیں پہلے سے نہیں بتایا گیا تھا۔"

"ایک بار پھر سوچ لو دوست!۔ اگر تمہارا بیان غلط ثابت ہوا تو میں بہت بری طرح پیش آؤں گا۔"

"مجھے اس کا احساس ہے۔"

"تمہارا اور تمہارے ساتھی کا نام کیا ہے۔"

"مجھے تنویر کہتے ہیں اور میرے ساتھی کا نام صفدر سعید ہے۔"

"کیا دارالحکومت میں تمہارا تعلق پولیس یا سراغرسانی کے محکمے سے ہے۔"

"نہیں!۔ ہمارا تعلق ایسی کسی جماعت سے نہیں ہے!۔۔۔ ہم وقتاً فوقتاً صرف عمران کے لئے۔۔۔۔ کام کرتے ہیں۔" تنویر نے تیزی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "خود عمران بھی کسی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا ایسے وہ اکثر دبیز پولیس کے لئے بھی کام کرتا رہتا ہے۔"

"ہم!۔ کیا یہ درست ہے کہ ڈائرکٹر جنرل رحمٰن صاحب نے عمران کو گھر سے نکال رکھا ہے۔"

"ہاں!۔ دوسری شکل میں ظاہر ہے کہ وہ پولیس کے محکمے میں کسی اعلیٰ عہدے پر فائز ہوتا۔"

دارا نے فوراً ہی کوئی دوسرا سوال نہیں کیا۔۔ چند لمحات تک وہ تنویر کو بگڑے ہوئے تیور سے گھورنے کے بعد بولا۔

"کیا یہ بھی ٹھیک ہے کہ تم صرف دو آدمی عمران کے ساتھ یہاں آئے تھے۔"

"ممکن ہے اور بھی ہوں! میں وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ بہرحال مجھے صرف دو ہی کا علم ہے۔"

"ٹھیک ہے۔! میں دو گھنٹے کے اندر اندر تمہارے بیان کی تصدیق کرا لوں گا۔۔ آؤ میرے ساتھ۔" دارا نے کہا۔ پھر آہنی پنجروں کی طرف بڑھنے لگا۔!

دوسرا کوئی موقع ہوتا تو شاید تنویر اپنے بچاؤ کی خاطر دارا سے الجھ پڑتا لیکن ایک خونخوار جنگلی درندے کی موجودگی میں اس نے یہی مناسب خیال کیا تھا کہ ہر احکامات پر فوراً عمل کرتا رہے!

دارا اب ایک ایسے پنجرے کے پاس پہونچ گیا جس میں صرف ایک خوبصورت غیر ملکی لڑکی نظر آ رہی تھی!۔

"مجھے برصیس کے ذریعے معلوم ہو چکا ہے کہ تم عورتوں کے معاملے میں لنگوٹ کے بہت کچے ہو۔ اس لئے میں تم کو ایک خوبصورت عورت کے ساتھ بند کر دیتا ہوں!"

داراب نے پنجرے کے وزنی قفل کو کھولتے ہوئے زہریلے لہجے میں کہا۔

تنویر خاموشی سے ہونٹ چباتا رہا پھر پنجرے کا دروازہ کھلتے ہی اسے اندر دھکیل کر دوبارہ قفل لگا دیا گیا! اچانک تنویر نے دور کھڑے ہوئے ین مانس کو وحشتناک انداز میں اچھل اچھل کر شور مچا کر آگے بڑھتے دیکھا۔ اس وقت وہ جنونی انداز میں اپنے سیاہ بالوں سے ڈھکی ہوئی چھاتیوں کو زور زور سے پیٹ رہا تھا!۔

"زولا" داراب کی کرخت آواز وسیع و عریض ہال میں گونجی "باہر چلا جا ورنہ تیرے جسم کو آگ لگا دوں گا"

آگ کے نام پر ین مانس کے منہ سے خرخراہٹ کی تیز آواز نکلی پھر وہ اچھل کر دروازے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔

"ایک بات اور" داراب دوبارہ تنویر سے مخاطب ہو کر بولا۔ "تم لوگ ایک دوسرے سے رابطہ کس طرح قائم کرتے تھے"

"ٹرانسمیٹر کے ذریعے!۔ میرے ساتھی کے پاس ایک کیمرہ نما ٹرانسمیٹر موجود تھا" تنویر نے بڑی خوبصورتی سے جھوٹ بولا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ عمران کو ابھی تک تمہارے اغوا کی اطلاع نہیں ملی ہوگی"

"میرا خیال ہے کہ وہ ابھی تک لاعلم ہی ہوگا!"

"ہم!" داراب نے آخری بار کھا جانے والی قہر آلود نگاہوں سے دیکھا پھر تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا دروازے سے نکل کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔!

دروازہ اس کے باہر نکلتے ہی دوبارہ بند ہو گیا!

تنویر نے اطمینان کی ایک گہری سانس لی پھر اپنے ہاتھ جیب میں ڈال کر اس غیر ملکی لڑکی کو دیکھنے لگا جو سہمی ہوئی پنجرے کے دوسرے کونے میں کھڑی ہوئی تھی! تنویر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ لیکن پھر دوسرے ہی لمحہ وہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا!

اس کا سیدھا ہاتھ جیب میں پڑی ہوئی جس شے سے ٹکرایا تھا وہ لاسٹر سوڈ تسمیر ہی تھا! اس کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں مگر فوراً ہی وہ کسی خیال کے تحت گھوم کر اس پُراسرار طوطے کی طرف دیکھنے لگا جس کی نگاہیں اس وقت بھی گردش کر رہی تھیں!۔

(برائے کرم ورق نہ موڑیں)
پاکستان لائبریری
گارڈن ایسٹ روڈ بنارس یکگت

کوما کی دو منزلہ رہائش گاہ کسی قلعے سے کم نہیں تھی! دونوں منزلوں پر چھ چھ کمرے تھے جو اعلیٰ اور قیمتی فرنیچر سے آراستہ تھے! نچلی منزل پر ایک زمین دوز تہہ خانہ بھی تھا جس میں دو کمرے تھے۔ ایک میں فالتو سامان تھا اور دوسرے کو عمران اور اس کے باقی ساتھیوں کے لئے خالی کر دیا گیا تھا!

چنانچہ اس وقت عمران کے علاوہ صفدر، چوہان، صدیقی اور مسٹر کوما بھی اسی کمرے میں سر جوڑے بیٹھے آپس میں مشورہ کر رہے تھے!۔ جولیا بدستور اپنی سہیلی کے مکان پر قیام پذیر تھی!۔

گذشتہ دو روز سے عمران یا اس کے ساتھی ایک لمحے کیلئے بھی اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلے تھے! باہر کے حالات اسے کوما کی زبانی معلوم ہوتے رہتے تھے۔ دارا کے آدمی بڑے زور شور سے پورے شیتل نگر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں تھے! اب تک گیارہ ایسے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا تھا جو دارا کیلئے خطرناک تھے! مشتبہ افراد کو دارا کے آدمی اغوا کر کے کسی نامعلوم مقام پر پہونچا رہے تھے!

آج بھی کوما نے عمران کو ایک اہم اطلاع دی تھی! داراب نے شیتل نگر کے رہنے والوں کو مائک کار کے ذریعے تنبیہ کی تھی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دینے سے گریز کریں۔ دوسری صورت میں انہیں بڑی اذیتناک سزائیں دی جائیں گی! اسکے علاوہ داراب کے آدمیوں نے بڑے پیمانے پر وہاں رہنے والے ایسے افراد کے گھروں کی تلاشی بھی شروع کر دی تھی جن پر اسے شبہ تھا! کوما کی رہائش گاہ کی بھی خانہ تلاشی لی گئی۔ لیکن شاید وہ لوگ عمارت کے اس زیر زمین دوزخ کے بارے میں واقف نہیں تھے!

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں باہر نکلنا چاہیئے۔" عمران نے تجویز پیش کی۔!

"نہیں! ابھی میں اس کا مشورہ نہیں دوں گا۔" کوما نے سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا۔ "ابھی آپ لوگوں کو کچھ روز اور پوشیدہ رہنا چاہیئے!۔ داراب کو اس بات کا یقین ہو جانے کے بعد کہ آپ لوگ شیتل نگر کی حدود کو چھوڑ چکے ہیں کوئی جوابی کارروائی زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگی!"

"مجھے اپنے چوتھے ساتھی کی فکر ہے مسٹر کوما۔" عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا "ظاہر ہے کہ داراب نے اس کے ساتھ کوئی اچھا برتاؤ نہیں کیا ہوگا۔!"

"ہو سکتا ہے اس نے تنویر کو ختم بھی کر دیا ہو۔" چوہان نے اظہار خیال کیا۔

"نہیں!۔ تنویر داراب کے لئے واحد ذریعہ ہے جس کی مدد سے داراب ہمیں پکڑنے کی کوشش کریگا!" عمران بولا "یہ دیگر بات ہے کہ تنویر کو اپنی زبان بند رکھنے کے لئے سختیاں جھیلنی پڑ رہی ہوں۔"

"کیا ہم یہاں رات کے وقت باہر نہیں جا سکتے۔" صدیقی نے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے!" کوما صدیقی کی طرف گھوم پڑا "کیا داراب کے گرگے رات کو آرام کرتے ہوں گے۔"

"آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔! ہم رات کے وقت کسی ایسے مقامی باشندے

کے میک اپ میں باہر نکلیں گے جو دارا ب کی نظروں میں شبہ سے بالاتر ہو۔"

"ہاں! یہ طریقہ مناسب رہے گا۔" صفدر بولا۔ "اس طرح ہم ریجنٹ کلب میں بھی با آسانی داخل ہو سکتے ہیں۔"

"آپ کا کیا خیال ہے مسٹر عمران؟"

"مجھے صرف ایک خاص چیز کا انتظار ہے۔" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "اسکے حاصل ہوتے ہی میں کھل کر دارا ب کے مقابلے پر آجاؤں گا۔"

"مگر میں اس کا مشورہ نہیں دوں گا۔" کوما نے کرسی پر پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ "لی شیانگ کو ہونے والی چوٹ نے دارا ب کو آج کل کچھ اتنا ہی دیوانہ بنا دیا ہے کہ وہ اپنے اور پرایوں کی تمیز بھی نہیں کر رہا!"

"دوسروں کا مشورہ قبول کرنے سے اکثر میری صحت خراب ہونے لگتی ہے اس سے مجبوری ہے مسٹر فل سٹاپ۔"

"کوما!" کوما نے تصحیح کی۔

"مم!... معاف کیجئے گا! دراصل نام کے معاملے میں میری زبان عموماً پھسل جاتی ہے۔"

"میرے لئے اب کیا حکم ہے؟"

"آپ بس اتنا ہی کریں کہ مجھے باہر کے حالات سے مطلع کرتے رہیں۔"

"بہتر ہے۔" کوما نے کہا پھر آفس جانے کا وقت چونکہ ہو گیا تھا اس لئے وہ سب سے معذرت کر کے باہر چلا گیا!۔

"عمران صاحب۔" صفدر کوما کے جانے کے بعد بولا۔ "تنویر کیلئے ہمیں فوری طور پر کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا۔!"

"میں تنویر کی طرف سے فکر مند ضرور ہوں لیکن ایک بات ابھی تک بُری طرح میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے!۔ جولیا نے جس وقت تم کو ایکسٹو کا پیغام

دیا تھا۔ اسکے ٹھیک ایک گھنٹے بعد داراب کے آدمی مجھ پر چڑھ دوڑے تھے۔!"

"کیا مطلب!" صفدر چونکا۔ "کیا تنویر نے دشمنوں کو آپ کے بارے میں بتایا ہوگا۔"

"جان بچانے کے لئے میں نے اکثر آدمیوں کو انجام کی پرواہ کئے بغیر اندھے کنوئیں میں بھی چھلانگ لگاتے دیکھا ہے!۔ تنویر ویسے بھی مجھ سے ناراض ہی رہتا ہے ممکن ہے اس نے تم لوگوں کو بچانے کیلئے اکیلا مجھے قربانی کا بکرا بنانا چاہا ہو اور اس طرح داراب کی سختیوں سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہو۔"

"ہاں!۔ یہ بات ممکن ہو سکتی ہے۔" چوہان نے کہا۔

"بہر حال! ہمیں ہر حالت میں تنویر کی بازیابی کیلئے کوشش کرنی ہوگی۔" صفدر نے کہا۔

"ضرور کرو کوشش!۔ میں نے تمہارا ہاتھ تو پکڑ نہیں رکھا ہے۔" عمران نے چڑچڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب دیا۔ "اب بلاؤ نا اپنے اس چوہے انگیسٹو کو جو بڑے بڑے دعویٰ کرتا ہے۔ آخر ہم سب کو پھنسوا کر نکل گیا نا۔"

"عمران صاحب!" صدیقی نے تیزی سے پوچھا۔ "اس لڑکی کا کیا معاملہ تھا جسے آپ نے ایڈورڈ پارک سے اغوا کیا تھا۔"

"ارے توبہ کرو۔" جلدی سے عمران نے اپنا منہ پیٹتے ہوئے کہا۔ "میں اور کسی لڑکی کا اغوا کروں گا۔ لاحول ولا!۔ لیکن اب میں سمجھ گیا کہ ہمیں یہاں کیوں بھیجا گیا تھا۔"

"کیوں۔؟" چوہان نے پوچھا۔

"اسی لڑکی کا چکر رہا ہوگا جسے ایڈورڈ پارک سے اغوا کیا گیا ہے!.... ظاہر ہے کہ تم لوگوں کے چوہے انگیسٹو کو لڑکی مل جانے کے بعد ہم سے کیا دلچسپی باقی رہ گئی ہوگی۔! عیش کر رہا ہوگا کہیں بیٹھا۔"

"میں نہیں مان سکتا! آپ کچھ چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

"نہ مانو!۔ میری صحت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا! لیکن ذرا عقل پر زور دیکر سوچو تو سارا معاملہ خود بخود صاف ہو جائے گا!۔ لڑکی کے اغوا کے معاملے تک ایکسٹو نے برابر ہم لوگوں سے جولیا کے ذریعہ رابطہ قائم رکھا تھا پھر اس نے یہ اطلاع بھی دی تھی کہ ہم کسی محفوظ مقام پر چھپ کر بیٹھ رہیں۔! واہ!۔ یہ بھی ایک رہی! خود تو وہ اس لڑکی کے ساتھ کہیں عیش کر رہا ہوگا اور ہم کو یہاں پھنسوا دیا۔"

پھر قبل اس کے کہ کوئی دوسری بات ہوتی لائیڈ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا۔ کھٹ کی ایک ہلکی سی آواز ہوتے ہی عمران نے جیب سے اپنا ٹرانسمیٹر نکال لیا پھر اس کے میکنزم کو ٹھیک کرنے لگا۔!

صفدر، چوہان اور صدیقی یکلخت سنجیدہ ہو گئے۔!

"سباؤ!۔ اٹ از علی عمران آن دی لائن!"

"میں جولیا بول رہی ہوں لیکن تم بیچ میں کہاں سے ٹپک پڑے! میں نے ایکسٹو کی فریکوئنسی کو ملایا تھا۔"

"صبر کرو جولیا ڈارلنگ۔" عمران ٹھنڈی آہ بھرتا ہوا بولا۔ "مجھے تم سے پوری پوری ہمدردی ہے۔"

"کیا مطلب۔"

"مطلب تو تمہارا پتا ہی بتا سکتا ہے!۔ ویسے تمہاری اطلاع کیلئے عرض ہے کہ آجکل ایکسٹو کی فریکوئنسی صرف اسی لڑکی سے مل رہی ہے جسے اغوا کیا گیا تھا!۔ میری مانو تو اب تم ایکسٹو کا خیال دل سے نکال کر میرا وظیفہ پڑھنا شروع کر دو۔"

"عمران!۔" جولیا کی جھلائی ہوئی آواز ابھری۔ "کیا تم اس وقت ہوش میں نہیں ہو۔"

جس روز میں نے ہوش کی باتیں شروع کر دیں قیامت آجائے گی!۔ ویسے تم اس وقت کیا اطلاع دینا چاہتی تھیں۔"

"میں نے ایکسٹو کو کال کیا تھا!۔ کیا کچھ اونچا سننے لگے ہو۔"

"جولیا" یکلخت عمران گہری سنجیدگی سے بولا "کیا ایکسٹو نے تم کو اس بات کی ہدایت نہیں دی تھی کہ اس کی غیر موجودگی میں پارٹی کی کمان میرے ہاتھ میں ہوگی۔"

"لیکن۔"

"صبر کرنے کے علاوہ کوئی مشورہ نہیں دے سکتا۔" عمران جلدی سے بولا "ایکسٹو آجکل برفیلی پہاڑیوں پر مارتھا براؤن کے ساتھ رنگ رلیوں میں مصروف ہے۔ اس لئے مجبوری ہے!۔ ویسے اگر تم مجھے حالات سے آگاہ نہیں کرنا چاہتیں تو رابطہ منقطع کر دو! میں تمہارے چوہے کو رپورٹ دیدوں گا۔"

"ٹھہرو!" جولیا نے جلدی سے کہا پھر چند ثانیے کی خاموشی کے بعد بولی۔ "ایکسٹو نے مجھے ایک خاص عمارت کا نقشہ فراہم کرنے کی ہدایت کی تھی! کیا تم اس سلسلے میں واقف ہو۔"

"ہاں!۔ اس نے مجھے بھی کہا تھا کہ رین بو کلب کی عمارت کا بلیو پرنٹ حاصل کرنے کی کوشش کروں!۔ کیا تم اسے حاصل کر چکی ہو۔"

"ہاں!۔ اڈگر نے اپنے ذرائع سے نقشے کی ایک نقل حاصل کر لی ہے۔"

"گڈ!۔ فی الحال تم اسے پاس ہی رکھو! میں آج ہی کسی وقت تم سے ملونگا۔"

"تنویر کے بارے میں تم نے کیا سوچا ہے۔"

"کچھ بھی نہیں۔" عمران دیدے نچاتے ہوئے بولا "ویسے بھی میں اس کے بارے میں کچھ سوچنا پسند نہیں کروں گا۔"

"کیوں۔؟"

"کیا یہ میں ہڈی جولیا ڈیر۔" عمران نے اس بار لاسٹر کو معنی خیز نظروں سے

گھور کر آنکھ جھپکاتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہیں اس بات پر کوئی خوشی نہیں ہوئی کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کا کانٹا نکل گیا۔"

"شٹ اپ۔" جولیا کی جھلائی ہوئی آواز ابھری پھر سلسلہ منقطع ہو گیا۔!

"رین بو کلب کے نقشے کا کیا معاملہ ہے۔" صفدر نے پوچھا۔

"پتہ نہیں!۔ ایکسٹو ہی کچھ بتا سکے گا۔" عمران لاپرواہی سے بولا۔ پھر جیب سے چیونگم نکال کر کھانے میں مصروف ہو گیا۔

"کیا آپ آج کسی وقت جولیا سے ملاقات کے لئے باہر جائیں گے۔" چوہان نے پوچھا۔

"کیوں!۔ کیا اب تم بھی کباب میں ہڈی بننے کی کوشش کرو گے۔" عمران چونک کر چوہان کو گھورتا ہوا بولا۔ "یار کیوں تم لوگ میرے ہی پیچھے پڑ گئے ہو!۔ کیا جولیا کے علاوہ شہر میں باقی تمام لڑکیاں مر گئی ہیں۔"

"پلیز عمران صاحب!۔ تھوڑی دیر کے لئے تو سنجیدہ ہو جائیے۔"

"تمہارا کیا خیال ہے چوہان ڈیر!۔ کیا محض دولت کی خاطر ایکسٹو کے لئے کام کرتا ہوں!۔ ہرگز نہیں!۔ صرف جولیا کا منہ ہے جسے دیکھ کر میں تمہارے چوہے کیلئے کام کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہوں، ورنہ کبھی گھاس بھی نہ ڈالتا اُسے۔! ایکسٹو جیسی شخصیتوں کو تو میں ہر وقت جیب میں ڈالے پھرتا ہوں۔"

بات آگے نہیں بڑھ سکی تھی۔! ملحقہ کمرے سے جوزف کچھ ایسے ہی انداز میں جھومتا ہوا برآمد ہوا تھا کہ عمران کے علاوہ باقی افراد بھی اسے حیرت سے گھورنے پر مجبور ہو گئے۔! جوزف کے لئے عمران نے دوسرے کمرے میں ہی اتنی جگہ نکال لی تھی کہ وہاں رہ سکے۔!

"یاس!۔ میں مر جاؤں گا۔" جوزف نے عمران کے قریب آتے ہوئے سہمی صورت بنا کر کہا۔ "مجھ سے زیادہ دنوں تک یہ چوری نہیں ہو گی!..... ویسے بھی پٹرول نے میری آنتوں کو تباہ کر ڈالا ہے۔"

"پٹرول" عمران اس انکشاف پر چونکا تھا۔

"ہاں باس!۔ شراب کی جگہ آج کل پٹرول پر ہی گذارا چل رہا ہے لیکن مسٹر کوما کو جب اسٹور روم میں رکھے ہوئے جیری کین خالی ملیں گے تو..... مگر میں مجبور ہوں باس!۔ شراب کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔"

"جونک کے بچے!۔ کیا تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے" عمران سرد لہجے میں بولا پھر اٹھ کر ملحقہ کمرے میں آ گیا جہاں پٹرول کے تین چار خالی جیری کین الٹے پڑے تھے۔ عمران تیزی سے پلکیں جھپکانے لگا۔!

(ماہ کریم ورق نہ موڑیں)

۸

اس وقت رات کے گیارہ ساڑھے گیارہ کا عمل رہا ہوگا۔

انجم امپیریل ہوٹل کے تیسری منزل پر اپنے کمرے میں بیٹھی کسی گہری سوچ میں غرق تھی!

.....اس کا ذہن اس وقت عمران یا پرنس آف ڈھمپ کی شخصیت کے بارے میں بری طرح الجھ رہا تھا!۔۔ لما شیانگ کے آٹھ آدمیوں کو اس نے جس انداز میں ختم کیا تھا وہ حیرت انگیز تھا!۔۔ لما شیانگ جسے اپنے نشانے پر فخر تھا ہاتھ ملتا رہ گیا۔ اسکے ریوالور سے نکلی ہوئی گولیاں بھی عمران کا کچھ نہیں بگاڑ سکی تھیں پھر وہ اسے بھی بیہوش کر کے ہوٹل سے چلا گیا تھا۔!

انجم کو یقین تھا کہ وہ کم از کم اپنا سیاہ لباس لینے کی غرض سے اس سے ضرور ملے گا، لیکن دو روز گذر جانے کے بعد بھی تک وہ اسے کہیں نظر نہیں آیا حالانکہ اس نے اپنے ذرائع سے اسکے بارے میں معلومات بھی حاصل کرنا چاہیں لیکن نتیجہ صفر ہی ثابت ہوا۔!

آج بھی وہ دو گھنٹے پہلے ہی اپنی ڈیوٹی آف کر کے کمرے میں آ گئی تھی! کپڑے تبدیل کر کے اس نے ہلکے پاور کے بلب کو روشن کیا پھر بستر پر بیٹھ کر خیال گھوڑے دوڑانے لگی! ڈیڑھ دو گھنٹے سے اس کا ذہن جناٹک کر رہا تھا لیکن ابھی تک وہ عمران کے بارے میں کوئی آخری نتیجہ قائم نہیں کر سکی تھی۔!

پھر یکلخت وہ چونک کر کھڑی ہو گئی! اس کے دل کی دھڑکن اچانک تیز ہو گئی! ہونی بھی چاہیے تھی اس لئے کہ دروازے پر ہونے والی دستک اس کے لئے معنی خیز ہی ثابت ہوئی تھی! کسی نے تین بار تھوڑے تھوڑے وقفے سے دروازے کو ہلکے ہلکے کھٹکھٹایا تھا۔!

کسی فوری خیال کے تحت انجم نے اپنا لیڈیز جرمن ساخت کا آٹومیٹک تکیے سے نکال کر بلاؤز میں چھپایا پھر آگے بڑھ کر بولٹ گرا دیا۔ مگر دوسرے ہی لمحے وہ اچھل کر تین چار قدم پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اندر آنے والا لی شیانگ کے سوا کوئی اور نہیں تھا! وہ تنہا ہی آیا تھا اندر داخل ہو کر اس نے دروازے کو دوبارہ بولٹ کیا پھر انجم کی طرف متوجہ ہو گیا جو اسے کھا جانیوالی نگاہوں سے گھور رہی تھی۔! پھر وہ سرد لہجے میں بولی۔

"تمہیں اس طرح میرے روم میں آنے کی جرأت کس طرح ہوئی؟"

"مجھے امید تھی کہ تم یہی سوال کرو گی۔" لی شیانگ بے ہنگم انداز میں مسکرایا۔ "لیکن گھبراؤ مت!۔ میں یہاں کسی برے ارادے سے نہیں آیا ہوں۔"

"نکل جاؤ خاموشی سے حرامزادے!۔ ورنہ میں تجھے شوٹ کر دوں گی۔" انجم تڑپ کر آگے بڑھی لیکن ٹھیک اسی وقت لی شیانگ کا ہاتھ گھوم گیا! حملہ چونکہ غیر متوقع اور بھرپور تھا۔ اس لئے وہ لڑکھڑاتی ہوئی بستر پر گری پھر اس سے پہلے کہ سنبھل پاتی لی شیانگ نے جیسے پھرتی سے آگے بڑھ کر اس کے بلاؤز سے آٹومیٹک نکال لیا!

"لی شیانگ اب اتنا گیا گذرا بھی نہیں ہے تم جیسی عورتوں سے مار کھا جائے!"

"اس سے پہلے تم کو مجھے اس پیکٹ کے بارے میں بتانا ہوگا جو تم نے پرنس آف ڈھمپ یا عمران سے حاصل کیا تھا۔"

انجم یکلخت چونکی، پھر اس سے پہلے کہ وہ خود پر قابو پاتی، لی شیانگ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"کیوں۔! چہرے کی رنگت زرد کیوں پڑ گئی۔!"

"تم بکواس کر رہے ہو! میں کسی پیکٹ کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔!"

"اس کا پتہ ابھی چل جائے گا مائی ڈیر کہ تم کتنی معصوم ہو۔" لی شیانگ اس بار کسی زہریلے سانپ کی طرح پھنکارا پھر اس نے آگے بڑھ کر کمرے کے سامان کو الٹنا پلٹنا شروع کر دیا۔! انجم خاموشی سے کھڑی ہونٹ چباتی رہی پھر لی شیانگ جیسے ہی اس کے ٹرنک کے قریب پہونچ کر اسے کھولا انجم کا کلیجہ اچھل کر حلق میں آ گیا۔ وہی ہوا جس کا خطرہ تھا! ایک منٹ بعد ہی لی شیانگ اس پیکٹ کو برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا جس میں عمران کا سیاہ لباس بندھا ہوا تھا!۔

پیکٹ کھولتے ہی انجم نے اسکے چہرے پر خوفناک درندگی کے تاثرات ابھرتے دیکھے تھے۔!

"ہم۔!" گویا میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔" اس نے انجم کو خوفناک نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔" مجھے پہلے ہی سے شبہ تھا کہ تم اس کی مدد کر رہی ہو گی! دوسری صورت میں اس کا ماتحت اتنی آسانی سے ہم پر حاوی نہیں آ سکتا تھا۔"

انجم تلملا کر ہونٹ چبانے لگی۔!

"اب تم مجھے یہ بھی بتاؤ گی کہ عمران اور اس کے ساتھی آج کل کہاں روپوش ہیں۔"

"مجھے نہیں معلوم!" انجم نے خشک لہجے میں جواب دیا۔" اگر معلوم ہوتا تو بھی نہ بتاتی۔"

"داراب کے گھمنڈ میں مت رہنا خوبصورت ناگن!..... عمران نے براہ راست میری بے عزتی کی ہے اس لئے یہ میرا ذاتی معاملہ ہے اور میں نے ابھی تک تمہارے سلسلے میں نقصان نہ پہونچانے کی ایسی کوئی قسم بھی نہیں کھائی ہے جس کا احساس مجھے خاموشی پر مجبور کر سکے۔" لی شیانگ نے بگڑے ہوئے تیور کے ساتھ کہا۔

"عمران کا پتہ تو تمہارے فرشتوں کو بھی بتانا ہوگا۔!"

"مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے۔"

"ناممکن!۔ میں تمہاری بکواس پر یقین نہیں کر سکتا۔"

"نہ کرو!۔ میں تمہیں یقین دلانے کی ضرورت بھی نہیں سمجھتی۔"

"اوہ!۔ ابھی تک تمہارے ذہن پر غالباً داراب کا غرور باقی ہے۔! کیوں!۔"

"شٹ اپ۔" انجم گرجی۔ "میرے سامنے اس حرامی کا نام مت لو۔! رہا تمہارا معاملہ تو میں تم سے بھی خائف نہیں ہوں!..... زیادہ سے زیادہ تم مجھے گولی مار سکتے ہو۔"

"غلط ہے خوبصورت ناگن!۔ لی شیانگ تم جیسی غدار عورتوں کے لئے اتنی آسان موت کبھی تجویز نہیں کرے گا۔" لی شیانگ زہر خند سے بولا پھر یکلخت اس کے چہرے کے نقوش کھردرے ہوتے چلے گئے۔ "عمران کے سلسلے میں تم کو اپنی زبان کھولنی پڑے گی، ورنہ میں بری طرح پیش آؤں گا۔!"

"مجھے تم سے اچھی طرح پیش آنے کی توقع بھی نہیں ہے۔"

"کیا مجھے سختی ہی کرنی پڑے گی۔"

"آزما کر دیکھ لو! لیکن مجھے امید ہے کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکو گے۔"

"ہم۔! تو تم دیکھنا چاہتی ہو کہ میں کس حد تک ظالم ہوں۔" لی شیانگ غرایا پھر اس کا ہاتھ لہرا گیا۔ انجم اس بار بھی تیورا کر بستر پر اوندھ گئی! دوسرے ہی

لمحے لی شیانگ اسے بالوں سے پکڑ کر سیدھا کرتے ہوئے بولا۔ "تم جانتی ہو کہ مجھے عورتوں کے جسم سے کبھی بھی کوئی دلچسپی نہیں رہی۔"

"آہ ... ہا ... اوہ ... ذلیل! کتے ... آہ ..." انجم تڑپ رہی تھی لیکن لی شیانگ بڑی سنجیدگی سے اس کے بالوں پر اپنی قوت صرف کر رہا تھا! شاید وہ انجم کے خوبصورت بالوں کی جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا خواہشمند تھا!

"عمران اور اس کے ساتھی کہاں روپوش ہیں؟" اس نے سرد لہجے میں اپنا سوال دہرایا۔

"نن ... نہیں! ... تیا ... آہ ... سور کے بچے! ... چھوڑ دے ...!" انجم تکلیف سے تڑپ کر بولی۔ اچانک لی شیانگ نے اسکے بال چھوڑ کر بلاؤز پر جھپٹا مارا اور ایک ہی جھٹکے میں اس کے لباس کو درمیان سے پھاڑتا چلا گیا! انجم ہذیانی انداز میں چلاتی ہوئی گھوم گئی! دونوں ہاتھوں سے وہ اپنا عریاں جسم چھپا کر بھاگی لیکن لی شیانگ نے جھپٹ کر دوبارہ اس کے بال پکڑ لئے۔

"بتاؤ! ... عمران کہاں ہے؟" اس بار وہ سفاکانہ لہجے میں بولا۔

"مم! ... میں ادھر ہوں بڑے بھائی! ... بالکونی میں۔" کمرے میں گونجنے والی آواز سن کر لی شیانگ اچھلا پھر اس نے بڑی تیزی سے پینترا بدلا تھا!

عمران بالکونی والے دروازے کے سامنے کھڑا احمقوں جیسے انداز میں پلکیں جھپکا رہا تھا! چہرے پر خوف اور دہشت کے تاثرات موجود تھے! ... انجم نے جھپٹ کر پلنگ کی چادر کھینچ کر جسم چھپا لیا!

"تم ..." لی شیانگ نے جیب سے اپنا ریوالور نکالنے میں بڑی پھرتی کا مظاہرہ کیا۔ "تم کہاں سے آ ٹپکے؟"

"گندے پائپ سے اوپر آیا ہوں پیارے بھائی۔" عمران بدستور بڑی معصومیت سے بولا۔ "اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو واپس اتر کر بھی دکھا سکتا ہوں۔"

"آج تمہاری موت ہی تم کو یہاں لائی ہے۔" لی شیانگ کی آنکھیں کسی خطرناک ارادے کے تحت چمک اٹھیں۔ "اب تمہارے فرشتے بھی میرے ہاتھ سے نہیں بچ سکیں گے۔! میں تم کو کتوں جیسی موت ماروں گا۔!"

"نہیں!۔ میں کتوں جیسی موت مرنے پر کبھی رضامند نہیں ہوں گا۔" عمران کسی بچے کی طرح مچل کر بولا۔ "ہاں۔! اگر تم مجھے کسی بلی کی موت مارو تو"

۔۔۔ ارے!۔ ارے۔ دوسرے ہی لمحے وہ اچھل کر ایک جانب ہو گیا۔ لی شیانگ کے ریوالور سے نکلی ہوئی گولی بالکونی کی گرل (GRILL) سے ٹکرا کر باہر نکل گئی۔ جھلاہٹ میں کئے جانے والے چار فائروں کا بھی یہی انجام ہوا۔ چیمبر میں اب صرف ایک گولی باقی رہ گئی تھی۔

"ہاتھ کیوں روک لیا مسٹر ینگ پانگ!۔۔۔ اور۔۔۔ نہیں!۔۔۔ میں شاید غلط بول گیا!۔ کنگ کانگ!۔ ہمپ!۔۔۔"

"یار بتیں بتا دو نا اپنا نام!۔ میری یادداشت درہل!۔" عمران جملہ نامکمل چھوڑ کر دوبارہ اچھلا۔ اس کی نظریں لی شیانگ کی انگلی کو ٹریگر پر حرکت کرتا دیکھ چکی تھیں، چنانچہ آخری گولی بھی پلاسٹر ہی چاٹ کر رہ گئی! پھر لی شیانگ نے عمران پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن عمران بائیں جانب ہٹا پھر اس کی بھرپور ٹھوکر لی شیانگ کے جبڑے پر پڑی اور وہ ڈکراتا ہوا فرش پر منہ کے بل گرا۔ عمران نے جھپٹ کر دوسرا وار کیا!۔ اس بار لی شیانگ کے منہ سے خون کا فوارہ ابل پڑا لیکن عمران نے اسی پر اکتفا نہیں کی۔ اسکی ٹانگیں اس وقت تک برابر اس کے چہرے پر پڑتی رہیں جب تک لی شیانگ نے بیہوش ہو کر ہاتھ پاؤں ڈال نہیں دیئے!

"تم اب یہاں سے نکل جاؤ عمران۔" انجم نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ "اس حرامی کے دوسرے ساتھی بھی نیچے موجود ہوں گے!"

"اکیلے نہیں جاؤں گا میں۔" عمران نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا پھر شرما کر گردن جھکا کر بولا۔ "دراصل!... مجھے!... تمہارے ساتھ وہ ہو گئی ہے۔"

"وہ کیا؟" انجم نے تعجب سے پوچھا۔

"ارے وہی!... جسکے ہو جانے کے بعد آدمی کی بھوک پیاس اڑ جاتی ہے!... میرے تایا کے پھوپی زاد بھائی کے ۱۶ کے پوتے کو بھی ایکبار اپنی چچازاد بہن سے وہی ہو گیا تھا! بعد میں اس نے ماش کی دال کھا کھا کر خودکشی کر لی تھی۔"

"تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔ میری فکر مت کرو! جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے کھسک لو، ورنہ داراب کے دوسرے ساتھی بھی آ سکتے ہیں۔"

"مرجانا پسند کروں گا اکیلے نہیں ٹلونگا۔" عمران بسورتا ہوا بولا۔ "تم میرے ساتھ چلو ورنہ ماش کے بجائے مونگ کی پھریری دال کھا کھا کر اپنا معدہ چوپٹ کر لوں گا۔"

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟" انجم نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا۔ عمران کا ٹائپ ابھی تک اس کی سمجھ میں نہیں آ سکا تھا۔

"ہاں!... اور پرنس آف ڈھمپ اپنا فیصلہ بدلنے پر موت کو ترجیح دینے کی ہمت بھی رکھتا ہے۔" عمران بدستور گردن جھکائے ہوئے بولا۔ پھر روٹھے ہوئے انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ کر منہ بسورنے لگا۔!

"اچھا!... میں ابھی چلتی ہوں!... لیکن سوچ لو!... مجھے ساتھ لے جا کر تم داراب کو اور بھی زیادہ خطرناک بنا دو گے۔"

"پھر کبھی اطمینان سے سوچوں گا!... اس وقت تم صرف میرے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو جاؤ۔"

"کیا تم واقعی گندے پائپ کے ذریعے اوپر آئے تھے۔"

"ہاں۔! میں جھوٹ کبھی نہیں بولتا۔" عمران بڑی سادگی سے بولا۔" اماں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ اچھے بچے کبھی جھوٹ نہیں بولتے ورنہ پریاں ناراض ہو جاتی ہیں۔!"

"ٹھیک ہے!۔ تم ہوٹل کی پشت پر پہنچ کر میرا انتظار کرو۔! میں سامنے کے راستے سے آتی ہوں۔"

عمران نے گردن اٹھا کر انجم کے چہرے کا جائزہ لیا پھر تیزی سے بالکونی کی طرف بڑھتا چلا گیا!۔ دوسرے ہی لمحے وہ ریلنگ پر جھک کر دوسری جانب الٹا پھر گندے پائپ کو تھام کر نیچے پھسلنے لگا!

کوما کی عمارت میں داخل ہوتے وقت انجم چونکی تھی پھر وہ رک کر عمران سے بولی۔

"یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو۔"

"کیوں!۔ کیا اس عمارت کو تم نے آج پہلی بار دیکھا ہے۔" عمران نے اس کے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا!

"میرا خیال ہے کہ یہ مسٹر کوما کی رہائش گاہ ہے۔" انجم نے کہا پھر کچھ تلخی سے بولی۔ "اوہ!۔ اب میں سمجھ گئی کہ داراب کے مقابلے پر کمپنی کس نے کھڑا کیا ہو گا۔"

"ہاں!۔ میں تمہارے خیال کی تردید نہیں کروں گا۔"

"اوہ!۔ پھر تو اس نے تم کو ان تصویروں کے بارے میں بھی ضرور بتایا ہوگا جو داراب کے خلاف موت کا پیغام بھی ثابت ہو سکتی ہیں۔"

"ہاں۔! لیکن کیا تم بھی ان تصویروں کے بارے میں جانتی ہو۔"

"مجھے سب کچھ معلوم ہے۔" انجم بولی۔ "اب میں شاید تمہارے لئے بہت کارآمد ثابت ہوں گی۔"

"یہاں کھڑے ہو کر گفتگو کرنا مناسب نہیں ہے!۔ اندر آجاؤ۔"

پھر وہ دونوں خفیہ راستوں سے گذر کر اس زمین دوز کمرے میں آگئے جہاں عمران کے باقی ساتھی اس کے منتظر تھے!۔ انجم کو عمران کے ساتھ دیکھ کر صرف صفدر چونکا تھا! حیرت دوسروں کو بھی ہوئی تھی لیکن صفدر اسے امپیریل ہوٹل میں اس وقت دیکھ چکا تھا جب اس نے عمران کے اشارے پر لی شیانگ کے آدمیوں کو ٹھکانے لگایا تھا۔!

عمران نے اپنے ساتھیوں کی نظروں میں ابھرنے والی بےچینی محسوس کر لی، پھر وہ انجم سے ان کا سرسری تعارف کرانے لگا!۔ لیکن انجم کے بارے میں اس نے وہ بات نہیں بتائی جس نے اسے داراب کے خلاف ایک صبر آزما جنگ لڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔! عمران کو وہ بات انجم نے راستے ہی میں بتائی تھی۔!

تعارف مکمل ہو جانے کے بعد وہ دوبارہ سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔ داراب سے نپٹنے کے لئے وہ مختلف تجویزوں پر غور کر رہے تھے۔ جب کوما گھبرایا ہوا اندر داخل ہوا۔!

"مسٹر عمران۔! غضب ہو گیا! مجھے ابھی ابھی۔" کوما نے کچھ کہنا چاہا لیکن انجم پر نظر پڑتے ہی وہ ٹھٹک کر خاموش ہو گیا۔

عمران تیزی سے اُٹھ کر کوما کے قریب گیا اور اس کے کان میں کچھ کہنے لگا۔

"آئی۔ سی! پھر ٹھیک ہے۔" کوما نے انجم کو دیکھ کر گردن ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ غالباً کوئی اہم خبر لائے تھے۔"

"ہاں! ۔۔۔ لیکن اب وہ خبر آپ کے لئے پرانی ہو چکی ہے۔"

"کیا مطلب۔؟"

"لی شیانگ۔ کی موت نے داراب کو ضرورت سے زیادہ غضبناک بنا دیا ہے۔" کوما بولا۔ "اس نے پورے امپیریل ہوٹل کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا ہے!۔ پوری ریاست میں کھلبلی مچی ہوئی ہے! ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ مس انجم کی گمشدگی نے بھی جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔"

"گھبرائیے مت مسٹر کوما!۔ داراب اب زیادہ دنوں تک اپنی ان خونی سرگرمیوں کو قائم نہیں رکھ سکتا۔" عمران بولا۔ "لیکن اس کے لہجے میں سنجیدگی کے ساتھ ساتھ اعتماد کی جھلکیاں بھی تھیں۔"

"کیا آپ نے کوئی پروگرام مرتب کر لیا ہے۔"

"ہاں!۔ ممکن ہے کہ کل رات ہی میں داراب کے قصہ کو ختم کر دوں۔" عمران نے بدستور سنجیدگی سے کہا، پھر اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔! سب کی نگاہیں اس پر مرکوز تھیں۔!

"صفدر!۔ تم میرے ساتھ آؤ!۔" اچانک عمران نے صفدر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "میں اپنے ذہن میں بنائے ہوئے پروگرام کے ایک حصہ پر آج اور اسی وقت عمل کرنا چاہتا ہوں۔"

"مسٹر عمران!۔ کیا میں آپ کا پروگرام معلوم کر سکتی ہوں۔" انجم نے پوچھا۔

"قبل از وقت میں کوئی واضح بات نہیں بتا سکتا!..... ویسے اس وقت میں رین بو کلب کے اطراف میں گھوم پھر کر سچویشن کا مکمل جائزہ لینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔" عمران بولا۔ "دارا اب اور اس کے خاص آدمی اس وقت امپیریل ہوٹل کے حادثے میں الجھے ہوئے ہوں گے!..... ویسے بھی شاید وہ اس بات کی توقع نہیں کر سکتے کہ میں فوراً ہی رین بو کلب تک بھی پہنچنے کی جسارت کر سکتا ہوں!

"میں اس غفلت سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔"

"رین بو کلب کے اطراف کا جائزہ لگانا وقت کی بربادی ہی ہوگی!"

"کیا مطلب۔" عمران نے تعجب سے پوچھا۔

"میں جانتی ہوں کہ تم وہاں کیوں جانا چاہتے ہو۔" انجم معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے بولی۔ "اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو شاید تم اس عمارت کا نقشہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہو۔"

"میں سمجھا نہیں۔" عمران نے وضاحت طلب انداز میں کہا۔ "ایسے نقشے کے ریفرنس پر وہ چونکے بغیر نہیں رہ سکا تھا!"

"دارا اب نے اس بات کو دو سال پہلے ہی سوچ لیا تھا جس کو تم آج سوچ رہے ہو! دوسری صورت میں وہ عمارت کے نقشوں کی طرف سے اتنا بے فکر کبھی نہ رہتا کہ دوسرے اسے آسانی سے حاصل کر لیتے۔"

"اوہ۔!" عمران نے پُرخیال انداز میں کہا۔ "گویا اب اس عمارت میں کچھ خفیہ تبدیلیاں بھی ہو چکی ہیں۔"

"ہاں!۔ اور میں ان سے بخوبی واقف ہوں!..... لیکن میری گمشدگی کے بعد دارا اب اس طرف سے بھی غافل نہیں رہے گا!"

"میرے ساتھ آؤ۔" عمران نے انجم کو اشارہ کیا پھر وہ دونوں اس ملحق

کمرے میں چلے گئے جہاں جوزف ایک ترپال پر پڑا لمبے لمبے خراٹے لے رہا تھا
صفدر چوہان اور صدیقی دفاحتی نظروں سے ایک دوسرے کو
گھورنے لگے۔! مسٹر کوما کی نگاہیں بدستور ملحقہ کمرے کے بند دروازوں
پر مرکوز تھیں۔!

یہ ایک ورق نہ موڑیں
ورنہ پھر یہ ہالہ کرے گا

۹

دارا ب کسی چوٹ کھائے ہوئے زخمی شیر کی طرح اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا
رین بو کلب کی پہلی منزل پر اس کے آفس میں اس وقت مارتھا براؤن
کے علاوہ ایک پستہ قد آدمی بھی موجود تھا۔ صورت شکل کے اعتبار سے کوئی وہ
کوئی وس نمبر کا بدمعاش لگ رہا تھا! گول چہرہ۔ چپٹی اور لمبوتری ناک
اور اندر کو دھنسی ہوئی چھوٹی چھوٹی آنکھیں اس کی شخصیت کی ترجمانی کر رہی
تھیں! جسمانی اعتبار سے وہ خاصا تنومند نظر آ رہا تھا!

آفس میں تقریباً پندرہ منٹ تک موت کا سا سکوت طاری رہا پھر
دارا ب بڑے جھلائے ہوئے انداز میں رک کر پستہ قد آدمی سے مخاطب ہوا۔

"ماسٹر راجن! کیا تمہارے سب آدمی ناکارہ ہو چکے ہیں؟"

"میں واقعی شرمندہ ہوں باس۔" ماسٹر راجن نے نظریں جھکائے ہوئے
جواب دیا۔ "چوبیس گھنٹے کے اندر میرے آدمی شیتل نگر کا ایک ایک کونہ چھان
چکے ہیں لیکن عمران یا اس کے ساتھیوں کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔"

"پھر!۔ اب کیا ارادہ ہے تمہارا؟" داراب کا لہجہ اس بار سرد تھا۔

"میں ہار ماننے کا عادی نہیں ہوں باس!۔ تلاش بدستور جاری ہے۔"

"صرف تلاش جاری رکھنے سے کیا ہوگا!..... مجھے عمران اور اس کے ساتھی درکار ہیں!"

"بارہ گھنٹے کی مہلت اور دیدیجئے باس!..... میں وعدہ کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو زندہ یا مردہ آپ کی خدمت میں حاضر کردوں گا۔!"

"ناکامی کی صورت میں جانتے ہو کہ تمہارا انجام کیا ہوگا!"

"اس کی نوبت نہیں آئے گی۔" ماسٹر راجن تیزی سے بولا۔ "اگر بارہ گھنٹے کے بعد بھی ناکامی ہوئی تو میں آپ کو تکلیف دینے کے بجائے خود ہی اپنے کو گولی مار لوں گا۔!"

"ہُم!۔ سمجھدار آدمی ہو۔"

"لیکن تلاش کے سلسلے میں مجھے کچھ گھروں کو بھی دیکھنا ہوگا!..... مجھے یقین ہے کہ آپ کے کسی پرانے دشمن ہی نے ان لوگوں کو پناہ دی ہوگی۔"

"تم جو چاہو کرو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

"شکریہ باس!۔"

"اب تم جا سکتے ہو۔" داراب نے خشک لہجے میں کہا اور ماسٹر راجن احتراماً تھوڑا سا جھک کر پلٹا پھر آفس سے باہر نکلتا چلا گیا!

مارتھا براؤن خاموشی سے بیٹھی داراب کے چہرے پر بدلنے والے تاثرات کو دیکھ رہی تھی!

"عمران کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔" داراب تھوڑے توقف کے بعد مارتھا سے مخاطب ہوا۔

"میرا قیاس یہی ہے کہ وہ برفیلی پہاڑیوں کے کسی محفوظ غار میں چھپا ہوگا۔"

"یہ بکواس ہے! وہ سور کا بچہ مجھ سے زیادہ ان پہاڑی ٹھکانوں سے واقف نہیں ہے! اس کے علاوہ میرے آدمی پہاڑیوں کے تمام خفیہ ٹھکانے کھنگال چکے ہیں۔"

"دوسری شکل میں ماسٹر راجن کی بات ٹھیک ہوگی۔!"

"کیا مطلب؟"

"ہو سکتا ہے کہ عمران کو ہمارے کسی دشمن کی مدد حاصل ہو۔"

"ہُم!" داراب ہونٹ چبا کر بڑبڑانے لگا پھر مارتھا کو گھورتا ہوا بولا۔ "کیا تمہیں یقین ہے کہ عمران نے یہ سب ہنگامہ محض انہیں تصویروں کیلئے کیا ہے۔"

"ہاں! میں نے اس کی گفتگو سے یہی اندازہ لگایا تھا! وہ شاید مائیکل کی موت کا انتقام لینا چاہتا ہے۔"

"انتقام!" اور وہ بھی داراب سے۔" داراب حقارت بھرے لہجے میں بولا۔ "میں اسے ایسی خطرناک اور اذیتناک موت ماروں گا کہ شیل نگر کی زمین بھی خوف سے کانپ اٹھے گی۔"

مارتھا نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"عمران سے تمہاری گفتگو کیا ہوئی تھی۔"

"میں اس کے بارے میں پہلے بھی تفصیل بتا چکی ہوں۔"

"پھر شروع سے دہراؤ! میں اسے دوبارہ سننا چاہتا ہوں۔"

کسی خوف کے پیش نظر مارتھا کے چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے لاتعداد قطرے ابھر آئے لیکن تفصیل تو اسے بہرحال دہرانی ہی پڑی! داراب بہت غور سے اس کی باتوں کو سنتا رہا!

"ہُم!" مارتھا کا بیان ختم ہوتے ہی داراب خشک لہجے میں بولا۔
"تم نے تصویروں کے بارے میں اس بات پر شبہ کیوں ظاہر کیا تھا کہ وہ تیرے قبضے میں نہیں ہیں۔"
"مم!..... مجھے اصلیت کا علم آج بھی نہیں" مارتھا لرز اٹھی۔
داراب اسے بڑی خونخوار نگاہوں سے گھور رہا تھا۔
"تم میری خاطر مصلحتاً اسے تاریکی میں بھی رکھ سکتی تھیں۔"
"اس سے کوئی فرق نہ پڑتا!" وہ مائیکل کے قتل کا بدلہ لینے کا خواہشمند ہے۔
"تم نے عمران کو یہ بھی بتایا تھا کہ مائیکل کو میرے ہی ایما پر قتل کیا گیا ہے"
داراب سفاکانہ لہجے میں بولا پھر مارتھا کو گھورتا ہوا اپنی میز پر بیٹھ گیا۔!
"مم!... مم... میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا" مارتھا نے تھوک نگل کر جواب دیا۔ "مائیکل کے لباس سے اسے میری دستخط شدہ تصویر مل گئی تھی اس لئے۔"
"رینا بو کلب کی عمارت کے بارے میں تم نے اسے تفصیلات کیوں فراہم کی تھیں" داراب نے اس بار اطمینان بھرے انداز میں پوچھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا سیدھا ہاتھ رینگ کر پتلون کی جیب میں چلا گیا۔
"میں نے کوئی غلط بات نہیں کہی تھی داراب"۔ مارتھا خوف سے تھرتھر کانپتی ہوئی بولی۔ "مقدس مریم کی قسم میں نے آج تک کبھی تم سے غداری کا تصور بھی نہیں کیا!"
"میوزیم کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت تھی تمہیں۔"
"کک!... کیا!... میرے اس بیان سے کوئی فرق پڑتا ہے۔"
"عمران کو تم مجھ سے زیادہ نہیں جانتی" داراب کے ہونٹوں پر شیطانی

مسکراہٹ ابھری۔! میوزیم کا حوالہ اس سور کے بچے کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔"

"لل۔ لیکن۔۔ تم نے تو ان راستوں کو۔۔۔"

"خاموش رہو۔ ذلیل عورت۔" یکلخت داراب گرجدار آواز میں بولا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور بھی نکال لیا۔" راستوں کے بارے میں تمہارے فرشتے بھی نہیں جانتے کہ ان میں کسی قسم کی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔"

"مم!۔۔۔ مم۔۔۔ میں نے کبھی!۔۔۔"

"بکو مت!۔ تمہارا وجود میرے لئے اب خطرے کی گھنٹی سے کم نہیں ہے اور تم جانتی ہو کہ میں ہر خطرے کو وقت سے بہت پہلے راستے سے ہٹا دینے کا قائل ہوں۔"

"رر۔۔۔ رحم کرو۔۔۔ داراب۔" مارتھا کا چہرہ پسینہ سے عرق آلود ہو گیا۔!

"ناممکن ہے!" داراب کی لغت میں رحم کے الفاظ بھی تم کو نہیں ملیں گے۔"

داراب بدستور مارتھا پر نظر جمائے ہوئے بولا۔" تمہارا جسم بھی اب میرے لئے کوئی جاذبیت نہیں رکھتا!۔۔۔ گوداچوس لینے کے بعد چچوڑی ہوئی ہڈیاں بھوکے کتوں کے لئے زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتی ہیں!۔۔۔ ویسے میرا پالتو بن مانس (گوریلا) بھی تمہاری لاش کو کارآمد بنا کر خوشی ہی محسوس کرے گا۔!"

"نن!۔ نہیں!۔ نہیں!۔" مارتھا لرزتی ہوئی اٹھی! چہرے کی رنگت تو اسی وقت زرد پڑ گئی تھی جب اس نے داراب کو ریوالور نکالتے دیکھا تھا۔!

کرسی سے اٹھ کر اس نے محض ایک ثانیے کے لئے داراب کی نگاہوں سے چھلکنے والی درندگی کو دیکھا پھر ہذیانی انداز میں چلاتی ہوئی بھاگی لیکن دوسرے ہی لمحے اس کے جسم نے یکے بعد دیگرے دو چار جھٹکے کھائے پھر وہ بلبلاتی ہوئی فرش پر ڈھیر

ہو گئی! ۔۔ داراب کے ریوالور سے نکلی ہوئی گولی پشت پر عین دل کے مقام پر لگی تھی!۔

"زہریلی ناگن" داراب نے اسے قہر آلود نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا پھر یکلخت اس نے میز کے نیچے ہاتھ ڈال کر کسی میکینزم کو استعمال کیا جس کے بعد میز کی پشت پر دیوار کا ایک چوکور حصہ تھوڑا سا اندر دب کر ایک جانب کھسکتا چلا گیا! پیدا ہونے والی خلا کے دوسرے سمت تاریکی ہی تھی!"

داراب نے آگے بڑھ کر مارتھا کی لاش کو اٹھایا، پھر خلا کے قریب پہنچ کر اسے دوسری طرف اچھال دیا!

ہندستانی لائبریری
گارڈن ریچ رائل ٹیاپرج۔ کلکتہ
براہ کرم ورق نہ موڑیں

اس وقت رات کے دوسرے اوپر ہی کا عمل تھا جب گھپ اندھیرے میں تین انسانی سائے زمین سے چپک کر آہستہ آہستہ رین بو کلب کی عمارت کی طرف رینگ رہے تھے! یہ تینوں سائے عمران۔ صفدر اور انجم کے علاوہ کوئی اور نہیں تھے! ۔ تینوں ہی کے جسم پر سیاہ رنگ کے چست لباس موجود تھے اور چہرے نقاب میں پوشیدہ تھے! ۔ ان کے ہاتھوں میں نظر آنے والے ریوالور میں سائیلینسر بھی لگے ہوئے تھے!

جس حصے میں وہ اس وقت رینگ رہے تھے وہ رین بو کلب کی پشت پر تقریباً سو گز دور تھا! ۔۔۔ قرب و جوار کا علاقہ بالکل ویران تھا! دور دور تک

آبادی کا کوئی نشان نہیں تھا! زمین پر خودرو جھاڑیاں اور کٹے ہوئے درختوں کے تنوں سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہاں کبھی جنگل سے ہوں گے جنہیں بعد میں صاف کرا دیا گیا ہوگا۔!"

"ہمیں اپنے باقی دونوں ساتھیوں کو بھی ساتھ لے لینا چاہیئے تھا۔" انجم نے دبی زبان میں کہا۔ تخاطب عمران ہی سے تھا۔

"نہیں!۔ میں زیادہ بھیڑ پسند نہیں کرتا!۔ اس کے علاوہ میرے دونوں ساتھی کلب کے سامنے والے حصے سے اندر داخل ہوں گے تاکہ کسی خطرناک صورتحال میں ہماری مدد کر سکیں۔"

"گڈ!۔ یہ تم نے اچھا ہی کیا! لیکن داراب کے آدمی انہیں شناخت نہیں کر سکیں گے۔"

"مطمئن رہو۔! وہ دونوں اس وقت یہاں کے دو ایسے مقامی باشندوں کے میک اپ میں ہوں گے جن کی بیشتر راتیں کلب کے ہنگاموں میں ہی گذرتی رہی ہیں۔"

اندھیرے میں انجم کی نگاہیں کسی اندرونی جذبے کے تحت اٹھیں لیکن اس نے کوئی مزید بات نہیں کی!

پندرہ بیس منٹ تک مسلسل رینگتے رہنے کے بعد وہ کلب کی عمارت سے تقریباً پچھتر گز دور ایک ایسی جگہ پر پہونچ کر رکے تھے جہاں کٹے ہوئے تنا ور درختوں کے ہوئے نشانات اب بھی موجود تھے! اس حصے کی زمین بھی ناہموار تھی! خودرو جھاڑیاں بھی خاصی گنجان نظر آ رہی تھیں! عمران نے گردن گھما کر انجم کی طرف دیکھا لیکن قبل اس کے کہ وہ رکنے کی وجہ دریافت کرتا۔ انجم تیزی سے سرکتی ہوئی ایک کٹے ہوئے درخت کے تنے کے قریب پہونچ گئی پھر اس نے تنے کے اندر نظر آنے والے سوراخوں میں ہاتھ ڈال کر کچھ ٹٹولنا شروع کر دیا!۔

عمران بڑی سنجیدگی سے اسے گھور رہا تھا۔ لیکن پھر دوسرے ہی لمحے وہ چونکے بغیر نہ رہ سکا!... اچانک ابھرنے والی گھر گھراہٹ کی آواز نے اس کی توجہ بائیں جانب والی جھاڑیوں کی طرف مبذول کرا دی! گھپ اندھیرے کے باوجود اس نے خودرو جھاڑیوں کے ایک حصے کو اوپر بلند ہو کر ایک طرف ہٹتے دیکھ لیا تھا۔ انجم زمین پر رینگتی ہوئی تیزی سے اس کے قریب آ کر بولی۔

"یہی وہ خفیہ راستہ ہے جس کے ذریعہ ہم اس تہہ خانے تک پہنچیں گے جہاں وارا اپنے قیدیوں کو رکھتا ہے!۔ کلب کی دوسری منزل کا راستہ اسی تہہ خانے میں موجود ہے۔"

"ٹھیک ہے!... آؤ میرے ساتھ۔" عمران بولا پھر اٹھ کر تیزی سے اس حصے کی جانب آ گیا جہاں زمین میں دو فٹ کی ایک تاریک خلا صاف نظر آ رہی تھی!۔ صفدر اور انجم نے بھی اس کی پیروی کی تھی۔!

"ایک سکنڈ!..." انجم دوبارہ عمران کے قریب آ کر بولی۔ "ہمیں ایک ساتھ ہی اندر داخل نہیں ہونا چاہیئے۔"

"کیوں؟"

"میری گمشدگی کے بعد وارا اب نے ان راستوں کی کڑی نگرانی شروع کرا دی ہو گی، اس لئے ہمیں محتاط رہنا چاہیئے۔"

"کیا اسے معلوم ہے کہ تم ان خفیہ راستوں سے واقف ہو۔"

"وثوق سے نہیں کہہ سکتی! بہرحال اسے مجھ پر شبہ ضرور ہے۔"

"ہم۔! تمہاری تجویز معقول ہے.... ہم پانچ پانچ منٹ کے وقفے سے اندر داخل ہوں گے!۔ پہلے میں جاتا ہوں!۔ اس کے بعد تم آنا اور صفدر آخر میں آئے گا!۔" عمران نے کہا، پھر تیزی سے خلا کے اندر داخل ہو گیا!

دوسرے ہی لمحے وہ اندھیرے میں ان آہنی زینوں کے ذریعہ نیچے کی طرف اترنے لگا جو تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے!۔

صفدر اور انجم پروگرام کے تحت باہر ہی رک گئے۔ لیکن دس منٹ بعد وہ بھی طے شدہ پروگرام کے تحت خلا میں آگے پیچھے داخل ہو چکے تھے۔! انجم نے چونکہ صفدر کو خفیہ راستے کا میکنزم سمجھا دیا تھا۔ اس لئے صفدر نے خلا میں داخل ہوتے ہی زینوں کی ریلنگ کے نچلے حصے پر لگے ہوئے اس پش بٹن کو تلاش کر لیا جس کے دبتے ہی اوپر کی خلا دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آگئی!۔

چکر دار زینے زیادہ طول نہیں ثابت ہوئے! دو منٹ بعد ہی عمران کے قدم ٹھوس زمین پر لگے پھر اس نے جیب سے محدود دائرے کی پنسل ٹارچ نکال کر روشنی کی اور اس واحد راستے پر ہو لیا جو تاریکی میں بل کھاتا ہوا اندر چلا گیا تھا! وہ ایک سرنگ ہی تھی جس میں ایک وقت میں دو آدمی بڑے آسانی سے کھڑے ہو کر گزر سکتے تھے!

پانچ منٹ تک تیزی سے آگے بڑھنے کے بعد عمران کو رک جانا پڑا۔ اس لئے کہ اب ایک آہنی دروازے نے آگے جانے کا راستہ بند کر رکھا تھا۔! پنسل ٹارچ کی روشنی دروازے کا جائزہ لینے کے بعد دائیں بائیں دیواروں پر رینگتی ہوئی پھر فرش پر آگئی! عمران کو اپنے ارادے میں مایوسی نہیں ہوئی.....

آہنی دروازے کے بائیں جانب والے نچلے حصے پر اسے لوہے کی مشکل ایک انچ ابھری ہوئی سلاخ نظر آگئی جو بظاہر دروازے کا ایک حصہ ہی لگ رہی تھی۔! عمران نے اس پر پاؤں کا دباؤ ڈال کر آزمایا تھا! نتیجہ خاطر خواہ ہی ثابت ہوا سلاخ کے دبتے ہی آہنی دروازہ آہستہ آہستہ کھلتا چلا گیا! لیکن اسکے ساتھ ہی عمران بائیں جانب والی دیوار سے چپک گیا!۔۔۔ اندر سے آنیوالی مدھم روشنی

نے اسے محتاط ہو جانے پر مجبور کر دیا تھا!

دروازہ پورا کھل جانے کے بعد عمران اس وسیع و عریض ہال کو آنکھیں پھاڑے حیرت سے گھورتا رہا تھا جس کے اندر بڑے بڑے آہنی پنجرے موجود تھے۔! پنجروں کے اندر جانوروں کی بجائے انسان نظر آ رہے تھے جو غالباً اس وقت نیند کی کیفیت میں بے ترتیبی سے ایک دوسرے کے ساتھ گڈمڈ نظر آ رہے تھے! ہال کے درمیان میں صرف ایک ہلکے پاور کا بلب روشن تھا۔ لیکن اس کی روشنی اتنی کافی تھی کہ عمران اس جگہ کا بخوبی جائزہ لے سکتا تھا! وسیع ہال کے دوسرے پر اسے ایک اور آہنی دروازہ نظر آیا جو دوسری جانب سے بند تھا!

عمران نے ریوالور کے دستے پر اپنی گرفت مضبوط کی، پھر دبے قدموں بڑھتا ہوا آہنی اور قدِ آدم پنجروں میں سوئے ہوئے انسانوں کا جائزہ لینے لگا!۔ اسے تنویر کی تلاش تھی جو اسے جلد ہی مل گیا!۔ عمران اس وقت اپنی ہنسی ضبط نہیں کر سکا جب اس نے تنویر کو ایک غیر ملکی لڑکی کے ساتھ پنجرے میں محوِ خواب دیکھا تھا!

دونوں کچھ ایسی ہی حالت میں گتھے ہوئے تھے جیسے ہنی مون منا رہے ہوں!

عمران نے جلدی سے جیب سے ایک مڑا ہوا تار نکالا پھر قفل کھولنے میں اسے بمشکل دس سکنڈ لگے تھے! پنجرے میں داخل ہو کر اس نے تنویر کو شانہ پکڑ کر ہلانا شروع کر دیا۔! تنویر کی پوزیشن کچھ ایسی ہی تھی کہ اس کے ہڑبڑا کر اٹھنے سے غیر ملکی لڑکی بھی بوکھلا کر جاگ گئی!

"کک ... کک ... کون ہے" تنویر عمران کو سیاہ لباس میں دیکھ کر ہکلانے لگا!

"تمہارا پرانا رقیب علی عمران! ۔ جلدی کرو! وقت بہت کم ہے۔" عمران نے سرگوشی کی، پھر لڑکی کو دیکھ کر بولا۔ "آپ بھی وقت سے فائدہ اٹھا کر میرے ہمراہ چل سکتی ہیں لیکن اگر شور مچانے کی کوشش کی تو گلا گھونٹ کر رکھ دوں گا۔"

لڑکی نے سہم کر۔ اثبات میں گردن ہلانی شروع کر دی! ٹھیک اسی وقت عمران نے آہنی دروازے سے دوسرے سیاہ پوش کو اندر داخل ہوتے دیکھا! ۔ یہ انجم تھی جو عمران کو دیکھ کر اس کے قریب آ گئی۔ پانچ منٹ بعد صفدر بھی ان میں شامل ہو گیا!

"داؤد اس وقت یہاں کہاں ملے گا۔" عمران نے انجم کو مخاطب کر کے دبی آواز میں پوچھا۔

"وہ اوپر اپنے آفس میں ہوگا یا پھر اس خفیہ خواب گاہ میں ہو سکتا ہے جو آفس سے ملحقہ ہے۔" انجم نے جواب دیا، اور تنویر چونک کر اسے گھورنے لگا! ۔

"صفدر! تم اور تنویر یہیں ٹھہرو! ۔ میں انجم کے ساتھ اوپر جاتا ہوں۔" عمران نے صفدر سے کہا، پھر شاید وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا۔ لیکن ٹھیک اسی وقت دوسرے دروازے پر آہٹ ہوئی اور وہ سب بڑی پھرتی سے پنجروں کی آڑ لے کر زمین پر لیٹ گئے!

دوسری سمت کا آہنی دروازہ آہستہ آہستہ کھلا، پھر اس میں سے اندر والا ایک مانس تھا جسے تنویر دو بار پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ ! قیدیوں کی رکھوالی اسی کے ذمہ تھی!

"ہوشیار رہیے گا عمران صاحب۔" تنویر نے سرگوشی کی۔ "یہ بہت

خوانخوار محافظ ہے ۔ ۰

عمران نے کوئی جواب نہیں دیا ۔ اس کی نگاہیں بدستور اس بن مانس پر جمی ہوئی تھیں جو جھومتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا لیکن پنجروں سے تھوڑے فاصلے پر پہونچ کر وہ یکلخت رکا، پھر اس نے ناک سے شوں شوں کی آوازیں نکالنی شروع کر دیں ۔ ! شاید وہ خطرے کی بو سونگھ چکا تھا! تنویر دم سادھے زینے سے چپکا ہوا تھا! دوسرے بھی مُردوں کی طرح لیٹے رہے لیکن عمران کسی فوری خیال کے تحت اُچھل کر کھڑا ہو گیا، پھر وہ لپکتا ہوا اس قد آدم جنگلی درندے کے سامنے پہونچ کر رُکا جو عمران کو دیکھ کر اپنی چھاتی ٹھونکنے لگا تھا!

چند لمحات تک دونوں ایک دوسرے کو خطرناک نظروں سے گھورتے رہے ۔ پھر بن مانس کے منہ سے خرخر کی آوازیں اُبھرنے لگیں! وہ اپنے دونوں ہاتھ چھاتی پر مارتا ہوا آگے اچھلا، اور ٹھیک اسی وقت عمران کی انگلی ٹریگر پر اپنا کام کر گئی! ۔ ہال میں معمولی سی "پٹ" کی آواز اُبھری اور بن مانس کسی تناور درخت کی طرح ڈگمگاتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا! گولی اس کی عین پیشانی پر لگی تھی، پھر ظاہر ہے کہ اس کی کھوپڑی بھیجے سمیت کئی حصوں میں منقسم ہو گئی ہو گی!

صفدر اور اس کے باقی ساتھی لپک کر عمران کے قریب آ گئے! ۔

"تم سب یہیں رکو! ۔ اوپر صرف میں اور انجم جائیں گے" عمران نے کہا ۔ پھر انجم کو لے کر کھلے ہوئے دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا ۔ دروازے کی دوسری جانب بھی ویسی ہی سرنگ تھی، جیسی عمران پہلے دیکھ چکا تھا! پنسل ٹارچ کی روشنی میں وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے رہے ۔ لیکن پھر اچانک عمران ٹھٹک کر رُک گیا ۔ !

وہ کسی عورت کی کچلی ہوئی لاش ہی تھی جس پہ روشنی کا محدود دائرہ رینگ رہا تھا! — عمران کو جھرجھری آگئی! — عورت کا جسم بُری طرح نوچا کھسوٹا گیا تھا! جسم پہ جگہ جگہ سے گوشت کو نوچ کر کھایا بھی گیا تھا — ! روشنی کا دائرہ عورت کے جسم پہ رینگتا ہوا چہرے کو شناخت کرتے میں اسے کوئی دقت پیش نہیں آئی!

"داراب کے آفس تک پہونچنے میں ابھی اور کتنی دیر باقی ہے۔" عمران نے گھوم کر انجم کو دیکھا — لہجہ سے درندگی ہی ٹپک رہی تھی۔

"زیادہ دیر نہیں لگے گی۔" انجم نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ "سرنگ کے آخری سرے سے بائیں جانب گھومتے ہی بس وہ زینہ مل جائے گا جو داراب کے آفس میں کھلتا ہے۔"

"آؤ — !" عمران غرایا پھر مارتھا کی لاش کو پھلانگ کر دوسری طرف کود گیا۔ انجم نے بھی اس کی پیروی کی تھی — !

سرنگ کے آخری سرے پہ پہونچ کر وہ بائیں جانب گھومے پھر ان زینوں پر چڑھنے لگے جو بل کھاتے ہوئے اوپر تک چلے گئے تھے — ! زینے کے آخری سرے پہ پہونچ کر انجم نے کسی میکنزم کو چھوا، جس کے بعد دیوار میں ایک چوکور خلا پیدا ہو گیا!۔

عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر دوسری طرف جھانکا! — کمرے کی ساخت دیکھتے ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ داراب کا آفس ہی ہو سکتا ہے لیکن وہاں اس وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا! کمرے میں ہلکے نیلے رنگ کے بلب کی روشنی پھیلی ہوئی تھی — !

عمران قدم جما کر دوسری طرف گیا، پھر اس نے انجم کو بھی پیچھے آنے

کا اشارہ کیا تھا۔!

"یہاں تو کوئی بھی نہیں" عمران نے سرگوشی کی۔

"ہو سکتا ہے وہ اس وقت اپنی خواب گاہ میں ہو! ٹھہرو! میں دیکھتی ہوں" انجم نے دبی ہوئی آواز میں کہا، پھر دبے قدموں کمرے کے مغربی حصے کی طرف بڑھنے لگی۔

نچلی منزل سے نشے میں ڈوبے ہوئے شرابیوں کے قہقہے ابھر رہے تھے۔!

۱۰

مغربی دیوار پر لگے ہوئے بڑے فریم کی پشت پر ہاتھ ڈال کر انجم نے کسی پوشیدہ میکنزم کو آزمایا، جس کے فوراً ہی بعد بائیں جانب دیوار کا ایک گول حصہ تیزی سے گھوم کر اندر ہو گیا۔! دوسری طرف بھی سخت اندھیرا تھا۔!

عمران نے ریوالور کے دستے پر اپنی گرفت مضبوط کی، پھر انجم کو باہر ٹھہرنے کا اشارہ کرتے ہوئے دبے قدموں دیوار کی محراب سے ہو کر اندر داخل ہو گیا۔ پنسل ٹارچ کی روشنی یہاں ناکافی ثابت ہو رہی تھی، اس لئے عمران نے سوئچ بورڈ تلاش کر کے بتی روشن کی۔

سامنے ڈبل بیڈ پر کوئی رضائی اوڑھے سو رہا تھا، لیکن عمران اس

چہرہ نہیں دیکھ سکا ۔ رضائی سونے والے کے پورے جسم کو ڈھانپے ہوئی تھی۔
انجم کی اطلاع کے مطابق وہ داراب کی خوابگاہ ہی معلوم ہو رہی تھی! پورا کمرہ خوبصورت اور قیمتی سامان نفیس سے آراستہ تھا!..... مشرقی گوشے میں دو عدد آہنی الماریاں رکھی ہوئی تھیں جس کے ساتھ ایک آہنی تجوری بھی موجود تھی! دیواروں پر سینریوں کے فریم کے علاوہ قدیم زمانے کے اسلحہ جات بھی سجے ہوئے تھے!

نکاسی کے لئے عمران کو اس چور دروازے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نظر نہیں آیا جس کے ذریعہ وہ خوابگاہ میں داخل ہوا تھا!

چند لمحات تک وہ اپنی جگہ کھڑا ماحول کا جائزہ لیتا رہا پھر آگے بڑھ کر اس نے رضائی کھینچ لی! کسی سوئے ہوئے آدمی پر ہاتھ اٹھانا عمران کے لئے بزدلی کی بات تھی! لیکن رضائی ہٹتے ہی عمران چونکا تھا۔! کمبخت انسانی وجود کے بجائے وہاں تین عدد تکیے موجود تھے! عمران حیرت سے دیدے نچا کر رہ گیا، پھر اس سے پیشتر کہ وہ کوئی دوسرا اقدام کرتا۔ مشرقی گوشے سے ایک خوفناک آواز ابھری۔

"اپنی جگہ سے جنبش بھی مت کرنا، ورنہ شوٹ کر دوں گا!" ریوالور نیچے گرا کر اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو۔"

"داراب ۔!" عمران کے ذہن نے سوچا پھر اس نے ریوالور پھینک کر اپنے ہاتھ فضا میں بلند کر لئے! پوزیشن میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوا۔

"گڈ!۔" اب اگر تم چاہو تو گھوم بھی سکتے ہو مسٹر علی ۔"

عمران بڑی آہستگی سے پلٹا! اس کا اندازہ غلط نہیں ثابت ہوا۔ آہنی الماری کے دروازے وا تھے اور داراب اس کے برابر کھڑا اسے خونخوار

نگاہوں سے گھور رہا تھا! اس کے جسم پر اس وقت بھی اسپورٹنگ شرٹ اور پتلون تھی! ہاتھ میں اعشاریہ پانچ آٹھ کا ریوالور موجود تھا!

"مجھے امید تھی کہ تم ایک دو روز میں یہاں تک ضرور پہونچ جاؤ گے۔" داراب سرد آواز میں بولا۔ "اب کیا تم مجھے یہ بتاؤ گے..... تمہیں ان خفیہ راستوں کا علم کس طرح ہوا؟"

"فی الحال میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکوں گا!"

"کیوں۔؟"

"نیند آ رہی ہے..... اے..... اے..... اوہ..... ہا..... آ۔" عمران نے طویل جماہی لے کر منہ پھاڑتے ہوئے جواب دیا۔

"جانتے ہو تم اس وقت کس شخصیت سے ہمکلام ہو۔"

"یہ جاننے کے لئے مجھے ایک پیالی گرم چائے کی ضرورت ہوگی! دودھ اور کریم نہ ہو تو نیبوں کی بھی چل سکتی ہے۔"

"کیا تم یہاں تنہا آئے ہو؟" داراب نے اسے کینہ توز نگاہوں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں! میرے چار ساتھی اور بھی ہیں۔" عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔ "وہ اس وقت کلب کے اندر موجود ہیں اور باقی دو غالباً مارتھا اور ین مانس کی تجہیز و تکفین میں لگے ہوں گے۔"

"کیا مطلب۔؟" داراب اچھل پڑا۔ "تم نے اس ین مانس کو ہلاک کر دیا۔"

"پتہ نہیں!..... میں نے صرف ایک ہی گولی چلائی تھی جو بھٹک کر اس کا بھیجہ پھاڑ گئی۔"

"داراب سے گفتگو کرتے وقت بڑے بڑے سورما بھی کانپ جاتے ہیں۔ تمہارے فرشتے بھی اب یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے۔"

"کسی دشمن نے اڑائی ہوئی ہوگی" یکلخت عمران بھی سنجیدہ ہو گیا پھر ریوالور کی طرف اشارہ کر کے بولا "اسے جیب ہی میں رکھ لو تو بہتر ہے۔ میں بچوں کے کھلونوں سے ڈرنے کا عادی نہیں ہوں۔ اس کے علاوہ میں نے ایک بار پہلے بھی تم سے یہی کہا تھا کہ ڈھمپ ریاست کا ایک ایک بچہ بغیر بلٹ پروف کے گولیوں سے بچاؤ کے فن میں مہارت رکھتا ہے۔"

"اوہ!۔ میں اس کا امتحان بھی لئے لیتا ہوں" داراب حقارت بھرے لہجے میں بولا۔ پھر اس نے عمران کی بائیں ران کا نشانہ لے کر لبلبی دبا دی۔ لیکن نتیجہ صفر ہی نکلا! عمران اچھل کر دور ہٹ گیا۔ پھر اس کے ہونٹوں پر ابھرنے والی طنزیہ مسکراہٹ نے داراب کو پاگل بنا دیا!

..... مقصد یہی تھا کہ داراب جھلا کر باقی گولیاں بھی ضائع کر بیٹھے!

..... ہوا بھی یہی تھا! داراب نے غصے میں یکے بعد دیگرے باقی پانچ فائر بھی جھونک مارے لیکن عمران جو سنگ آرٹ کا ماہر تھا بندر کی طرح اچھل اچھل کر خود کو بچاتا رہا۔!

"اگر ابھی تم کو میری بات کا یقین نہیں آیا تو ایک بار پھر میگزین بھر لو۔" عمران نے مضحکہ خیز انداز میں کہا۔

داراب عمران کو معنی خیز نگاہوں سے گھورتا رہا، پھر اس نے اچانک ریوالور پھینک کر عمران پر چھلانگ لگا دی، لیکن اپنی ہی جھونک میں فرش پر اوندھے منہ گرا۔ عمران بڑی خوبصورتی سے جھک کر

دوسری طرف جھپٹ پھر اس نے اپنا ریوالور اٹھانے میں بھی خاصی تیزی دکھائی تھی! — داراب دوبارہ غراتا ہوا اٹھا، مگر عمران کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر اسے ٹھٹک جانا پڑا!۔

"تم جیسے ذلیل انسان پر ہاتھ اٹھانا بھی میں اپنے مرتبہ کے خلاف سمجھتا ہوں۔" عمران سرد اور خونخوار آواز میں بولا۔ اس لئے اگر تم نے اب کوئی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تو جسم چھلنی کر ڈالوں گا۔ ویسے کیا اب تم مجھے یہ بتاؤ گے کہ وہ تصویریں کہاں ہیں جن کے حصول کیلئے ایکل کو مارا گیا تھا۔"

"میں نہیں سمجھ سکا کہ تم کن تصویروں کا حوالہ دے رہے ہو۔" داراب نے خشک لہجے میں کہا، پھر دوسرے ہی لمحے اس نے چونک کر چور دروازے کی طرف دیکھا، جہاں انجم کھڑی اسے نفرت سے گھور رہی تھی۔!

"اوہ!۔ تم!....." داراب ہونٹ چبانے لگا۔

"ہاں!۔ کیوں؟۔ کیا میری آمد تمہارے لئے غیر متوقع تھی۔" انجم نے الفاظ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور کا رخ داراب ہی کی طرف تھا۔ "کیا تم نے مجھے اتنی گری ہوئی لڑکی سمجھ لیا تھا کہ میں تمہاری محبت میں اندھی ہو کر اپنے باپ کی موت کو بھی نظر انداز کر جاؤں گی، جسے تم نے بڑی دردناک موت مارا تھا۔"

"تو.....! سور کی بچی!..... میں تجھے..... آہ۔" داراب جملہ مکمل کرنے سے پیشتر ہی لڑکھڑا کر فرش پر الٹ گیا۔ انجم کے ریوالور سے نکلی ہوئی گولی نے اس کے داہنے گھٹنے کی ہڈی کو کچی کر ڈالا تھا!

"انجم!..... عمران تیزی سے اس کے قریب لپکا لیکن اتنی دیر میں انجم

براہ کرم ورق نہ موڑیں

اچھل کر دور ہٹتے ہوئے بولی "نہیں مسٹر عمران! — تم اس وقت میرے درمیان میں آنے کی کوشش مت کرو! — میں نے امپیریل ہوٹل سے تمہارے ساتھ فرار ہوتے وقت اپنے بارے میں جو کچھ بتایا تھا وہ بالکل غلط تھا!"

"کیا مطلب۔؟" عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"مطلب اب غور سے سنو مسٹر عمران!" انجم نے کہا پھر وہ اب کو شعلہ بار نظروں سے گھورتے ہوئے بولی۔ "میں نے اس حرامزادے سے اندھی محبت کی تھی! — آج بھی کرتی ہوں۔ لیکن اب محبت کرنے کا انداز بدل چکا ہے، اس لئے کہ اس درندے نے مجھے دھوکہ دیا ہے!.... میں دراصل سی آئی ڈی برانچ کے ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بختاور کی لڑکی ہوں۔"

"اوہ۔" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم ہے کہ مسٹر بختاور نے ایک بار اس کے خلاف کوئی اہم رپورٹ کی تھی جو اگر سامنے آجاتی تو یہ قانون کے آہنی شکنجوں میں پھنس جاتا۔"

"ہاں! تم نے ٹھیک سنا ہے!..... لیکن اس رپورٹ کے بارے میں بھی اس ذلیل کتے کو میں نے ہی بتایا تھا! اور اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ یہ صرف رپورٹ حاصل کرے گا مگر اس نے میرے باپ کو اغوا کر لیا، پھر جانتے ہو اس کا انجام کیا ہوا — تیسرے روز میرے بے گناہ باپ کی لاش ساحلی علاقہ سے ملی تھی! — ان کے جسم پر نیلی نیلی بدھیاں اُبھر آئی تھیں۔" انجم ہذیانی انداز میں کہتی چلی گئی! "اس منحوس حرامی کے پلے نے میرے باپ کے ننگے جسم کو بجلی کے تاروں سے باندھ کر الیکٹرک شاک کے ذریعے اذیتناک موت مارا تھا!..... اور اب!..... آج میری باری ہے۔"

قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا انجم کے ریوالور سے دوبارہ "پٹ" کی آواز ابھری ۔ ایک شعلہ لپکا، اور پھر داراب کا سیدھا ہاتھ کہنی سے جھول گیا! ۔

"میں اسے اس قابل بنا دوں گی کہ یہ تمام عمر اپاہجوں کی طرح سڑکوں پر گھسٹتا پھرے اور لوگ اس کے منہ پر پیشاب کرنے کے روادار بھی نہ ہوں! ..... میں اسے جان سے نہیں مارونگی، اس لئے کہ اگر یہ مر گیا تو میری محبت ادھوری رہ جائے گی! ... محبت کا وہ حسین تاج محل ادھورا رہ جائے گا جو ہم دونوں مل کر بنانے کے وعدے کیا کرتے تھے! ..... مم! .... میں اس سے آج بھی دیوانہ وار محبت کرتی ہوں ۔"

"محبت! ۔ شدید محبت!" انجم نے دیوانوں جیسے لہجے میں کہا پھر اتنی قوت سے اپنے ہونٹ دانتوں تلے دبائے کہ خون کی ایک باریک سی لکیر اُبل پڑی ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور سے تیسرا اور پھر چوتھا شعلہ لپکا! ۔ اس بار عمران نے داراب کے بائیں گھٹنے پر اور پھر الٹی کہنی سے خون کا فوارہ اُبلتے دیکھا تھا ۔! اس عجیب و غریب سچویشن سے دوچار ہونے باوجود وہ انجم کے سچے نشانے کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا ۔!

داراب کسی ارنے بھینسے کے انداز میں ہاتھ پاؤں پھینک رہا تھا ۔ اس کے حلق سے دردناک چیخیں خارج ہو رہی تھیں! عمران نے بیرونی آفس میں کسی کے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنی، پھر لپک کر چور دروازے کے قریب آگیا ۔ آنے والا صدیقی تھا جو اس وقت ایک مقامی باشندے کے میک اپ میں تھا ۔

○

"کک! ۔ کیا بات ہے جناب" صدیقی نے پوچھا لیکن دوسرے ہی لمحے سچویشن دیکھ کر اسے جواب بھی مل گیا ۔!

"غور سے سن کتے کے پلے" انجم پھٹی پھٹی ویران نگاہوں سے داراب کو گھورتے ہوئے بولی "وہ تصویریں جنہوں نے تیری راتوں کی نیند حرام کر دی تھیں، میرے قبضے میں ہیں! ۔ ان دو آدمیوں سے ایک کو جو دارالحکومت سے تصویریں لے کر واپس آئے تھے میں نے ہی ہلاک کیا تھا!..... میں اگر چاہتی تو وہ تصویریں ہی تیرے لئے بہت کافی ثابت ہوتیں لیکن اس طرح میرا کیا ہوا عہد اور میری محبت دونوں کا مقصد فوت ہو جاتا ..... میں تجھ سے اپنے باپ کا انتقام لینا چاہتی تھی جو پورا ہو گیا اور اب میں اپنی محبت کی معراج بھی حاصل کر سکتی ہوں! ۔۔۔ ظالم! ..... بے وفا" انجم نے آخری جملے بڑے کربناک انداز میں ادا کئے پھر عمران کی طرف لپکا تھا لیکن اتنی دیر میں انجم ریوالور اپنی کنپٹی پر رکھ کر لبلبی دبا چکی تھی! اسکی موت کا منظر کچھ اتنا ہی بھیانک تھا کہ عمران نے ہتھیلیوں سے اپنا منہ چھپا لیا ۔!

داراب کے منہ سے اب خرخراہٹ کی مدھم آواز میں بلند ہو رہی تھیں! جسم سے زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے شاید داراب اس میں چلانے کی قوت باقی نہیں رہی تھی ۔!

اگلے چوبیس گھنٹوں تک عمران کو سانس لینے کی مہلت بھی نہیں ملی! داراب کے

بارے میں اس نے براہ راست کوما کو باخبر کیا تھا، پھر شاید اسی کے ذریعہ یہ خبر ریاست کے نواب تک پہونچی اور اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ عمران کے لئے غیر متوقع نہیں تھا! — داراب کی موت کی اطلاع ملتے ہی شیتل نگر کی پولیس فوری حرکت میں آگئی! .... داراب کے ساتھیوں کو چن چن کر گرفتار کیا گیا! .... ریس کلب کے زیر زمین دو زیر تہہ خانوں میں سے جہاں خفیہ سرنگوں کا جال بچھا ہوا تھا، بھاری تعداد میں مختلف قسم کی چیزیں برآمد کر لی گئیں! .... آہنی پنجروں میں بند قیدیوں کو بیان لینے کے بعد چھوڑ دیا گیا! داراب کو فوری طور پر میڈیکل ایڈ کی غرض سے ریاست کے ملٹری ہسپتال پہونچا دیا گیا! — اس کی تجویز عمران نے براہ راست نواب کے سامنے پیش کی! .... انجم کی خواہش کے احترام کے ساتھ ساتھ خود وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ داراب اپاہجوں کی طرح زندہ رہے تاکہ دوسرے جرائم پیشہ افراد اس سے عبرت حاصل کر سکیں!

نواب افضل بیگ نے عمران کو صرف اتنا ہی بتایا تھا کہ کچھ خاص وجوہات اور نجی بنا پر وہ داراب کے خلاف کھل کر سامنے نہیں آسکتا تھا۔ اسی لئے مجبوراً وہ داراب کو برداشت کرتا رہا تھا! نواب نے عمران کو کچھ دنوں کے لئے اسٹیٹ گیسٹ بھی بنانا چاہا۔ لیکن عمران نے دارالحکومت میں اپنی فرضی مصروفیات کی آڑ لے کر نواب سے معذرت طلب کی، پھر تیسری صبح کو شیتل نگر کے نواب کے مخصوص طیارے میں دارالحکومت کے لئے روانہ ہو گیا۔ اس کی ٹیم کے افراد بھی اس کے ساتھ ہی تھے! واپسی سے کچھ دیر پہلے مسٹر کوما نے عمران کو علیحدہ لے جا کر اپنے کئے ہوئے وعدے کے مطابق دس ہزار کا ایک

چیک دینے کی کوشش کی تھی لیکن عمران نے اسے یہ کہہ کر شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا تھا کہ اس رقم سے انجم کا مقبرہ تعمیر کرا دیا جائے۔!

شتیل نگر سے روانہ ہوئے اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو تقریباً آدھ گھنٹہ گذر چکا تھا! پارٹی کے سارے ہی افراد عمران سے حالات پوچھنے کے خواہشمند تھے، لیکن عمران .... وہ اپنی سیٹ پر تنہا بیٹھا صرف انجم کی دردناک موت اور اس کے ٹائپ کو سمجھنے میں محو تھا!

چوہان اور صدیقی برابر برابر بیٹھے تھے! ان کے بائیں جانب والی سیٹ پر تنویر تنہا بیٹھا ہونٹ چبا رہا تھا! تنویر کی پشت والی سیٹ پر عمران تھا اور اس کے دائیں جانب جولیا اور صفدر موجود تھے!.... تنویر کے علاوہ سب ہی عمران کی سنجیدگی پر غور کر رہے تھے لیکن ابھی تک کسی نے کوئی سوال نہیں کیا تھا! پھر سب سے پہلے صفدر ہی نے ہمت کی۔

"کیا بات ہے عمران صاحب!۔ کس سوچ میں غرق ہیں؟"

"آں۔" عمران چونکا پھر سنبھل کر بیٹھ گیا! دوسرے ہی لمحہ اس کے چہرے پر حماقت کے ڈونگرے برستے نظر آ رہے تھے۔ "کیا پوچھا تھا تم نے؟"

"کیا سوچ رہے ہیں آپ۔"

"تمہارے اسی چوہے انکیٹو کے بارے میں سوچ رہا ہوں جو مجھے پھنسا کر کسی بل میں گھسا عیاشی کر رہا ہوگا!.... خدا نے چاہا تو قبر میں کیڑے پڑیں گے۔" عمران نے عورتوں جیسے انداز میں ہاتھ پھیلا کر کوستے ہوئے کہا۔ "میرا صبر بٹور کر کبھی چین نہ نصیب ہوگا اُسے۔"

"پہلے بھی کئی بار تم اسی طرح زبان کا بخار اتار چکے ہو لیکن انکیٹو کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔" جولیا بول پڑی۔

3153

"ہائیں" عمران جلدی جلدی پلکیں جھپکا کر جولیا کو گھورنے لگا "کیا تم بھی اب اسی کی طرف داری کرو گی!..... ارے کچھ تو خدا کے غضب سے ڈرو جولیا!..... کیا یہ ایکسٹو کی خود غرضی نہیں تھی کہ وہ ہمیں ایڈورڈ پارک میں پھنسا کر خود لڑکی کو اڑا لے گیا تھا"

"ممکن ہے اس میں کوئی مصلحت رہی ہو۔"

"ارے جاؤ!..... میں خوب سمجھتا ہوں کہ تمہیں بھی ایکسٹو کی وہ بات بُری لگی ہو گی۔! اب اتنا بدھو بھی نہیں ہوں کہ میں تمہارے دل کی بات بھی نہ بھانپ سکوں"

"کیا مطلب" جولیا کسی جنگلی بلی ہی جیسے انداز میں عمران کی طرف متوجہ ہو گئی۔!"

"مطلب بھی اسی سے پوچھ لینا جو اصلی ہیرے کو ٹھکرا کر نقلی ہیرے کو لے اڑا تھا۔" عمران نے جولیا پر چوٹ کی۔! ظاہر ہے کہ جولیا اس پر بُری طرح جھلا گئی ہو گی، لیکن اس کے ساتھ ہی تنویر نے بھی پلٹ کر عمران کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا تھا!

"کیوں بڑے بھائی! میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کہی" اس بار عمران کا تخاطب تنویر سے تھا۔

"میں ایکسٹو کے بارے میں اس قسم کے ریمارک برداشت نہیں کر سکتا" تنویر نے جولیا کی حمایت میں ایکسٹو کی آڑ لیتے ہوئے تیزی سے کہا۔

"ماشاء اللہ!۔ اب تو تم بھی نمک حلال ہوتے جا رہے ہو لیکن پیارے تنویر! کیا تم کو اس وقت بھی اپنے چوہے پر تاؤ نہیں آیا تھا جب تم پنجرے میں بند تھے" عمران نے کچھ ایسے ہی لہجے میں کہا، کہ

8246

براہ کرم در

صفدر کے علاوہ چوہان اور صدیقی بھی ہنس پڑے۔

"شٹ اپ" تنویر کا پارہ چڑھ جانا قدرتی بات تھی "یہ میرا اور ایکسٹو کا ذاتی معاملہ ہے"۔

"پہلے ہی بتا دیا ہوتا!..... مجھے کیا ضرورت تھی کہ تم کو خواہ مخواہ پنجرے کے بنی مون سے نجات دلاتا" عمران نے جھلاتے ہوئے کہا۔

پھر آنکھ جھپکا کر بولا "ویسے یار تنویر! تم ہو خوش قسمت پنجرے میں بھی تم کو ایک گوری چمڑی والی ہی نصیب ہو گئی تھی"۔

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گی" جولیا آپے سے باہر ہوتے ہوئے بولی "میں ہر قسم کے مذاق پسند نہیں کرتی"۔

"اچھا! آئندہ احتیاط رکھوں گا" عمران مسکین صورت بنا کر بولا پھر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بڑبڑانے لگا "خدا کرے دنیا کے سارے عاشقوں کا انجام داداب جیسا ہو..... اپاہج ہو کر کیکڑوں کی طرح سڑکوں پر رینگتے پھریں"۔

"اب کس سے باتیں کر رہے ہیں عمران صاحب" چوہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اللہ میاں سے! کیوں؟ کیا تم کو اس پر بھی کوئی اعتراض ہے" عمران بگڑ کر بولا "ویسے میں یہ بات بڑے دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ داداب جیسے عاشق تو میدان چھوڑ بھاگیں گے۔ کیوں صفدر ڈیر! تمہارا کیا خیال ہے"۔

"پھر میں سچ سچ کہہ دیتا ہوں" صفدر مسکرا دیا پھر تنویر کو کنکھیوں سے دیکھنے لگا! جو لیا برستور عمران کو گھورے جا رہی تھی!

"میں سمجھ رہا ہوں پیارے! تم کسی عاشق زادے سے مشورہ کرنے کے بعد ہی جواب دو گے"۔

"شاید آپکا اندازہ ٹھیک ہی ہے" صفدر بدستور مسکرائے جا رہا تھا۔

"عمران صاحب! وہ لڑکی کون تھی جسے آپ امپیریل ہوٹل سے اٹھا لائے تھے" صدیقی نے سوال کیا۔

8246

"پتہ نہیں!۔ ویسے اس لڑکی کو میں نے ایک خاص مقصد کے تحت ہی اُڑ
"وہ کیا؟"
"کسی کو جلانے کیلئے۔" عمران نے کنکھیوں سے جولیا کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری
"میں نے کسی رومانی ناول میں پڑھا تھا کہ عورت اپنے آئیڈیل مرد کے ساتھ کسی دوسری
لڑکی کو دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتی ہے۔"
"کسی تھرڈ ریٹ ناول نویس کی لکھی ہوئی کتاب ہوگی۔" جولیا نے حقارت سے کہا
"یقیناً ایسا ہی ہوگا۔" عمران جلدی سے بولا۔ "اور نہیں تو کیا!۔۔۔ جب میں
بیوی میں راضی تو کیا کریگا قاضی! لیکن بیوی!۔۔۔ یار صفدر! کیا تم اس سلسلے میں
میری کوئی مدد کر سکتے ہو؟"
"جی! میں بھلا کیا مدد کر سکتا ہوں۔"
"کر سکتے ہو صفدر ڈیر! دراصل میری ہونیوالی وہ تمہارے پڑوس ہی میں
۔عمران ملتجیانہ انداز میں بولا۔ "تم اگر اسے ورغلاؤ تو شاید کام بن جائے۔"
"تمہاری زبان ایسے بند نہیں ہوگی۔" جولیا کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا پھر وہ
تھا کہ ہی ارادے سے اپنی سیٹ سے اٹھی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ صفدر کو
کر کے آگے بڑھتی عمران تیزی سے اٹھا اور لمبے لمبے قدم بڑھاتا ہوا کار
میں چلا گیا! ظاہر ہے کہ جولیا تلملا کر رہ گئی ہوگی۔ انور بڑے غصیلے انداز
اپنے ہونٹ چبا رہا تھا۔
صفدر۔ چوہان اور صدیقی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے مسکرا رہے

J.S

(ختم شد)

MR. H. IQBAL

HUSNA KANPURI SERIES

"BAIBAK MUJRIM"

Price Rs. 2/- 8246 R. 12854

حسن پاکٹ بکس

کا اگلا اچھوتا یادگار رنگین سیٹ

بُل فائٹر

★ ہمایوں اقبال

ایکٹو عمران کا حماقتوں، قہقہوں اور ہنگاموں سے بھرپور نیا ناول

A

چندن سا بدن

★ حسنہ کانپوری

ایسی الھڑ دوشیزہ کی داستان عشق جس کا بدن چندن کی طرح مہکتا تھا۔

موت کا اندھیرا

★ اثر نعمانی

کیپٹن شہزاد، شہزادہ علی قلی خان آف ریاست ڈھیلا مار، انسپکٹر فاضل بیگ، ایک جسم تین روپ کی قہقہوں سے مرصع پراسرار جاسوسی سیریز۔

A

اُف توبہ

★ بیگم نیلوفر بی۔ اے

رات کی تنہائی اور اندھیرے میں پڑھی جانیوالی ایسی تحریر جس کی ہر سطر پڑھ کر آپ کہہ اٹھیں گے "اُف توبہ!"

خفیہ اشارے

★ ہمایوں اقبال

کیپٹن نیومن سیریز کا ایک رونگٹے کھڑے کر دینے والا پراسرار کارنامہ۔

راز بکڈپو کی معیاری پیش کش • عمدہ گیٹ اپ، اعلیٰ طباعت • قیمت فی کتاب 2 روپیہ

نومبر کے آخری ہفتے میں شائع ہو رہا ہے

راز بکڈپو، چتلی قبر دہلی ۶ سے جاری کیا گیا

Only Cover : Printed at Shakti Printing Press, 5-A, Daryaganj, Delhi-6.